اٰیاتھا ۷۳ سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ مَدَنِیَّۃٌ ۳۳ رکوعاتھا ۹

امام ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں مختلف سندوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ سورۂ احزاب مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔

امام عبدالرزاق نے ''مصنف'' میں، طیالسی، سعید بن منصور، عبداللہ بن احمد نے ''زوائد مسند'' میں، ابن منیع، نسائی، ابن منذر، ابن انباری نے ''مصاحف'' میں، دارقطنی نے ''افراد'' میں، حاکم (جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے)، ابن مردویہ اور ضیاء رحمہم اللہ نے ''مختارہ'' میں زر سے روایت نقل کی ہے کہ مجھے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا تو سورۂ احزاب کیسے پڑھتا ہے یا تو اس کی کتنی آیتیں شمار کرتا ہے؟ میں نے کہا تہتر (73) ابی نے کہا میں نے اسے دیکھا کہ یہ سورۂ بقرۃ کے مساوی تھی یا اس سے بھی زائد تھی۔ ہم نے اس میں یہ آیت بھی پڑھی اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْھُمَا الْبَتَّۃَ نَکَالًا مِّنَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ تو اس سورت سے آیتیں اٹھالی گئیں جو اٹھالی گئیں۔

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے حضرت ثوری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ صحابہ قرآن کے قاری تھے جو مسیلمہ کذاب کے ساتھ جنگ میں شہید ہوگئے تو قرآن کے کچھ حروف رہ گئے۔(1)

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے مصنف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اعلان کرنے والے کو حکم دیا۔ اس نے اعلان کیا الصلوٰۃ جامعۃ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی۔ پھر کہا اے لوگو! آیت رجم کو ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دینا (بھلا نہ دینا) کیونکہ وہ آیت تھی جو کتاب اللہ میں نازل ہوئی۔ ہم نے اسے پڑھا لیکن یہ آیت بھی قرآن کے اور بہت سے حصوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس جہان فانی سے اٹھنے کے ساتھ اٹھ گئی (3) اس کے آیت ہونے کی دلیل یہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجم کیا، حضرت ابوبکر صدیق نے رجم کیا اور ان دونوں کے بعد میں نے رجم کیا۔ اس امت میں سے ایک قوم آئے گی جو رجم کا انکار کرے گی۔

امام مالک، امام بخاری، امام مسلم اور ابن ضریس نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی۔ پھر کہا اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا۔ ان پر کتاب کو نازل فرمایا جو آپ پر نازل ہوا اس میں رجم کی آیت تھی۔ ہم نے اسے پڑھا اور اسے یاد کیا اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْھُمَا الْبَتَّۃَ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجم کیا اور ہم نے بعد میں رجم کیا۔ مجھے ڈر ہے کہ لوگوں پر زمانہ لمبا ہوگا تو کوئی کہنے والا کہے گا ہم کتاب اللہ میں تو رجم والی آیت نہیں پاتے۔ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فریضہ کو ترک کرنے کی وجہ سے وہ گمراہ ہو جائیں گے۔(4)

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، باب ذکر السور التی نزلت بالمدینۃ، جلد 7، صفحہ 143، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ یہ روایت نص قرآنی نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (سورۂ الحجر) سے صراحۃً خلاف ہے۔ اس لئے یہ اور اس جیسی کوئی روایت بھی قابل اعتنا نہیں۔ مترجم

3۔ یعنی ان کی تلاوت منسوخ ہوگئی۔ 4۔ صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب حد الزنا، جلد 2، صفحہ 65، قدیمی کتب خانہ کراچی

marfat.com
Marfat.com

امام احمد اور امام نسائی نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے لوگوں سے خطاب کیا میں نے آپ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: خبردار! لوگ کہیں گے یہ رجم کا کیا ہے جبکہ کتاب اللہ میں تو کوڑے مارنے کا حکم ہے۔ نبی کریم ﷺ نے رجم کیا۔ بعد میں ہم نے رجم کیا۔ اگر کہنے والے نہ کہیں اور باتیں کرنے والے باتیں نہ کریں کہ حضرت عمر نے کتاب اللہ میں اس چیز کی زیادتی کی جو کتاب اللہ میں نہیں تو میں اسے کتاب میں لکھ دیتا جیسے نازل ہوئی۔

امام نسائی اور ابویعلی رحمہما اللہ نے حضرت کثیر بن صلت رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم مردوں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم میں زید بن ثابت بھی تھے۔ زید نے کہا کیا تو جو پڑھتا ہے اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْھُمَا اَلْبَتَّۃَ مروان نے کہا میں اسے مصحف میں نہ لکھ دوں؟ زید نے کہا ہم نے اس بات کا ذکر کیا تھا جبکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ فرمایا کیا میں اس بارے میں تمہاری تسلی نہ کرا دوں؟ ہم نے کہا کیسے؟ کہا ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا مجھے آیت رجم کے بارے میں بتایئے فرمایا اب میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔

امام ابن مردویہ نے حضرت حذیفہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے مجھے کہا تم سورۂ احزاب کو کتنی آیتیں شمار کرتے ہو؟ میں نے کہا بہتر (72) یا تہتر (73) آیتیں۔ کہا یہ سورۂ بقرۃ کے قریب تھی اور اس میں رجم والی آیت بھی تھی۔

امام ابن ضریس رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ سورۂ احزاب سورۂ بقرہ کے برابر تھی یا اس سے طویل تھی۔ اس میں رجم والی آیت بھی تھی۔

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بچو اس چیز سے کہ تم آیت رجم کی وجہ سے ہلاک ہو جاؤ اور اس سے کہ کوئی کہنے والا یہ کہے ہم کتاب اللہ میں دو حدیں نہیں پاتے۔ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور اس کے بعد ہم نے رجم کیا۔ اگر اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ کہیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کتاب اللہ میں نئی چیز لکھ دی ہے تو میں مصحف میں اسے لکھ دیتا۔ تحقیق ہم نے اسے پڑھا اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْھُمَا اَلْبَتَّۃَ۔ حضرت سعید نے کہا ابھی ذوالحجہ ختم نہیں ہوا تھا کہ حضرت عمر کو خنجر مارا گیا۔

امام ابن ضریس رحمہ اللہ حضرت ابی رحمہ اللہ سے وہ حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اس کی خالہ نے اسے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں رجم والی آیت پڑھائی اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْھُمَا.....

امام ابن ضریس رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب رجم والی آیت نازل ہوئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا اسے چھپایئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔

امام ابن ضریس رحمہ اللہ نے حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے لوگوں سے خطاب کیا، کہا رجم کے بارے میں شک نہ کرو۔ یہ حکم حق ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا، حضرت ابوبکر صدیق نے رجم کیا اور میں نے رجم کیا۔ میں نے مصحف میں لکھنے کا ارادہ کیا۔ ابی بن کعب سے آیت رجم کے بارے میں پوچھا۔ حضرت ابی نے کہا کیا تم میرے پاس نہیں آئے تھے جبکہ میں رسول اللہ ﷺ سے پڑھ رہا تھا۔ تم نے میرے سینے میں ہاتھ مارا تھا اور کہا تھا

marfat.com
Marfat.com

کیا تو آپ سے آیت رجم سیکھ رہا ہے جبکہ وہ عورتوں سے یوں خواہش پوری کرتے ہیں جیسے گدھے جفتی کرتے ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے تاریخ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ پر سورۂ احزاب کو پڑھا۔ میں اس سے ستر آیتیں بھول گیا، میں انہیں نہیں پاتا۔

امام ابوعبید نے ''فضائل'' میں، ابن انباری اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے: نبی کریم ﷺ کے زمانے میں سورۂ احزاب کی دوسو آیتیں پڑھی جاتی تھیں۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحف کو لکھا تو اسی پر قادر ہوئے جو اب موجود ہے۔(1)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿۱﴾ وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۙ﴿۲﴾ وَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۳﴾

''اے نبی (مکرم!) (حسب سابق) ڈرتے رہیے اللہ تعالیٰ سے اور نہ کہنا مانیے کفار اور منافقین کا۔ بے شک اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا بڑا دانا ہے۔ اور پیروی کرتے رہیے جو وحی کیا جاتا ہے آپ کی طرف اپنے رب کی جانب سے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے رہتے ہو اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔ اور (اے محبوب!) بھروسہ رکھیے اللہ پر اور کافی ہے اللہ تعالیٰ (آپکا) کارساز۔''

امام ابن ضریس حضرت جویبر کے واسطہ سے ضحاک سے وہ حضرت ابن عباس سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اہل مکہ میں ولید بن مغیرہ اور شیبہ بن ربیع نے نبی کریم ﷺ کو دعوت اسلام سے رک جانے کا مطالبہ کیا اور یہ شرط لگائی کہ وہ اپنے اموال کا ایک حصہ آپ کو دیں گے۔ مدینہ طیبہ میں منافقوں اور یہودیوں نے اس بات سے ڈرایا کہ آپ اس دعوت سے نہ رکے تو وہ آپ کو قتل کر دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ الْكٰفِرِيْنَ سے مراد ابی بن خلف اور الْمُنٰفِقِيْنَ سے مراد ابوعامر راہب، عبداللہ بن ابی بن سلول اور جد بن قیس تھے۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰۗـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاۗءَكُمْ اَبْنَاۗءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ

1۔ باقی منسوخ کر دی گئی ہیں۔ (مترجم)

marfat.com
Marfat.com

قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ ۝

''نہیں بنائے اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کے لیے دو دل اس کے شکم میں اور نہیں بنایا اس نے تمہاری بیویوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری مائیں اور نہیں بنایا اس نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارے فرزند۔ یہ صرف تمہارے منہ کی باتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ تو سچی بات کہتا ہے اور وہ ہدایت دیتا ہے سیدھی راہ پر چلنے کی۔''

امام احمد، امام ترمذی (امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے)، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، حاکم (حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے)، ابن مردویہ اور ضیاء رحمہم اللہ نے مختارہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ایک روز نبی کریم ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ سے ایک کلمہ چھوٹ گیا جو منافق آپ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ کہا تم دیکھتے نہیں کہ ان کے دو دل ہیں؟ ایک دل تمہارے ساتھ اور ایک دل ان کے ساتھ۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ کو نازل فرمایا۔(1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت خصیف رحمہ اللہ کے واسطہ سے حضرت سعید بن جبیر، مجاہد اور عکرمہ رحمہم اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی تھا جسے ذو قلبین کہا جاتا تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ قریش میں ایک آدمی تھا جس کی ذہانت کی وجہ سے اسے ذو قلبین کہا جاتا۔(2)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی تھا جسے ذوالقلبین کہا جاتا۔ وہ کہتا تھا ایک نفس مجھے حکم دیتا ہے اور ایک نفس مجھے منع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں وہ کچھ فرمایا جو تم سنتے ہو۔(3)

امام فریابی، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ بنی فہر کا ایک آدمی تھا۔ اس نے کہا میرے پیٹ میں دو دل ہیں۔ میں ان دونوں میں سے ہر ایک دل کے ساتھ حضرت محمد ﷺ کے دل سے زیادہ سمجھ سکتا ہوں۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔(4)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت قریش میں سے بنی جمح کے ایک آدمی کے بارے میں نازل ہوئی جسے جمیل بن معمر کہتے۔

ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ اس میں آپ بھول گئے۔ ایک کلمہ آپ سے رہ گیا۔ منافقوں نے یہ سنا تو انہوں نے بہت باتیں بنائیں اور کہا اس کے دو دل ہیں۔ کیا تم نماز میں اس کے قول اور کلام میں نہیں سنتے؟ اس کا ایک دل تمہارے ساتھ ہے اور ایک دل اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔

1۔ سنن ترمذی مع عارضۃ الاحوذی، جلد 12، صفحہ 55 (3199)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 135، دار احیاء التراث العربی بیروت 3۔ ایضاً، جلد 21، صفحہ 136 4۔ ایضاً، جلد 21، صفحہ 135

marfat.com
Marfat.com

امام عبدالرزاق اور ابن جریر نے حضرت زہری سے روایت نقل کی ہے کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ یہ زید بن حارثہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ ان کے لیے یہ بطور ضرب المثل ذکر کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کسی اور کا بیٹا تیرا بیٹا نہیں۔(1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے کہا کرتا تھا اَنْتِ عَلَیَّ کَظَھْرِ اُمِّیْ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا مَاجَعَلَ اَزْوَاجَکُمُ الّٰٓیْ تُظٰھِرُوْنَ مِنْھُنَّ اُمَّھٰتِکُمْ یہ کہا جاتا تھا زید بن محمد۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَاجَعَلَ اَدْعِیَآءَ کُمْ اَبْنَآءَ کُمْ۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا: اسے تیری بیوی نہیں بنایا۔ جب کوئی مرد اپنی بیوی سے ظہار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی ماں نہیں بنایا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس میں کفارہ لازم فرمایا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نے تیرے متبنیٰ کو تیرا بیٹا نہیں بنایا۔ اگر کوئی آدمی کسی کو بیٹا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو یہ اس کا بیٹا نہیں۔ ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا کرتے تھے جو آدمی اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے۔(2)

فریابی، ابن ابی شیبہ اور ابن منذر نے مجاہد سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ آیت حضرت زید بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی۔

اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَآئِھِمْ ھُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰہِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَھُمْ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ وَمَوَالِیْکُمْ ؕ وَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ فِیْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِہٖ ۙ وَلٰکِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُکُمْ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝۵

"بلایا کرو انہیں ان کے باپوں کی نسبت سے۔ یہ زیادہ قرین انصاف ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔ اگر تمہیں علم نہ ہو ان کے باپوں کا تو پھر وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور تمہارے دوست ہیں اور نہیں ہے تم پر کوئی گرفت جو تم نادانستہ کر بیٹھو۔ البتہ وہ کام جو تمہارے دل قصداً کرتے ہیں (ان پر ضرور گرفت ہوگی) اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔"

امام ابن ابی شیبہ، امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت زید بن حارثہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام تھے ہم انہیں زید بن محمد کہا کرتے تھے یہاں تک کہ قرآن حکیم کا حکم نازل ہوا اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَآئِھِمْ ھُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰہِ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو زید بن حارثہ بن شراحیل ہے۔(3)

امام عبدالرزاق، ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت عائشہ سے روایت نقل کی ہے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیع بن عبد شمس یہ ان افراد میں سے تھا جو غزوۂ بدر میں شریک ہوا۔ انہوں نے سالم کو متبنیٰ بنایا اور اس کا نکاح اپنی بھتیجی ہند

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 136، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 21، صفحہ 136-37
3۔ سنن ترمذی، جلد 5، صفحہ 330 (3209)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

بنت ولید بن عتبہ بن ربیع سے کیا جبکہ یہ انصار کی ایک عورت کے غلام تھے۔ جس طرح نبی کریم ﷺ نے حضرت زید کو متبنیٰ بنایا تھا۔ دور جاہلیت جو آدمی کسی کو متبنیٰ بنالیتا تو لوگ اسے اسی کے واسطے سے پکارتے اور وہ میراث میں اس کا وارث ہوتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ تو صحابہ نے انہیں ان کے آباء کی طرف منسوب کر دیا۔ جس کا والد معلوم نہ ہو تو دین میں اس کا مولیٰ اور بھائی تھا سہلہ بنت سہیل بن عمرو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ عرض کی سالم کو ابو حذیفہ کے نام سے پکارا جاتا تھا جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ وہ میرے پاس آتا تھا جبکہ میں اکیلی ہوتی۔ ہم تنگ گھر میں رہتے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا سالم کو دودھ(1) پلا دو، وہ تجھ پر حرام ہو جائے گا۔(2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ یہ ہے کہ وہ اپنے ننھال بنی معن کے ہاں رہتے تھے جو بنی ثعل سے تعلق رکھتے تھے جن کا تعلق بنو طے سے تھا۔ یہ بنو طے کے لڑکوں کے ساتھ پکڑ لیے گئے۔ انہیں عکاز کے میلہ میں لایا گیا۔ حکیم بن حزام بن خویلد عکاظ گئے تا کہ وہ خرید و فروخت کریں۔ ان کی پھوپھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے انہیں وصیت کی۔ وہ اس کے لیے ایک اچھا عربی غلام خریدے اگر ممکن ہو سکے۔ جب حکیم آئے تو زید کو دیکھا کہ انہیں بیچا جا رہا تھا۔ ان کی خوبصورتی نے انہیں خوش کیا۔ اسے خرید لیا اور اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے آئے اور ان سے کہا میں نے آپ کے لیے خوبصورت ذہین عربی غلام خریدا ہے۔ اگر اچھا لگے تو لے لیں ورنہ چھوڑ دیں مجھے تو یہ اچھا لگا ہے۔ جب حضرت خدیجہ نے اسے دیکھا تو بہت اچھا لگا۔ اسے لے لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی جبکہ وہ غلام حضرت خدیجہ کے پاس ہی تھا۔ نبی کریم ﷺ کو زید کی ذہانت آپ کو اچھی لگی۔ حضور ﷺ نے حضرت خدیجہ سے وہ بطور تحفہ طلب کیا۔ حضرت خدیجہ نے کہا وہ غلام آپ کا ہے۔ اگر آپ آزاد کرنا چاہیں تو اس کی ولاء میرے لیے ہوگی۔ حضور ﷺ نے اس شرط کا انکار کیا تو حضرت خدیجہ نے وہ غلام آپ کو ہبہ کر دیا چاہے آزاد کریں، چاہے اپنے پاس رکھیں۔ تو حضرت زید بن حارثہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں جوان ہو گئے۔ پھر حضرت زید بن حارثہ طالب کے سامان تجارت کے ساتھ شام گئے اور اپنی قوم کے علاقے سے گزرے، ان کے چچا نے انہیں پہچان لیا، اس کی طرف آیا، پوچھا اے نوجوان! تو کون ہے؟ تو حضرت زید نے کہا میں اہل مکہ کا نوجوان ہوں۔ پوچھا کیا انہیں میں سے ہو؟ کہا نہیں۔ پوچھا کیا تو آزاد ہے یا غلام ہے؟ جواب دیا بلکہ میں غلام ہوں۔ پوچھا کس کے غلام ہو؟ کہا محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب۔ پوچھا کیا تو عربی ہے یا عجمی؟ جواب دیا بلکہ میں عربی ہوں۔ تیرا خاندان کونسا ہے؟ جواب دیا کلب۔ پوچھا کونسے کلب؟ جواب دیا بنو عبد ود۔ کہا تجھ پر افسوس! کس کا تو بیٹا ہے؟ جواب دیا حارثہ بن شراحیل۔ پوچھا تو کہاں پکڑا گیا؟ جواب دیا ماموں کے گھر میں۔ پوچھا تیرے ماموں کون ہیں؟ جواب دیا طے۔ پوچھا تیری

1۔ رضاعت کے احکام رضاعت کی مدت میں ہی ثابت ہوں گے امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک یہ مدت تیس ماہ ہے صاحبین اور امام شافعی کے نزدیک یہ دو سال ہے حضرت سالم والا واقعہ خصائص میں شمار ہوگا۔

2۔ مصنف عبدالرزاق، باب رضاع الکبیر، جلد 7، صفحہ 368 (3263)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

ماں کا کیا نام ہے؟ جواب دیا سعدی۔ تو اس نے حضرت زید کو سینے سے لگا لیا اور کہا ابن حارثہ اور اس کے باپ کو بلایا اور کہا اے حارثہ! یہ تیرا بیٹا ہے۔ حارثہ آیا۔ جب اسے دیکھا تو اسے پہچان لیا۔ اس نے پوچھا تیرا آقا تیرے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہے؟ جواب دیا وہ مجھے اپنے اہل اور اولاد پر ترجیح دیتا ہے۔ میں نے اس سے محبت پائی، میں جو چاہتا ہوں وہ کرتا ہوں۔

اس کے ساتھ اس کا باپ، اس کا چچا اور اس کا بھائی سوار ہوئے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں آئے۔ رسول اللہ ﷺ سے ملے۔ حارثہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی تم اللہ کے حرم والے، اس کے پڑوسی اور اس کے گھر کے خادم ہو۔ تم غلام کو آزاد کرتے ہو اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہو۔ میرا بیٹا تیرا غلام ہے۔ ہم پر احسان کیجئے اور فدیہ میں ہم پر مہربانی کیجئے بیشک آپ اپنی قوم کے سردار کے بیٹے ہیں۔ بیشک آپ جو پسند کریں گے ہم آپ کو فدیہ دے دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس سے بھی بہتر تم کو دوں گا۔ انہوں نے پوچھا وہ کیا؟ فرمایا میں اسے اختیار دوں گا اگر وہ تمہیں پسند کرے تو اسے بغیر فدیہ کے لے جاؤ، اگر وہ میرے ساتھ رہنا چاہے تو تم اسے میرے پاس رہنے دو گے۔ انہوں نے عرض کی اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آپ نے بہت احسان کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو بلایا۔ فرمایا اے زید! کیا تم انہیں پہچانتے ہو؟ عرض کی جی ہاں، یہ میرا باپ ہے، یہ میرا چچا ہے اور یہ میرا بھائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے تم پہچانتے ہو، اگر تو انہیں پسند کرے تو ان کے ساتھ چلا جا۔ اگر مجھے پسند کرے تو میں وہ ہوں جسے تو جانتا ہے۔ زید نے کہا میں آپ پر کسی کو پسند نہیں کروں گا۔ آپ میرے لیے والد اور چچا کی جگہ ہیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے والد اور چچا نے کہا اے زید! کیا تو مالک ہونے پر غلام ہونے کو ترجیح دے رہا ہے۔ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس ذات کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں۔

جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی اس حرص کو دیکھا، فرمایا گواہ ہو جاؤ یہ آزاد ہے، یہ میرا بیٹا ہے جو میرا وارث ہوگا اور میں اس کا وارث ہوں گا۔ جب زید کی حضور کی بارگاہ میں اس عزت کو دیکھا تو والد اور چچا بھی خوش ہو گئے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ دور جاہلیت میں زید بن محمد ہی کہلاتے تھے یہاں تک کہ قرآن حکیم کا حکم نازل ہوا اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ تو پھر وہ زید بن حارثہ کہلائے جانے لگے۔

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت زید بن شیبہ رحمہ اللہ کے واسطہ سے حضرت حسن بن عثمان رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: مجھے کئی فقہاء اور علماء نے بیان کیا ہے کہ عامر بن ربیعہ کو عامر بن خطاب کہا جاتا اور خطاب کی طرف ہی اس کی نسبت کی جاتی۔ اس کے بارے میں یہ کہا جاتا تا کہ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ زید بن حارثہ، سالم بن حذیفہ اور مقداد بن عمرو کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابوبکرہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ جبکہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جس کے باپ کا علم ہی نہیں۔ میں تو تمہارا دینی بھائی ہوں۔(1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے: اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 138، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

زیادہ موزوں۔ جب تجھے معلوم نہ ہو کہ اس کا باپ کون ہے تو وہ تمہارا دینی بھائی اور مولا ہے۔(1)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اگر تو اس کا باپ نہیں جانتا تو وہ تیرا دینی بھائی ہے اور تیرا مولیٰ فلاں کا مولیٰ ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مقاتل رحمہ اللہ سے آیت کے ضمن میں قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم ان کے آباء کو نہیں جانتے جن کے ناموں سے تم انہیں بلاؤ تو تم ان کی نسبت اس حوالے سے کرو کہ وہ تمہارے دینی بھائی ہیں کہ تو یوں کہے عبداللہ عبدالرحمٰن، عبیداللہ اور اس جیسے نام ذکر کرے اور یہ کہ انہیں ان کے آقاؤں کے نام کی طرف منسوب کرو۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ تیرا دینی بھائی ہے اور تیرا مولیٰ (غلام) مولیٰ بن فلاں ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سالم بن ابی جعد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ تو صحابہ حضرت سالم کے والد کو نہیں جانتے تھے لیکن وہ ابوحذیفہ کے مولیٰ تھے کیونکہ وہ حضرت ابوحذیفہ کے حلیف تھے۔

فریابی، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے یہ قول نقل کیا ہے وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ یہ بات نہی سے پہلے کی ہے۔ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ یہ اس کے بارے میں ہے جب تمہیں امر اور نہی کر دی گئی۔(2)

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ تو کسی کو اس کے غیر باپ سے بلاتا ہے جبکہ تو جانتا ہے کہ فلاں اس کا باپ ہے لیکن تو نے ارادۃً ایسا نہیں کیا تھا تو تجھ پر کچھ حرج نہیں۔(3)

امام ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے مرفوع روایت کرتے ہیں: مجھے خطا کے بارے میں تجھ پر کوئی خوف نہیں، جان بوجھ کر بات کرنے کی صورت میں تیرے بارے میں ڈرتا ہوں۔

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِيٰٓـئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝

''نبی (کریم) مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے قریب ہیں اور آپ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں اور قریبی رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ کتاب اللہ کی رو سے عام مومنوں اور مہاجرین سے مگر یہ کہ تم کرنا چاہو اپنے دوستوں سے کوئی بھلائی (تو اس کی اجازت ہے)۔ یہ (حکم) کتاب (الٰہی) میں لکھا ہوا ہے''۔

امام بخاری، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں: کوئی مومن بھی نہیں مگر میں دنیا و آخرت میں تمام لوگوں سے بڑھ کر اس کا زیادہ قریبی ہوں۔ چاہو تو یہ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 138، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً 3۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

آیت پڑھو اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ جس مومن نے مال چھوڑا اس کا عصبہ وارث ہوگا۔ اگر اس نے قرض چھوڑا یا اس نے کسی کا نقصان کیا تھا تو وہ میرے پاس آئے میں اس کا مولیٰ ہوں۔(1)

امام طیالسی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ مومن جب رسول اللہ کے زمانہ میں فوت ہوتا اسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جاتا۔ حضور ﷺ پوچھتے کیا اس کے ذمہ کوئی قرض ہے؟ اگر لوگ کہتے ہاں، حضور ﷺ پوچھتے کیا اس نے مال چھوڑا ہے جو اس کے قرض کو کافی ہو؟ اگر لوگ بتاتے جی ہاں تو حضور ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھتے تھے۔ اگر لوگ بتاتے نہیں تو حضور ﷺ فرماتے اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتوحات عطا فرمائیں تو حضور ﷺ نے فرمایا میں مومنوں کے ان کی ذاتوں سے بھی زیادہ قریبی ہوں۔ جس نے قرض چھوڑا وہ میرے ذمہ، جس نے مال چھوڑا وہ وارث کے لیے۔

امام احمد، ابوداؤد اور ابن مردویہ رحمہم اللہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے تھے: میں مومن کی جان سے بھی زیادہ اس کا قریبی ہوں۔ جو آدمی فوت ہو اور قرض چھوڑ جائے تو وہ میرے ذمہ ہے اور جو مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد اور امام نسائی رحمہم اللہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت علی کی معیت میں یمن کے غزوہ میں شرکت کی تو میں نے حضرت سے کچھ زیادتی دیکھی۔ جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے حضرت علی کا ذکر کیا۔ میں نے آپ کی شان میں تنقیص کی۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا ہے۔ فرمایا اے بریدہ! کیا میں مومنوں پر ان کی ذاتوں سے بھی زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں یارسول اللہ! ﷺ تو حضور ﷺ نے فرمایا جس کا میں مولیٰ ہوں حضرت علی بھی اس کے مولیٰ ہیں۔(3)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا: اس وجہ سے ان کے حق کو عظیم جانو۔(4)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات حرمت میں ان کی مائیں ہیں۔ کسی مومن کے لیے یہ زیبا نہیں کہ وہ حضور ﷺ کی ظاہر زندگی میں ازواج مطہرات سے شادی کرے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اسے طلاق دے دی ہو اور نہ ہی آپ کے وصال کے بعد اس سے شادی کر سکتا ہے۔ یہ ازواج مطہرات مومنوں پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح ان کی مائیں حرام ہیں۔

امام ابن سعد، ابن منذر اور بیہقی نے ''سنن'' میں حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ سے کہا اے ماں! تو حضرت عائشہ نے فرمایا میں تمہارے مردوں کی ماں ہوں، تمہاری عورتوں کی ماں نہیں ہوں۔(5)

1۔ صحیح بخاری، جلد 3، صفحہ 244 (4680)، دار الفکر بیروت
2۔ مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ 296، دار صادر بیروت
3۔ ایضاً، جلد 5، صفحہ 348
4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 140
5۔ طبقات ابن سعد، ذکر من کان یصلح لہ الدخول، جلد 8، صفحہ 179، دار صادر بیروت

marfat.com
Marfat.com

امام ابن سعد نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے: میں تمہارے مردوں اور عورتوں کی ماں ہوں۔(1)

امام عبدالرزاق، سعید بن منصور، اسحاق بن راہویہ، ابن منذر اور بیہقی نے بجالہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ایک بچے کے پاس سے گزرے جبکہ وہ مصحف میں سے یہ آیت پڑھ رہا تھا اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ تو حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا وَهُوَ اَبٌ لَّهُمْ کو مٹا دیا۔ بچے نے کہا یہ اُبی کا مصحف ہے۔ حضرت عمر بن خطاب حضرت ابی کے پاس گئے۔ ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا مجھے قرآن غافل کرتا تھا اور آپ کو بازاروں میں تالیاں غافل کرتی ہیں۔(2)

امام فریابی، ابن مردویہ، حاکم اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ وہ اس آیت کو پڑھتے اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وهو اب لهم وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ۔(3)

فریابی، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے یہ قرات نقل کی ہے کہ وہ بھی وَهُوَ اَبٌ لَّهُمْ پڑھتے۔(4)

ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے روایت نقل کی ہے کہ پہلی قرأت میں تھا اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَهُوَ اَبٌ لَّهُمْ۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ پہلی قرأت میں تھا اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَهُوَ اَبٌ لَّهُمْ۔(5)(6)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: مسلمان کافی عرصہ اس حالت میں رہے کہ وہ ہجرت کی وجہ سے باہم وارث ہوتے جبکہ اعرابی مسلمان کسی مہاجر کا وارث نہ ہوتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیا تو میراث ملت کی وجہ سے جاری ہوگئی۔(7)

امام فریابی، ابن جریر، ابن منذر اور ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے آیت اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا کی یہ تفسیر نقل کی ہے: تم ان حلیفوں کے حق میں وصیت کرتے ہو جن کے درمیان رسول اللہ ﷺ نے بھائی چارہ قائم کیا تھا جو مہاجرین اور انصار میں سے تھے۔(8)

امام ابن منذر، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت محمد بن علی بن حنیفہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ آیت اس بارے میں نازل ہوئی کہ مسلمان یہودی اور نصرانی کے حق میں وصیت کر سکتا ہے۔(9)

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہاں مشرکوں کے ساتھ جو رشتہ داری ہے وہ مراد ہے مَّعْرُوْفًا سے مراد وصیت ہے میراث مراد نہیں(10) بعض قرائتوں میں مَسْطُوْرًا کی جگہ

1۔ طبقات ابن سعد، باب ذکر من کان یصلح لہ الدخول، جلد 8، صفحہ 179، دار صادر بیروت

2۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 32 (2317)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 450، دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 139

5۔ جب کوئی قرأت خبر واحد یا خبر مشہور سے ثابت ہو متن قرآن میں اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ (مترجم)

6۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 139

7۔ ایضاً، جلد 21، صفحہ 140

8۔ ایضاً، جلد 21، صفحہ 141

9۔ ایضاً

10۔ ایضاً، جلد 21، صفحہ 141

marfat.com
Marfat.com

مکتوبا لکھا ہوا ہے وہ یہ کہ مشرک مومن کا وارث نہیں ہوتا۔

امام عبدالرزاق نے حضرت قتادہ اور حضرت حسن بصری رحمہما اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے: مگر اس صورت میں کہ وہ تیرا رشتہ دار ہو اور تیرے دین کے خلاف ہو تو تو اس کے حق میں وصیت کرے، وہ نسب میں تیرا ولی ہے دین میں تیرا ولی نہیں۔(1)

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۙ﴿۷﴾ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۸﴾

''اور (اے حبیب!) یاد کرو جب ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا اور آپ سے بھی اور نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے بھی اور ہم نے ان سب سے پختہ وعدہ لیا تھا۔ یہ کہ (آپ کا رب) پوچھے سچوں سے ان کے سچ کے متعلق اور اس نے تیار کر رکھا ہے کافروں کے لیے دردناک عذاب۔''

امام فریابی، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ یہ وعدہ حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں جب تھے تو اس وقت لیا گیا(2) اور لوگ جو وعدہ لیتے ہیں اس سے مضبوط وعدہ لیا اور الصّٰدِقِيْنَ سے مراد رسولوں میں سے جو پیغام پہنچانے والے ہیں اور اس فریضہ کو ادا کرنے والے ہیں۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے خصوصی وعدہ لیا کہ وہ ایک دوسرے کی تصدیق کریں گے اور ایک دوسرے کی پیروی کریں گے۔(3)

امام طبرانی، ابن مردویہ اور ابونعیم رحمہم اللہ نے ''دلائل'' میں حضرت ابومریم غسانی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک بدو نے کہا یا رسول اللہ! ﷺ آپ کی نبوت کا آغاز کیسے ہوا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میثاق لیا جیسے انبیاء سے میثاق لیا پھر یہ آیت وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ تلاوت کی اور میرے جد اعلیٰ حضرت ابراہیم کی دعا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا (البقرہ:129) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور رسول اللہ ﷺ کی والدہ نے خواب دیکھا کہ ان کے قدموں کے درمیان سے سورج نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔(4)

امام طیالیسی، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی، فیصلہ کر دیا، انبیاء سے وعدہ لیا جبکہ اس کا عرش پانی پر تھا۔ اہل یمن کو دائیں ہاتھ اور اہل شام کو بائیں ہاتھ میں پکڑا جبکہ رحمٰن کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ اصحاب یمین وہ ہیں جنہوں نے دعوت حق کو قبول کیا اور کہا لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ پوچھا

1۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 33-32 (2318)، دارالکتب العلمیہ بیروت
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 44-143، داراحیاء التراث العربی بیروت
3۔ ایضاً، جلد 21، صفحہ 143
4۔ مجمع الزوائد، باب قدم نبوت، جلد 8، صفحہ 410 (13851)، دارالفکر بیروت

marfat.com
Marfat.com

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى (الاعراف:172) بعض کو بعض سے ملا دیا۔ ان میں سے ایک نے کہا اے رب! تو نے ہمیں کیوں ملا دیا کیونکہ لَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ (المومنون) فرمایا کہ وہ قیامت کے روز یہ نہ کہہ سکیں اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ (الاعراف) پھر انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں لوٹا دیا، جنتی جنتی ہیں اور جہنمی جہنمی ہیں۔ ایک نے کہا تو پھر عمل کیسا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر قوم اپنی منزل کے لیے ہی کام کرتی ہے۔ حضرت ابن خطاب نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ پھر ہم کوشش کریں گے۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے: عرض کی گئی یا رسول اللہ! ﷺ آپ کا میثاق کب لیا گیا؟ فرمایا اس وقت جب حضرت آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔

حضرت ابن سعد رضی اللہ عنہ نے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا آپ کو کب نبی بنایا گیا؟ فرمایا جب مجھ سے میثاق لیا گیا، اس وقت حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسد کے درمیان تھے۔

امام بزار، طبرانی نے اوسط میں اور ابونعیم رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے عرض کی گئی یا رسول اللہ! ﷺ آپ کب نبی تھے؟ فرمایا حضرت آدم ابھی روح و جسد کے درمیان تھے۔

امام احمد، امام بخاری نے تاریخ میں، طبرانی، حاکم (جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے)، ابونعیم اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت میسرہ فخر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: میں نے عرض کی آپ کب نبی تھے؟ فرمایا جب حضرت آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔(2)

امام حاکم، ابونعیم اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کی گئی آپ کے لیے کب نبوت ثابت ہوئی؟ فرمایا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام جسم اور روح پھونکنے کے درمیان تھے۔(3)

امام ابونعیم رحمہ اللہ نے حضرت صنابحی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی آپ کو کب نبی بنا گیا؟ فرمایا ابھی حضرت آدم علیہ السلام مٹی میں لتھڑے ہوئے تھے۔

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت ابن ابی جد عاء رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ آپ کو کب نبی بنایا گیا؟ فرمایا حضرت آدم ابھی روح و جسم کے درمیان تھے۔(4)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت مطرف بن شخیر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے سوال کیا آپ کب نبی بنائے گئے؟ فرمایا ابھی حضرت آدم روح اور مٹی کے درمیان تھے۔(5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جُب وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ

1۔ مجمع الزوائد، باب اخذ المیثاق، جلد 7، صفحہ 391 (11794)، دار الفکر بیروت
2۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، باب الوقت الذی کتب فیہ محمد نبیا، جلد 2، صفحہ 129، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ مستدرک حاکم، باب ذکر اخبار سید المرسلین، جلد 2، صفحہ 665 (4210)، دار الکتب العلمیہ بیروت
4۔ طبقات ابن سعد، جلد 7، صفحہ 59، دار صادر بیروت
5۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 60

marfat.com
Marfat.com

النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ تلاوت فرماتے تو فرماتے مجھ سے بھلائی کا آغاز ہوا اور بعثت میں میں سب سے آخر میں ہوں۔(1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہمارے لیے یہ بات ذکر کی گئی کہ نبی کریم ﷺ کہا کرتے تھے: ''میں پیدائش کے اعتبار سے انبیاء میں اول ہوں اور بعثت میں سب سے آخر میں ہوں''۔(2)

امام ابن ابی عاصم اور ضیاء رحمہما اللہ نے مختارہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے پہلے حضرت نوح ہیں پھر اول پھر اول۔

امام حسن بن سفیان، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، ابونعیم دلائل میں، دیلمی اور ابن عساکر رحمہم اللہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے وہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں: میں تخلیق میں انبیاء میں پہلا اور بعثت میں آخر ہوں پہلے جو ہو گزرے ہیں ان کا آغاز مجھے سے ہوا۔(3)

امام بزار رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے پانچ افراد بہترین ہیں: حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد علیہم الصلاۃ والسلام ان میں سے بہترین حضرت محمد ﷺ ہیں۔

ابن ابی حاتم نے ضحاک کے واسطہ سے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ مِيْثَاقَهُمْ سے مراد ان کا عہد ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور طبرانی رحمہم اللہ نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے ان کی قوموں کے بارے میں وعدہ لیا۔(4)

امام ابونعیم اور دیلمی رحمہما اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی عالم نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے اس سے وعدہ لیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے وعدہ لیا اس کے اچھے اعمال کی وجہ سے اس کے برے اعمال کو اس سے دور کر دیا جاتا ہے مگر اس کی طرف وحی نہیں کی جاتی۔(5)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۚ﴿۹﴾ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَ مِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَ اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝﴿۱۰﴾ هُنَالِكَ

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ما اعطی اللہ محمدا، جلد 6، صفحہ 322 (31762)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 143، دار احیاء التراث العربی بیروت

3۔ دلائل النبوۃ از ابونعیم، باب من فضائل رسول اللہ ﷺ، جلد 1، صفحہ 6، دار عالم الکتب

4۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 208 (11271)، دار الفکر بیروت 5۔ الفردوس بماثور الخطاب، جلد 3، صفحہ 382 (5161)، دار الیاز

marfat.com
Marfat.com

ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ﴿١١﴾ وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَ
الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ﴿١٢﴾

''اے ایمان والو! یاد کرو اللہ تعالیٰ کے احسان کو جو اس نے تم پر کیا جب (حملہ آور ہو کر) آ گئے تھے تم پر (کفار کے) لشکر پس ہم نے بھیج دی ان پر آندھی اور ایسی فوجیں جنہیں تم دیکھ نہیں سکتے تھے اور اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کر رہے تھے خوب دیکھ رہا تھا۔ جب انہوں نے ہلہ بول دیا تھا تم پر اوپر کی طرف سے بھی اور تمہارے نیچے کی طرف سے بھی اور جب مارے دہشت کے آنکھیں پتھرا گئیں اور کلیجے منہ کو آ گئے اور تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگ گئے اس موقع پر خوب آزما لیا گیا ایمان والوں کو اور وہ خوب سختی سے جھنجھوڑے گئے۔ اور اس وقت کہنے لگے تھے منافق اور جن کے دلوں میں روگ تھا کہ نہیں وعدہ کیا تھا ہم سے (فتح کا) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے مگر صرف دھوکہ دینے کے لیے۔''

امام حاکم (جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے)، ابن مردویہ، ابن عساکر، ابونعیم اور بیہقی رحمہم اللہ دونوں نے دلائل میں مختلف سندوں سے حضرت حذیفہ سے روایت نقل کی ہے: تو نے ہمیں احزاب کی رات دیکھا جبکہ ہم صفیں بنائے ہوئے بیٹھے ہوئے تھے۔ ابوسفیان اور اس کے لشکر ہمارے اوپر تھے اور بنو قریظہ کے یہودی ہماری نچلی جانب تھے۔ ان سے ہمیں اپنے بچوں کے بارے میں ڈر تھا۔ اس رات سے بڑھ کر کوئی رات ہم پر زیادہ تاریک نہیں آئی تھی اور نہ ہی اس سے زیادہ تیز ہوا والی تھی۔ اس ہوا کی آوازیں بجلی کی کڑک کی طرح تھیں۔ یہ ایسی تاریکی تھی کہ ہم میں سے کوئی اپنی انگلی بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ منافق نبی کریم ﷺ سے اجازت لینے لگے اور کہنے لگے ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں جبکہ وہ غیر محفوظ نہ تھے۔ ان میں سے جو بھی اجازت طلب کرتا رسول اللہ ﷺ اسے اجازت دے دیتے۔ وہ کھسکتے جاتے تھے جبکہ ہماری تعداد تین سو کے قریب تھی کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ایک ایک آدمی کے پاس تشریف لائے یہاں تک کہ میرے پاس سے گزرے۔ میرے پاس دشمن سے بچاؤ کا کوئی سامان تھا نہ سردی سے بچاؤ کا کوئی حیلہ مگر میری بیوی کی ایک چادر تھی جو میرے گھٹنوں سے نیچے نہیں ہوتی تھی۔ آپ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا تھا۔ پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی حذیفہ۔ میں زمین کی طرف سکڑا۔ میں نے عرض کی ہاں یارسول اللہ! ﷺ کیونکہ کھڑا ہونا مجھے پسند نہ تھا۔ ''فرمایا اٹھو''۔ میں کھڑا ہو گیا۔ فرمایا قوم کے بارے میں ایک اطلاع ہے جاؤ حقیقت حال لے آؤ۔ حضرت حذیفہ نے کہا میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ ڈرپوک تھا اور مجھے سب سے زیادہ سردی لگتی تھی میں نکل پڑا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! اس کی حفاظت فرما۔ اس کے سامنے سے، اسکے پیچھے سے، اس کی دائیں جانب سے، اس کی بائیں جانب سے، اس کے اوپر سے اور اس کے نیچے سے۔ حضرت حذیفہ نے کہا اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے کوئی گھبراہٹ اور ٹھنڈک کسی پیٹ میں پیدا نہیں کی مگر وہ میرے پیٹ سے نکل گئی۔ میں اس میں سے کوئی چیز بھی نہیں پاتا تھا۔ جب میں مڑا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے حذیفہ!

marfat.com
Marfat.com

لوگوں سے کوئی بات نہ کرنا یہاں تک کہ تو میرے پاس پہنچ آئے۔ میں اپنے پڑاؤ سے نکلا یہاں تک کہ میں دشمن کے لشکر کے قریب پہنچا۔ تو میں نے ان کی روشن آگ میں دیکھا کہ ایک سیاہ موٹے جسم کا آدمی ہے جو آگ پر ہاتھ تاپتا ہے اور اپنے کوہلو پر ہاتھ مارتا ہے اور کہتا ہے کوچ کوچ۔ پھر وہ لشکر میں داخل ہوا تو وہاں بنو عامر کے لوگ تھے جو کہہ رہے تھے۔ کوچ کوچ اے آل عامر تم نہ ٹھہرو۔ ان کے لشکر میں کوچ کا ہنگامہ برپا ہو گیا۔ ان کا لشکر ابھی بالشت بھر بھی نہیں چلا تھا اللہ کی قسم! میں ان کے کجاوں کی آواز سن رہا تھا۔ ان کے درمیان سخت ہوا تھی جو انہیں پتھر مار رہی تھی۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کی طرف نکلا۔ جب میں نصف راستہ یا اس سے زائد طے کر چکا تھا کہ بیس کے قریب شہسوار تھے جو عمامے باندھے ہوئے تھے، انہوں نے کہا اپنے صاحب کو بتاؤ، اللہ تعالیٰ اس کی طرف ہے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹا۔ آپ چادر میں لپٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ حضور ﷺ پر جب کوئی مشکل گھڑی آتی تو آپ نماز پڑھتے تھے۔ میں نے آپ کو قوم کی صورتحال سے آگاہ کیا کہ میں انہیں کوچ کرتے ہوئے چھوڑ آیا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ نازل فرمائی۔ (1)

امام فریابی اور ابن عساکر رحمہما اللہ حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ سے وہ اپنے باپ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو پالیا تو میں آپ کو اٹھالوں گا اور میں ایسا ضرور کروں گا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے غزوۂ احزاب کی رات کو دیکھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سخت ٹھنڈی رات میں نماز پڑھ رہے ہیں اس جیسی ٹھنڈک نہ اس سے پہلے تھی اور نہ اس کے بعد میں نے مڑ کر دیکھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کیا کوئی ایسا آدمی ہے جو ان لوگوں کے پاس جائے اور ان کی خبر میرے پاس لائے۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے میرے ساتھ رکھے گا تو ہم میں سے کوئی آدمی بھی نہ اٹھا۔ سب لوگ خاموش رہے۔ حضور ﷺ نے پھر بات دہرائی۔ لوگ خاموش ہو گئے۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر! عرض کی میں اللہ کے رسول کی بارگاہ میں بخشش کا خواستگار ہوں۔ پھر عرض کی اگر آپ چاہیں تو میں چلا جاتا ہوں۔ فرمایا اے عمر! حضرت عمر نے عرض کی میں اللہ کے رسول کی بارگاہ میں بخشش کا خواستگار ہوں۔ فرمایا حذیفہ۔ میں نے عرض کی لبیک۔ میں اٹھا یہاں تک کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ میرے پہلو سردی سے کپکپا رہے تھے۔ حضور ﷺ نے میرے سر اور چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ پھر کہا اس قوم کے پاس جاؤ یہاں تک کہ ان کی خبر لاؤ۔ کسی سے اس وقت تک بات نہ کرنا یہاں تک کہ تو میرے پاس آجائے۔ پھر فرمایا اے اللہ! اس کے سامنے، اس کے پیچھے، اس کی دائیں جانب، اس کی بائیں جانب، اس کے اوپر سے، اس کے نیچے سے اس کی حفاظت فرما یہاں تک کہ یہ لوٹ آئے۔ فلاں نے کہا اس کا بھیجنا مجھے دنیا و مافیہا سے پسندیدہ تھا۔ میں چلا۔ میں ان کی طرف چلا جا رہا تھا، گویا میں حمام میں چلا جا رہا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ہوا بھیج دی ہے جس نے ان کے خیموں کی رسیوں کو توڑ دیا اور ان کے گھوڑوں کو بھگا دیا۔ ان کی ہر چیز کو تباہ و برباد کر دیا۔ ابوسفیان اپنی آگ کے پاس بیٹھا آگ تاپ رہا تھا۔ میں نے اسے دیکھا تو میں نے ایک تیر لیا اور اپنی کمان پر چڑھایا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بڑے اچھے تیر انداز تھے، تو مجھے رسول اللہ ﷺ کی

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، باب ارسال رسول اللہ ﷺ حذیفۃ بن الیمان، جلد 3، صفحہ 451,52، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

بات یاد آ گئی واپس آنے تک کسی سے بات نہ کرنا۔ میں نے تیرا اپنے ترکش میں واپس کر دیا۔ تو قوم میں سے ایک آدمی نے کہا خبردار! تم میں دشمن کا جاسوس ہے ہر ایک نے اپنے ساتھی کا ہاتھ پکڑا میں نے بھی اپنے ساتھ بیٹھنے والا کا ہاتھ پکڑا۔ میں نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا سبحان اللہ! کیا تو مجھے نہیں پہچانتا، میں فلاں بن فلاں ہوں۔ وہ ہوازن کا ایک آدمی تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف واپس پلٹا۔ سب بات بتائی۔ جب میں نے بات بتائی تو رسول اللہ ﷺ مسکرائے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں بھی رسول اللہ ﷺ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں اور مجھ سے گرمی دور ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے قریب کیا۔ میں آپ کے قدموں کے قریب تھا۔ حضور ﷺ نے اپنے کپڑے کی ایک جانب مجھ پر ڈالی۔ میں اپنا پیٹ اور سینہ حضور ﷺ کے قدموں کے بطن کے ساتھ چمٹا رہا تھا جب صبح ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے لشکروں کو بھگا دیا تھا۔

امام ابن ابی حاتم، ابن جریر، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ابوسفیان کا دن ہی احزاب کا دن تھا۔ (1)

امام احمد، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم نے غزوۂ خندق کے دن کہا یا رسول اللہ! ﷺ کیا کوئی ایسی دعا ہے جو ہم کریں جبکہ دل تو ہنسلی تک آ پہنچے ہیں؟ فرمایا ہاں کہو: اے اللہ تعالیٰ! ہماری بے پردگیوں پر پردہ ڈال اور ہمارے خوفوں کو امن میں بدل دے۔ اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے چہروں پر ہوا سے ضرب لگائی اور ہوا کے ساتھ انہیں شکست دے دی۔ (2)

امام فریابی، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ نے العظمۃ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جنود سے مراد قبائل، عیینہ بن بدر، ابوسفیان اور قریظہ ہیں۔ رِیْحًا سے مراد صبا کی ہوا ہے جو غزوۂ خندق کے موقع پر قبائل پر بھیجی گئی تھی یہاں تک کہ اس ہوا نے ان کی ہانڈیوں کو الٹ دیا تھا، ان کے خیموں کو اکھیڑ دیا تھا اور ان کو بھاگ جانے پر مجبور کر دیا تھا۔ جُنُوْدًا سے مراد فرشتے ہیں۔ اس روز فرشتوں نے جنگ نہیں کی تھی۔ (3)

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، حاکم نے الکنیٰ میں، ابن مردویہ، ابوالشیخ نے العظمۃ میں اور ابونعیم نے دلائل میں حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ جب غزوۂ احزاب کی رات آئی تو ہوا شمال کی جانب سے جنوب کی طرف چلی۔ کہا چلو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی مدد کرو۔ جنوب نے کہا گرمی رات کو نہیں چلتی۔ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوا اور اسے بانجھ بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر صبا کو بھیجا۔ اس نے ان کی آگ کو بجھا دیا اور ان کے خیموں کے رسیوں کو توڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری صبا سے مدد کی گئی ہے۔ عاد کو دبور سے ہلاک کیا گیا۔ یہ ارشاد فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا اسی بارے میں ہے۔

امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دن کے پہلے حصے میں جنگ نہ ہو تو جنگ کو مؤخر کر دو یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور ہوا چلنے لگے۔

امام ابن ابی شیبہ، امام بخاری، امام نسائی، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی نے ''دلائل'' میں حضرت عائشہ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 146، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 21، صفحہ 144 3۔ ایضاً، جلد 21، صفحہ 145

marfat.com
Marfat.com

سے روایت نقل کی ہے کہ آیت اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ غزوہ خندق کے بارے میں نازل ہوئی۔(1)

امام ابن سعد، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، ابونعیم اور بیہقی دلائل میں حضرت کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ غزوۂ احزاب کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے خندق کا نشان لگایا تو ہمارے لیے خندق میں سفید گول پتھر آ گیا۔ ہماری کدالیں ٹوٹ گئیں اور معاملہ ہم پر مشکل ہو گیا۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے گزارش کی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمان سے کدال لی۔ اس پتھر پر ماری۔ اس ضرب نے اسے توڑ دیا اس سے آگ نکلی جس نے لابتین (مدینہ طیبہ کی دو پہاڑیوں) کے درمیان کا علاقہ روشن کر دیا۔ گویا ایسا ہوا کہ تاریک رات میں چراغ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور مسلمانوں نے بھی اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ پھر دوسری ضرب لگائی۔ اس نے اس چٹان کو ٹکڑے کر دیا۔ اس سے ایک بجلی نکلی جس نے لابتین کے درمیانی حصہ کو روشن کر دیا۔ حضور ﷺ نے اللہ اکبر کہا اور مسلمانوں نے بھی اللہ اکبر کہا۔ حضور ﷺ نے تیسری ضرب لگائی۔ جس نے اس چٹان کو توڑ دیا۔ اس سے بجلی نکلی جس نے لابتین کے درمیانی حصے کو روشن کر دیا۔ حضور ﷺ نے اللہ اکبر کہا۔ مسلمانوں نے بھی اللہ اکبر کہا۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا پہلی ضرب کے موقع پر میرے لیے میسرہ اور مدائن کسریٰ کے محل روشن کیے گئے، گویا وہ کتوں کی داڑھیں ہیں۔ حضرت جبرائیل امین نے مجھے بتایا کہ میری امت ان پر غالب آئے گی۔ دوسری دفعہ میرے لیے ارض روم کے سرخ محلات روشن کیے گئے، گویا وہ کتوں کی داڑھیں ہیں۔ حضرت جبرائیل امین نے مجھے بتایا کہ میری امت ان پر غالب آنے والی ہے۔ تمہیں کامیابی کی بشارت ہو، تو مسلمان خوش ہو گئے اور کہا الحمد للہ وعدہ سچا ہے کہ ہماری مدد کا وعدہ محصوری کے بعد ہے۔ لشکر آ گئے تو مسلمانوں نے کہا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ (احزاب:22) منافقوں نے کہا خوش نہ ہو وہ تم سے باتیں کرتا ہے وعدے کرتا ہے اور تمہیں باطل آرزوئیں دلاتا ہے۔ وہ تمہیں خبر دیتا ہے کہ وہ یثرب میں بیٹھ کر حیرہ اور مدائن کسریٰ کے محلات دیکھتا ہے اور یہ کہ وہ تمہارے لیے فتح کیے جائیں گے جبکہ تم خندق کھود رہے ہو اور سامنے آ کر جنگ کرنے کی طاقت بھی نہیں رکھتے۔ تو قرآن حکیم نازل ہوا وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ۔(2)

امام ابن اسحاق اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خندق کے متعلق آیات کو نازل فرمایا۔ مسلمانوں پر اپنی نعمتوں کا ذکر کیا اور یہ کیا کہ میرے برے گمان کے بعد اللہ تعالیٰ انہیں کافی ہو گیا اور اس گفتگو کا کیا جو منافقوں نے کی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وہ لشکر جو مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لیے آئے وہ بنو اسد، بنو غطفان اور بنو سلیم تھے۔ وہ لشکر جو اللہ تعالیٰ نے ان کے خلاف ہوا کے بھیجے وہ فرشتے تھے جو مسلمانوں کی نیچی جانب سے آئے وہ قریش، اسد اور غطفان تھے۔ اس بارے میں ارشاد ہے هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ..... مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا معتب بن قشیر اور جو اس کی رائے پر تھے انہوں نے یہ بات کہی تھی کہ اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے دھوکے کا وعدہ کیا تھا وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ

1۔ صحیح بخاری، باب غزوۃ الخندق، جلد 3، صفحہ 43 (4026)، دار الفکر بیروت 2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 53-152

marfat.com
Marfat.com

لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ یہ بات اوس بن قیظی اور جواس کی رائے پر تھے۔انہوں نے کی تھی پھر اہل ایمان کے یقین کا کیا۔ جب لشکر حملہ آور ہوگئے، محاصرہ کرلیا، بنوقریظہ نے مشرکوں کی مدد کی تو مسلمانوں پر مصیبت بہت زیادہ ہوگئی، تو ارشاد فرمایا وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ (احزاب:22) اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی مذمت کا کیا اور یہ بھی کیا کہ مومنوں کو کافی ہوگیا۔

امام ابن اسحاق، ابن جریر، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت عروہ بن زبیر اور محمد بن کعب قرظی رحمہما اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ معتب بن قشیر نے کہا محمد یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ کسریٰ اور قیصر کے خزانوں کو کھائیں گے جبکہ ہم میں سے کوئی ایک بے خوفی سے قضائے حاجت کے لیے نہیں جاسکتا۔ اوس بن قیظی نے بنوحارثہ کی ایک جماعت میں کہا ہمارے گھر ننگے ہیں جو مدینہ طیبہ سے باہر تھے۔ ہمیں اجازت دیجیے کہ ہم اپنی عورتوں، بیٹوں اور اولاد کی طرف لوٹیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اس وقت اسے نازل فرمایا۔ جب وہ اس آزمائش سے فارغ ہوئے جس میں مبتلا تھے، اس میں اللہ تعالیٰ اس نعمت کا ذکر فرماتا ہے جو ان پر کرتا ہے اور یہ ذکر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے ان کے دشمنوں کے لیے کافی ہوگیا ہے جبکہ مومنوں کو اس بارے میں سوئے ظن ہوا تھا اور ان باتوں کا بھی ذکر کیا جو منافقوں نے کی تھیں۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ جنود سے مراد قریش، غطفان اور بنوقریظہ تھے وہ لشکر جو اللہ تعالیٰ نے ہوا کے ساتھ بھیجا تھا وہ ملائکہ تھے۔ مِّنْ فَوْقِكُمْ سے مراد بنوقریظہ اور مِّنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ سے مراد قریش اور بنوغطفان تھے۔ مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا یہ بات معتب بن قشیر اور اس کے ساتھیوں نے کی سے مراد اوس بن قیظی اور اس کی قوم کے جو دوسرے افراد تھے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: جب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خندق کھودنے کا حکم دیا تو پہاڑ میں ہمارے سامنے عظیم سخت چٹان آگئی جس میں کدالیں داخل نہ ہوتی تھیں۔ ہم نے اس کی شکایت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں کی رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اس چٹان کو دیکھا تو کدال لی اور اپنا کپڑا رکھا اور پڑھا بسم اللہ پھر ایک ضرب لگائی اور اس چٹان کا تیسرا حصہ توڑ دیا۔ کہا اللہ اکبر مجھے شام کی چابیاں دے دی گئیں۔ اللہ کی قسم! میں اس وقت اس کے سرخ محل دیکھ رہا ہوں۔ پھر دوسری دفعہ ضرب لگائی۔ اس کا ایک تیسرا حصہ توڑ دیا۔ کہا اللہ اکبر مجھے فارس کی چابیاں عطا کردی گئیں۔ اللہ کی قسم! میں مدائن کے سفید محل دیکھتا ہوں۔ پھر حضور ﷺ نے تیسری ضرب لگائی۔ کہا بسم اللہ تو باقی ماندہ پتھر بھی توڑ دیا اور کہا اللہ اکبر مجھے یمن کی چابیاں دے دی گئیں۔ اللہ کی قسم! میں صنعاء کے دروازوں کو دیکھ رہا ہوں۔(2)

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، باب ما اصاب النبی والمسلمین، جلد 3، صفحہ 435، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب غزوۂ خندق، جلد 7، صفحہ 378 (36820)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

marfat.com
Marfat.com

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ مِنْ فَوْقِكُمْ سے مراد عیینہ بن حصن اور مِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ سے مراد سفیان بن حرب ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ صورت حال غزوۂ خندق کے موقع پر ہوئی۔(1)

امام ابن جریر اور ابی حاتم نے قتادہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ آیت غزوۂ احزاب کے موقع پر نازل ہوئی رسول اللہ ﷺ کا ایک ماہ تک محاصرہ کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے خندق کھودی۔ ابوسفیان قریش اور ان کے ساتھیوں کو لے آیا یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے عفوہ (وہ زمین جو حضور ﷺ نے کسی کو نہ دی تھی) تک آ پہنچا۔ عیینہ بن حصن جو بنو بدر سے تعلق رکھتا تھا وہ بنوغطفان اور اس کے ساتھیوں کو لے آیا یہاں تک کہ وہ بھی رسول اللہ ﷺ کے عفوہ تک آ پہنچے۔ یہودیوں نے ابوسفیان کے ساتھ خط و کتابت کی اور ان کی مدد کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر رعب اور ہوا کو بھیج دیا۔ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ جب بھی وہ خیمہ لگاتے تو اللہ تعالیٰ ان کی طنابیں کاٹ دیتا۔ جب وہ کسی جانور کو باندھتے اللہ تعالیٰ اس کی رسیاں کاٹ دیتا۔ جب بھی وہ آگ جلاتے اللہ تعالیٰ اسے بجھا دیتا۔ ہمارے لیے یہ بات بھی ذکر کی گئی ہے کہ ہر قبیلہ کا سردار کہتا اے بنی فلاں! میری طرف آؤ جب اس کے پاس جمع ہوتے تو کہتا بچاؤ بچاؤ۔ تم اس وقت آئے جب اللہ تعالیٰ نے ان پر رعب بھیج دیا ہے۔(2)

امام فریابی، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے: مِنْ فَوْقِكُمْ سے مراد عیینہ بن حصن ہے جو اہل نجد سے تعلق رکھتا تھا۔ مِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ سے مراد ابوسفیان بن حرب ہے جو اہل تہامہ سے تھا اور ان کے سامنے بنوقریظہ تھے۔(3)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ کا معنی ہے کہ آنکھیں پتھرا گئیں۔

امام عبدالرزاق، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے: اس جگہ اس کی آنکھیں پتھرا گئیں۔ اگر ان کا گلا تنگ نہ ہوتا کہ دل ان سے باہر نکلے تو دل باہر نکل آتے۔(4)

ابن ابی شیبہ، ابن جریر اور ابن منذر نے عکرمہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ کا معنی ہے کہ وہ گھبرا گئے۔

ابن ابی شیبہ کے یہ الفاظ ہیں: اگر دل حرکت کرتے یا زائل ہوتے تو اس کا نفس نکل جاتا لیکن یہ تو صرف گھبراہٹ ہے۔(5)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت بصری رحمہ اللہ سے وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا کی یہ تفسیر نقل کی ہے: انہوں نے مختلف گمانات کیے کہ حضرت محمد ﷺ اور ان کے صحابہ کو جڑ سے اکھیڑ دیا جائے گا اور مومنوں نے یقین کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے جو وعدہ کیا ہے وہ حق ہے۔ یہ تمام دینوں پر غالب آ کر رہے گا۔(6)

فریابی، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس سے مراد منافق ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب غزوۂ خندق، جلد 7، صفحہ 376 (36807)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 146، دار احیاء التراث العربی بیروت

3۔ ایضاً، جلد 21، صفحہ 147

4۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 34 (2322)، دار الکتب العلمیہ بیروت

5۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 149

6۔ ایضاً، جلد 21، صفحہ 150

marfat.com
Marfat.com

بارے میں مختلف گمانات رکھتے تھے۔ اس موقع پر مومنوں کا امتحان ہوا۔ منافقوں نے اپنے نفاق کے مناسب باتیں کیں اور مومنوں نے حق وایمان کے مناسب باتیں کیں اور یہ کہا یہی وہ ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا ہے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے دلائل میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ نے خندق کھودی، نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کو سخت مشقت ہوئی، تین دن ایسے بھی گزرے کہ انہوں نے کوئی چیز نہیں کھائی تھی یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے۔(2)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ منافقوں نے غزوۂ احزاب کے موقع پر جب مختلف قبائل کے لشکر دیکھے تو یہ کہا مسلمانوں کو انہوں نے ہر جانب سے گھیر لیا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں شک وشبہ میں مبتلا تھے۔ انہوں نے کہا یہ محمد! (ﷺ) تو ہمارے ساتھ ایران اور روم کو ختم کرنے کا وعدہ کرتے تھے۔ اب ہمارا یہاں محاصرہ کرلیا گیا ہے۔ ہم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے بھی نہیں جا سکتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ۔(3)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خندق کھودی۔ قریش، کنانہ اور غطفان کے قبائل جمع ہو گئے، ابوسفیان نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ انہیں قریش کا لطیمہ (4) بطور اجرت دے گا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے فناء میں آ اترے تھے۔ قریش زیریں وادی میں اترے تھے۔ غطفان اس کی دائیں جانب اور طلیحہ اسدی ان کی بائیں جانب تھے جب کہ ان کے سامنے بنوقریظہ تھے۔ جو نبی کریم ﷺ سے برسر پیکار تھے جب وہ نبی کریم ﷺ پر حملہ کرنے کے لیے آئے تو حضور ﷺ نے خندق کھودی۔ اسی اثناء میں کہ نبی کریم ﷺ کدال مار رہے تھے کہ کدال ایک چٹان پر پڑی تو اس سے شہابیے جیسی آگ نکلی جو آسمان تک جا پہنچی۔ حضور ﷺ نے دوسری ضرب لگائی تو حضرت سلمان نے یہی منظر دیکھا۔ عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ میں نے دیکھا ہے کہ ہر ضرب کے ساتھ شہابیے جیسی کوئی چیز نکلی ہے اور آسمان کی طرف پھیل گئی۔ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو نے یہ دیکھا ہے؟ عرض کی ہاں یارسول اللہ! ﷺ فرمایا تمہارے لیے مدائن کے دروازے، روم کے محلات اور یمن کے شہر کھول دیے جائیں گے۔ یہ چیز صحابہ کرام میں عام ہوگئی اور انہوں نے اس بارے میں گفتگو کی۔ ایک انصاری جسے قشیر بن معتب کہتے ہیں نے کہا کیا محمد ﷺ ہم سے یمن کے شہروں، مدائن کے سفید محلوں اور روم کے محلات کے فتح ہونے کا وعدہ کرتے ہیں جب کہ ہم میں سے ایک آدمی قضائے حاجت کی طاقت بھی نہیں رکھتا مگر یہ کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ اللہ کی قسم! یہ دھوکہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی بارے میں یہ آیت نازل فرمائی وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ۔

وَ اِذْ قَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 150-51
2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 377 (36811)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 151
4۔ وہ اونٹ جس پر عطر اور کپڑا لادا جاتا ہے۔ مترجم

marfat.com
Marfat.com

يَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَ مَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾

''اور یاد کرو جب کہتی پھرتی تھی ان میں سے ایک جماعت کہ اے یثرب والو! تمہارے لیے اب یہاں ٹھہرنا ممکن نہیں (جان عزیز ہے) تو لوٹ چلو (اپنے گھروں کو) اور اجازت مانگنے لگا ان میں سے ایک گروہ نبی کریم سے یہ کہہ کر کہ (حضور!) ہمارے گھر بالکل غیر محفوظ ہیں حالانکہ وہ غیر محفوظ نہ تھے (اس بہانہ سازی سے) ان کا ارادہ محض (میدان جنگ سے) فرار تھا''۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ طَّآئِفَةٌ سے مراد منافقین ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن مبارک رحمہ اللہ کے واسطہ سے حضرت ہارون بن موسیٰ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے ایک آدمی کو کہا تو اس نے حضرت حسن بصری سے پوچھا کہ لَا مُقام لکم ہے یا لَا مَقَامَ لکم ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا دونوں عربی لفظ ہیں۔ ابن مبارک نے کہا مُقَامَ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں وہ کھڑا ہو اور مُقام کا معنی کھڑا ہونا ہے۔

ابن ابی حاتم نے قتادہ سے روایت نقل کی ہے کہ لَا مُقَامَ لَكُمْ کا معنی ہے: یہاں کوئی جنگ نہیں بھاگو اور اس آدمی کو چھوڑ دو۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ بھاگو اور محمد (ﷺ) کو چھوڑ دو۔

امام مالک، امام احمد، عبدالرزاق، امام بخاری، امام مسلم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایسی بستی کی طرف ہجرت کا حکم دیا گیا ہے جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی۔ وہ کہیں گے یثرب جب کہ وہ مدینہ ہے جو لوگوں کو یوں باہر نکال دے گی جیسے بھٹی لوہے کی میل کو خارج کر دیتی ہے۔(1)

امام احمد، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت براء بن عازب سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مدینہ کو یثرب کے نام سے پکارے وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرے۔ یہ طابہ ہے، یہ طابہ ہے، یہ طابہ ہے۔(2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ تم اسے یثرب نہ پکارو کیونکہ وہ طیبہ ہے یعنی مدینہ ہے۔ جو اسے یثرب کہے وہ تین بار اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ایک طائفہ نے کہا اے اہل یثرب! تمہارے یہاں ٹھہرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ابوسفیان سے جنگ کرنے کی بجائے مدینہ کی طرف لوٹ چلو۔ انصار اور بنی حارثہ میں سے دو آدمی حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں آئے۔ ایک کو ابوعرابہ بن اوس اور دوسرے کو اوس بن قیظی کہتے۔ دونوں نے

1۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، باب المدینہ تنفی شرارھا، جلد 10-9، صفحہ 131 (489)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ مسند امام احمد، جلد 4، صفحہ 285، دار صادر بیروت

marfat.com
Marfat.com

کہا یارسول اللہ! ﷺ ہمارے گھروں کی دیواریں بالکل چھوٹی ہیں۔ وہ مدینہ کے آخری حصہ میں تھے۔ ہمیں چوروں کا ڈر ہے۔ ہمیں اجازت دیجئے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ إِنْ يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا۔

امام ابن جریر، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے: وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ کا مصداق بنو حارثہ تھے۔ انہوں نے کہا ہمارے گھر خالی ہیں ہمیں چوروں کا اندیشہ ہے۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: جن لوگوں نے غزوۂ خندق کے موقع پر کہا تھا ہمارے گھر خالی ہیں وہ بنو حارثہ بن حارث تھے۔

امام فریابی، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ ہمیں چوروں کا ڈر ہے۔(2)

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَآ إِلَّا يَسِيرًا ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا ﴿١٥﴾ قُل لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٦﴾ قُلْ مَن ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُم مِّنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿١٧﴾ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا ۖ وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٨﴾

''اور اگر گھس آتے (کفار کے لشکر) ان پر مدینہ کے اطراف سے پھر ان سے درخواست کی جاتی فتنہ انگیزی میں شرکت کی تو فوراً اسے قبول کر لیتے اور توقف نہ کرتے اس میں مگر بہت کم حالانکہ یہی لوگ پہلے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کر چکے تھے کہ وہ پیٹھ نہیں پھیریں گے اور اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا جاتا ہے اس کے متعلق ضرور باز پرس کی جاتی ہے۔ فرما دیجئے (اے بھگوڑو!) تمہیں نفع نہیں دے گا بھاگنا اگر تم بھاگنا چاہتے ہو موت سے یا قتل سے اور (اگر بھاگ کر تم نے جان بچا بھی لی) تو تم لطف اندوز نہ ہو سکو گے مگر تھوڑی مدت۔ فرمایئے کون بچا سکتا ہے تمہیں اللہ تعالیٰ سے اگر وہ تمہیں عذاب دینے کا ارادہ کر لے یا اگر وہ تم پر رحمت فرمانا چاہے اور نہیں پائیں گے وہ لوگ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 154، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

اپنے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جہاد سے روکنے والوں کو تم میں سے اور انہیں جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں (اسلامی کیمپ چھوڑ کر) ہماری طرف آ جاؤ اور خود بھی جنگ میں شرکت نہیں کرتے مگر برائے نام"۔

امام بیہقی نے دلائل میں حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ اس آیت کی تاویل ساٹھ (60) ہجری کو ہوئی لَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا یعنی بنی حارثہ نے شامیوں کو مدینہ طیبہ میں داخلہ کا موقع دیا۔(1)

امام عبدالرزاق، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے: مِّنْ اَقْطَارِهَا سے مراد اس کی اطراف ہیں پھر انہیں شرک کی طرف دعوت دی جائے تو اس کو قبول کر لیں۔(2)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اَقْطَارِهَا سے مراد اطراف اور الْفِتْنَةَ سے مراد شرک ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے: اگر ان پر مدینہ کے اطراف سے حملہ کیا جائے۔ پھر ان سے شرک کا مطالبہ کیا جائے تو وہ بڑی خوش دلی سے اس کو اپنا لیں گے۔ کچھ لوگ وہ تھے جو غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو فضیلت اور عزت عطا فرمائی۔ انہوں نے کہا اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں جنت کا موقع دیا تو ہم ضرور اس میں حصہ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے یہ موقع لے آیا۔ یہاں تک کہ یہ واقعہ مدینہ طیبہ میں ہوا۔ انہوں نے وہ کچھ کیا جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری جو مدت مقرر کی ہے۔ تم اس مدت میں اضافہ کر سکو گے۔ یہ قلیل ہے، دنیا ساری کی ساری قلیل ہے۔(3)

امام ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے: وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا کا مطلب ہے کہ ان کے اور ان کی اجل کے دوران جو وقت ہے وہ تھوڑا ہے۔(4)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ الْمُعَوِّقِيْنَ سے مراد منافقین ہیں جو لوگوں کو حضرت محمد ﷺ سے روکتے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن زید رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ یہ غزوۂ احزاب کے موقع پر ہوا۔ ایک آدمی حضور ﷺ کے پاس سے گیا۔ اس نے اپنے بھائی کو پایا جب کہ اس کے سامنے بھنا ہوا گوشت اور روٹی تھی۔ اس آدمی نے بھائی سے کہا تو یہاں بھنا ہوا گوشت، روٹی اور نبیذ کھا پی رہا ہے جب کہ رسول اللہ ﷺ نیزوں اور تلواروں کے درمیان ہیں۔ اس نے کہا میری طرف آؤ جس ذات کی قسم اٹھائی جاتی ہے۔ تجھے اور تیرے ساتھی کو یہ خبر پہنچے کہ محمد انہیں کبھی بھی نہیں پلائے گا۔ آدمی نے کہا اس ذات کی قسم جس کی قسم اٹھائی جاتی ہے! تو نے

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، باب قتل اہل الحرۃ، جلد 6، صفحہ 473، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 35 (2327)، دارالکتب العلمیہ بیروت

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 56-155، داراحیاء التراث العربی بیروت

4۔ ایضاً، جلد 21، صفحہ 156

marfat.com
Marfat.com

جھوٹ بولا ہے وہ اس کا حقیقی بھائی تھا۔ اللہ کی قسم! میں تیرے بارے میں نبی کریم ﷺ کو ضرور بتاؤں گا۔ وہ نبی کریم ﷺ کو بتانے کے لیے گیا تو یہ منظر دیکھا کہ حضرت جبرئیل امین اس کی خبر لا چکے تھے قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ کی یہ تفسیر نقل کی ہے: یہ منافق لوگ ہیں جو اپنے بھائیوں سے کہتے محمد (ﷺ) اور اس کے ساتھی ایک آدمی کا لقمہ ہیں۔ اگر یہ گوشت ہوتے تو ابوسفیان اور اس کے ساتھی انہیں ایک ہی بار نگل جاتے۔ اسے چھوڑو یہ تو ہلاک ہونے والا ہے۔ اِخْوَانِهِمْ سے مراد مومن ہیں۔ ہماری طرف آؤ محمد (ﷺ) اور اس کے ساتھیوں کو چھوڑو کیونکہ وہ ہلاک اور قتل ہونے والا ہے۔ وہ جنگ میں بامر مجبوری حاضر ہوتے ہیں۔ اگر یہ جنگ میں حاضر ہوں تو ان کے ہاتھ مسلمانوں کے اور دل مشرکوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (1)

اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۱۹

''پرلے درجے کے کنجوس ہیں تمہارے معاملہ میں۔ پھر جب خوف (ودہشت) چھا جائے تو آپ انہیں ملاحظہ فرمائیں گے کہ وہ آپ کی طرف یوں دیکھنے لگتے ہیں کہ ان کی آنکھیں چکرا رہی ہوتی ہیں اس شخص کی مانند جس پر موت کی غشی طاری ہو پھر جب خوف دور ہو جائے تو تمہیں سخت اذیت پہنچاتے ہیں اپنی تیز زبانوں سے بڑے حریص ہیں مال غنیمت کے حصول میں۔ (درحقیقت) یہ لوگ ایمان ہی نہیں لے آئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ضائع کر دیئے ہیں ان کے اعمال اور ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے بالکل آسان ہے''۔

امام فریابی، ابن ابی شیبہ، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ منافق مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں بخیل ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ غنیمتوں کے بارے میں بخیل ہیں۔ جب مسلمان غنیمت حاصل کرتے ہیں تو وہ اس بارے میں مسلمانوں کے ساتھ بخل کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ وہ اپنی زبانوں سے کہتے ہیں تم اس غنیمت کے ہم سے زیادہ مستحق نہیں ہو۔ ہم اس میں جنگ میں حاضر ہوئے اور جنگ کی۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ جب وہ جنگ اور دشمنوں کے سامنے حاضر ہوتے ہیں تو آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ آپ کو یوں دیکھ رہے ہیں کہ وہ سب سے بزدل اور حق سے انحراف کرنے والے ہیں۔ خوف کی وجہ سے ان کی آنکھیں گھوم رہی ہیں۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 58-157، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

امام ابن منذر نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ خوف کی وجہ سے ان کی آنکھیں گھوم رہی ہیں۔

ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے سَلَقُوْكُمْ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ وہ تمہیں ملیں گے۔(1)

امام طستی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت نافع بن ازرق نے حضرت ابن عباس سے عرض کی: مجھے اللہ تعالیٰ کے فرمان سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ کے بارے میں بتایئے تو حضرت ابن عباس نے فرمایا زبان سے طعنہ دینا۔ نافع نے پوچھا کیا عرب اسے پہچانتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ کیا تو نے اعشیٰ کا قول نہیں سنا جب کہ وہ کہتا ہے:

فِيهِمُ الْخَصْبُ وَالسَّمَاحَةُ وَالنَّجْ دَةُ فِيهِمْ وَالْخَاطِبُ الْمِسْلَاقُ

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ کی یہ تفسیر نقل کی ہے: غنیمت کے وقت بخیل ترین اور سب سے بری تقسیم والے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں دو ہم تمہارے ساتھ حاضر ہوئے۔ مگر جنگ کے وقت سخت بزدل اور حق سے انحراف کرنے والے ہیں۔(2)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سدی سے اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ کا یہ معنی نقل کیا ہے: وہ مال کے بارے میں بڑے بخیل ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے: وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا کا یہ معنی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے۔

يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ۝۲۰

”(دشمن بھاگ گیا لیکن یہ بزدل) یہی خیال کر رہے ہیں کہ ابھی جتھے نہیں گئے اور اگر جتھے (دوبارہ پلٹ کر) آجائیں تو یہ پسند کریں گے کہ کاش! وہ صحرا میں بدوؤں کے ہاں ہوتے (آنے جانے والوں سے) تمہاری خبریں پوچھتے اور اگر یہ (بزدل) تم میں موجود بھی ہوتے تو یہ (دشمن سے) جنگ نہ کرتے مگر برائے نام“۔

امام فریابی، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ وہ انہیں قریب گمان کرتے ہیں کہ وہ دور نہیں گئے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی سے یہ قول نقل کیا ہے: وہ ابوسفیان اور ان کے ساتھیوں کے آنے کی باتیں کرتے ہیں الْاَحْزَابَ کا نام اس لیے دیا گیا کیونکہ عرب کے مختلف قبائل حضور ﷺ پر حملہ آور ہوئے تھے۔ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ میں الْاَحْزَابَ سے مراد ابوسفیان اور اس کے ساتھی ہیں۔ يَوَدُّوْا سے مراد منافق ہیں یعنی منافق خواہش کرتے ہیں۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 160، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 21، صفحہ 159

marfat.com
Marfat.com

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ الْاَحْزَابَ سے مراد ابوسفیان اور اس کے ساتھی ہیں اور یَوَدُّوْا سے مراد ہے منافق خواہش کرتے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِی الْاَعْرَابِ یہ منافق تھے جو مدینہ کی ایک جانب رہتے تھے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے صحابہ کے بارے میں باتیں کرتے۔ وہ کہتے ابھی تک مسلمان ہلاک نہیں ہوئے جب کہ انہیں لشکروں کے چلے جانے کا علم نہ تھا۔ انہیں اسی بات نے خوش کیا کہ لشکر آتے ہیں جب کہ وہ دیہاتی علاقہ میں ہیں وجہ جنگ کا خوف تھا۔

امام فریابی، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآىِٕكُمْ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے احوال کے بارے میں پوچھتے اور یہ پوچھتے کہ ان کا کیا ہوا۔(1)

امام ابن انباری نے مصاحف میں، خطیب رحمہما اللہ نے تالی التلخیص میں حضرت اسد بن یزید رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مصحف میں یَسْئَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآىِٕكُمْ تھا۔ یَسْاَلُوْنَ میں ہمزہ نہیں۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا ﴿۲۱﴾

''بے شک تمہاری رہنمائی کے لیے اللہ کے رسول (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے، یہ نمونہ اس کے لیے ہے جو اللہ تعالیٰ سے ملنے اور قیامت کے آنے کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے''۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کی تفسیر یہ ہے۔ جنگ کے وقت باہم ہمدردی میں تمہارے لیے رسول اللہ کی ذات میں بہترین نمونہ موجود ہے۔

امام ابن مردویہ، خطیب نے رواۃ مالک میں، ابن عساکر اور ابن نجار رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھوکا رہنے میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

امام مالک، امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن یسار رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ مکہ کے راستہ میں، میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ جب صبح طلوع ہونے کا مجھے خوف ہوا تو میں سواری سے اترا اور وتر ادا کئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا تیرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں بہترین نمونہ نہیں ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹ پر ہی وتر ادا کرلیا کرتے تھے۔(2)

امام ابن ماجہ اور ابن ابی حاتم نے حضرت حفص بن عاصم سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 160، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، باب ماجاء فی الوتر علی الراحلۃ، جلد 2، صفحہ 76 (1200)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ سفر میں (فرض) نماز سے پہلے اور نہ اس کے بعد کچھ نماز (زمین پر) پڑھتے ہیں۔ فرمایا اے بھتیجے! میں اتنا عرصہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز سے پہلے اور نماز کے بعد نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر سے روایت نقل کی ہے کہ آپ سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے عمرہ کیا اور بیت اللہ شریف کا طواف کیا کہ کیا وہ صفا اور مروہ کی سعی سے پہلے اپنی بیوی سے حقوق زوجیت ادا کر سکتا ہے؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی پھر پڑھا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس کے پاس آیا۔ اس نے کہا میں نے نذر مانی ہے کہ میں اپنے آپ کو قربان کروں گا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اور وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ (الصافات) اور اسے مینڈھا ذبح کرنے کا حکم دیا۔

امام طیالسی، عبدالرزاق، امام بخاری، امام مسلم، ابن ماجہ اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے: جب ایک آدمی اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کرے تو یہ قسم ہے، تو وہ اس کا کفارہ ادا کرے اور اس آیت کی تلاوت کی۔ (1)

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے مصنف میں حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے ارادہ کیا کہ اس یمنی چادر کو استعمال کرنے سے منع کریں جسے پیشاب سے رنگا جاتا۔ تو ایک آدمی نے عرض کی: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا لباس پہنے ہوئے نہیں دیکھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیوں نہیں۔ آدمی نے کہا کیا اللہ تعالیٰ ارشاد نہیں فرماتا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے اسے ترک کر دیا۔ (2)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر حجر اسود پر جھکے، کہا میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھا ہوتا کہ آپ نے تجھے بوسہ دیا ہے اور تجھے سلام کیا ہے تو میں نہ تجھے سلام کرتا اور نہ تجھے چومتا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

امام احمد اور ابویعلی رحمہما اللہ نے حضرت یعلی بن امیہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی معیت میں طواف کیا۔ جب اس رکن کے پاس تھا جو دروازے کے قریب ہے جس کے قریب حجر اسود ہے، میں نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا تاکہ اسے بوسہ دوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طواف نہیں کیا؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا کیا تو نے آپ کو دیکھا کہ کوئی آپ کو بوسہ دے؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا اپنے آپ سے اس عمل کو دور کر دے کیونکہ رسول اللہ ﷺ میں تیرے لیے اسوۂ حسنہ ہے۔ (3)

1۔ صحیح بخاری، باب لم تحرم ما احل اللہ لک، جلد 3، صفحہ 375 (5160)، دار الفکر بیروت

2۔ مصنف عبدالرزاق، باب فی الثوب یصبغ بالبول، جلد 1، صفحہ 292 (1495)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ مسند ابویعلی، جلد 1، صفحہ 99 (177)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ حضرت عیسی بن عاصم رحمہ اللہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سفر میں دن کی نماز پڑھی۔ آپ نے بعض لوگوں کو نفل پڑھتے ہوئے دیکھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر میں نفل پڑھتا تو اپنی نماز کو ہی مکمل کرتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا۔ آپ بھی دن کو تسبیحات نہیں پڑھتے تھے۔ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا۔ آپ دن کو تسبیحات نہیں پڑھتے تھے۔ میں نے حضرت عمر کے ساتھ حج کیا۔ آپ دِن کو تسبیحات نہیں پڑھتے تھے۔ میں نے حضرت عثمان کے ساتھ حج کیا۔ آپ دن کو تسبیحات نہیں پڑھتے تھے۔ پھر حضرت ابن عمر نے کہا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔(1)

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾

''(منافقین کا حال آپ پڑھ چکے) اور جب ایمان والوں نے (کفار کے) لشکروں کو دیکھا تو (فرطِ جوش سے) پکار اٹھے یہ ہے وہ لشکر جس کا وعدہ ہم سے اللہ اور اس کے رسول نے فرمایا تھا اور سچ فرمایا تھا اللہ اور اس کے رسول نے اور دشمن کے لشکر جرار نے ان کے ایمان اور جذبہ تسلیم میں اور اضافہ کر دیا''۔

ابن جریر، ابن مردویہ اور بیہقی نے دلائل میں حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے: جب مومنوں نے احزاب کو دیکھا کہا اللہ تعالیٰ نے انہیں سورۂ بقرہ میں فرمایا اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ (البقرہ: 214) جب غزوۂ خندق کے موقع پر احزاب کا مقابلہ کیا تو انہوں نے کہا یہ ہے وہ جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا۔ مومنوں نے اس کی تاویل کی۔ اس چیز نے مومنوں میں ایمان اور اطاعت کے علاوہ کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا۔(2)

امام جویبر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں: یہ آیت تحول سے پہلے نازل ہوئی اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ واقعہ کے وقوع سے پہلے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے جو خبر دی تھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اس میں سچے تھے۔

امام طیالسی، عبدالرزاق، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ میں اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ نازل فرمائی۔(3)

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا آزمائش نے ان میں اللہ تعالیٰ پر ایمان اور فیصلہ کو تسلیم کرنے کی صلاحیت کو اضافہ کیا۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى

1۔ مصنف عبدالرزاق، باب النافلۃ فی السفر، جلد 2، صفحہ 367 (4455)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 163، داراحیاء التراث العربی بیروت 3۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۫ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَ يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾

''اہل ایمان میں سے ایسے جوانمرد ہیں جنہوں نے سچا کر دکھایا جو وعدہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا۔ ان جوانمردوں سے کچھ تو اپنی نذر پوری کر چکے اور بعض (اس ساعت سعید کا) انتظار کر رہے ہیں۔ (جنگ کے مہیب خطرات کے باوجود) ان کے رویہ میں ذرا تبدیلی نہیں ہوئی۔ (اذن جہاد میں ایک حکمت یہ بھی ہے) کہ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اپنا وعدہ سچا کرنے والوں کو ان کے سچ کے باعث اور عذاب دے منافقوں کو اگر اس کی مرضی ہو یا ان کی توبہ قبول فرمائے۔ بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے''۔

امام عبد الرزاق، امام احمد، امام بخاری، امام ترمذی، امام نسائی، ابن ابی داؤد نے مصاحف میں، بغوی، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت زید بن ثابت رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: جب ہم نے مصاحف میں سے مصحف کو لکھا تو سورۂ احزاب کی ایک آیت نہ ملی جسے میں رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا۔ اس آیت کو میں نے صرف خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس پایا جس کی شہادت کو رسول اللہ ﷺ نے دو شہادتوں کے برابر قرار دیا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ تو میں نے اسے مصحف میں سورۂ احزاب میں ملا دیا۔ (1)

امام بخاری، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، اور ابو نعیم رحمہم اللہ نے المعرفہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت انس بن نضر کے حق میں نازل ہوئی۔ (2)

امام ابن سعد، امام احمد، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی، بغوی نے معجم میں، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، ابو نعیم نے حلیہ میں اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے میرے چچا حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک نہ ہوئے تو یہ چیز ان پر بڑی شاق گزری۔ کہا پہلا غزوہ جس میں رسول اللہ ﷺ حاضر ہوئے اور میں غائب رہا۔ اگر رسول اللہ ﷺ کی معیت میں اللہ تعالیٰ نے مجھے جنگ میں حاضر ہونے کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ میرے کارنامے دیکھ لے گا۔ وہ غزوۂ احد میں شریک ہوئے۔ انہیں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ملے۔ پوچھا اے ابو عمرو! کدھر؟ کہا جنت کی خوشبو کتنی پیاری ہے جو احد کی طرف سے آ رہی ہے۔ انہوں نے جنگ کی یہاں تک کہ شہید ہوئے ان کے جسم میں اسی سے اوپر زخم تھے۔ تلوار کے، نیزے کے اور تیر کے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ صحابہ کا خیال تھا کہ یہ آیت ان کے اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ (3)

1۔ صحیح بخاری، جلد 3، صفحہ 245 (4683)، دار الفکر بیروت
2۔ ایضاً (4682)
3۔ سنن ترمذی مع عارضۃ الاحوذی، جلد 12، صفحہ 56 (3200)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

امام حاکم (جب کہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے)، امام نسائی، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور ابونعیم رحمہم اللہ نے المعرفہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ان کے چچا غزوۂ بدر سے غیر حاضر رہے۔ تو کہا میں اس پہلی جنگ سے غیر حاضر رہا جو نبی کریم ﷺ نے مشرکین سے کی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرکوں کے ساتھ جنگ کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ دکھادے گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ جب غزوۂ احد ہوا تو مشرک غالب آ گئے۔ تو انہوں نے کہا اے اللہ! جو یہ مشرک لائے ہیں میں اس سے تیری بارگاہ میں برأت کا اظہار کرتا ہوں اور صحابہ نے جو کچھ کیا ہے اس بارے میں تیری بارگاہ میں عذر پیش کرتا ہوں۔ پھر آگے بڑھے تو انہیں حضرت سعد ملے اور کہا اے بھائی! جو تو نے کیا میں تیرے ساتھ تھا جو تو نے کارنامہ کیا میں وہ نہ کروں گا۔ ان کے جسم میں اسی سے اوپر زخم پائے گئے، تلوار کے، نیزے کے اور تیر کے۔ ہم کہا کرتے تھے آپ کے اور آپ کے صحابہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

حاکم (حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) جب کہ امام ذہبی نے اس پر اعتراض کیا ہے اور بیہقی نے دلائل میں حضرت ابوہریرہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوۂ احد سے واپس ہوئے تو حضرت مصعب بن عمیر کے پاس سے گزرے جب کہ وہ شہید ہو چکے تھے۔ حضور ﷺ ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور ان کے حق میں دعا کی۔ پھر اس آیت کی تلاوت کی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ پھر فرمایا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ لوگ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں گواہ ہوں گے۔ ان کے پاس آیا کرو اور ان کی زیارت کیا کرو۔ اللہ کی قسم! جو قیامت تک ان کو سلام کہے گا یہ اس کو جواب دیں گے۔ (1)

امام حاکم (حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) اور بیہقی رحمہما اللہ نے دلائل میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ احد سے فارغ ہوئے تو آپ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جب کہ وہ راستہ میں شہید پڑے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی۔ (2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت خباب کے واسطہ سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔

امام ابن ابی عاصم، امام ترمذی (جب کہ ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے)، ابویعلی، ابن جریر، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ نے ایک جاہل بدو سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھو مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ کا مصداق کون ہے؟ صحابہ کرام حضور ﷺ سے سوال کرنے کی جرأت نہ کرتے تھے۔ صحابہ آپ کی تعظیم کرتے اور آپ سے ڈرتے تھے۔ اعرابی نے آپ سے عرض کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اعراض کیا۔ اس نے پھر سوال کیا۔ حضور ﷺ نے پھر اعراض کیا پھر میں مسجد کے دروازے سے گزر رہا تھا، پوچھا سائل کہاں ہے؟ بدو نے کہا میں۔ فرمایا یہ ان لوگوں میں سے ہے جو مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ کا مصداق ہیں۔ (3)

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ احد

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 271 (2977)، دارالکتب العلمیہ بیروت
2۔ ایضاً، مناقب قتل یوم احد، جلد 3، صفحہ 221 (4905)
3۔ سنن ترمذی مع عارضۃ الاحوذی، کتاب المناقب، جلد 13، صفحہ 148 (3742)، دارالکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

سے واپس تشریف لائے، منبر پر جلوہ افروز ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی، پھر اسی آیت کی تلاوت کی۔ ایک آدمی اٹھا، عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ اس آیت کا مصداق کون لوگ ہیں؟ میں (حضرت طلحہ) آیا۔ فرمایا اے سائل! یہ ان لوگوں میں سے ہے۔(1)

امام ترمذی، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: طلحہ ان لوگوں میں سے ہے۔(2)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت طلحہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور ﷺ نے فرمایا طلحہ ان میں سے ہے جو اس آیت کا مصداق ہیں۔(3)

امام سعید بن منصور، ابو یعلی، ابن منذر، ابو نعیم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے یہ بات خوش کرے کہ وہ ایسے آدمی کو زمین پر چلتے ہوئے دیکھے جو اس آیت قَضٰى نَحْبَهٗ کا مصداق ہے تو وہ حضرت طلحہ کو دیکھے۔(4)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔

امام ابن مندہ اور ابن عساکر نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، کہا اے طلحہ! تو ان لوگوں میں سے ہے جو اس آیت کا مصداق ہیں۔

امام ابو الشیخ اور ابن عساکر رحمہما اللہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ صحابہ نے کہا ہمیں حضرت طلحہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ آدمی ہے جس کے بارے میں کتاب اللہ نازل ہوئی۔ حضرت طلحہ ان لوگوں میں سے ہیں جو اس آیت کا مصداق ہیں۔ آنے والے وقت میں ان پر کوئی حساب نہیں ہوگا۔

امام سعید بن منصور اور ابن انباری رحمہما اللہ نے مصاحف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ آپ پڑھتے فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَ آخَرُوْنَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اس کا معنی ہے: ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے وعدہ کے مطابق موت قبول کر لی اور کچھ ایسے ہیں جو انتظار کر رہے ہیں۔(5)

امام طستی رحمہ اللہ نے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان قَضٰى نَحْبَهٗ کے بارے میں پوچھا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا وہ وقت مقررہ جو اللہ تعالیٰ نے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 67-166، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ سنن ترمذی مع عارضۃ الاحوذی، کتاب المناقب، جلد 13، صفحہ 147 (3740)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 450 (3557)، دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ مسند ابو یعلی، جلد 4، صفحہ 272 (4877)، دار الکتب العلمیہ بیروت

5۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 165

marfat.com
Marfat.com

اس کے لیے مقدر کیا۔ پوچھا کیا عرب اسے پہچانتے ہیں؟ فرمایا ہاں کیا تو نے لبید کا قول نہیں سنا۔

اَلَا تَسْأَلَانِ الْمَرْءَ مَاذَا يُحَاوِلُ أَنَحْبٌ فَيُقْضَى أَمْ ضَلَالٌ وَّ بَاطِلُ

''کیا تم دونوں اس آدمی سے نہیں پوچھو گے کہ اس نے کیا قصد کیا، کیا یہ ایسا وقت ہے جس کا فیصلہ ہو چکا یا گمراہی اور باطل ہے''۔

امام فریابی، سعید بن منصور، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ نَحْبَهٗ کا معنی اس کا وعدہ ہے۔ ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو اس دن کا انتظار کر رہے ہیں جس میں جہاد ہو تو وہ جنگ کرنے کا وعدہ پورا کرے یا جنگ میں شرکت کا وعدہ پورا کرے۔(1)

امام احمد، امام بخاری اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت سلیمان بن صرد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خندق کے روز فرمایا: اب ہم ان پر حملہ کریں گے، وہ ہم پر حملہ نہیں کریں گے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ غزوۂ خندق کے دن ہم ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز نہ پڑھ سکے۔ یہاں تک کہ عشاء کا وقت شروع ہونے کے بعد کچھ وقت گزر گیا تھا کہ ہمیں گنجائش ملی تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال کو حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی تو حضور ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی جیسے وہ پہلے نماز پڑھاتے تھے۔ پھر اقامت کہی تو حضور ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی جیسے پہلے نماز پڑھاتے تھے۔ پھر انہوں نے مغرب کے لیے اقامت کہی تو حضور ﷺ نے یہ نماز پڑھائی جیسے پہلے پڑھایا کرتے تھے۔ پھر عشاء کی اقامت کہی تو حضور ﷺ نے یہ نماز پڑھائی جیسے پہلے پڑھایا کرتے تھے۔ یہ صلوۃ خوف کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے: فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا (البقرۃ:239)(3)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت عیسی بن طلحہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے جب کہ حاکم رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے: میں حضرت ام المومنین اور عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عائشہ بنت طلحہ اپنی ماں اسماء سے کہہ رہی تھی میں تجھ سے بہتر ہوں اور میرا باپ تیرے باپ سے بہتر ہے۔ اسماء اسے برا بھلا کہنے لگی اور کہتی تو مجھ سے بہتر ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا میں تمہارے درمیان فیصلہ نہ کروں؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو آگ سے آزاد ہے۔ اسی دن سے ان کا لقب عتیق ہو گیا۔ پھر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ۔(4)

امام ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے عبداللہ بن لہف کی سند سے انہوں نے اپنے باپ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 164، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ صحیح بخاری، باب غزوۃ الخندق، جلد 3، صفحہ 44 (4032)، دار الفکر بیروت 3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 168
4۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 450 (3557)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

سے یہ قول نقل کیا ہے کہ نحبہ سے مراد نذر ہے۔ شاعر نے کہا:

قَضَتْ مِنْ يَثْرِبَ نَحْبَهَا فَاسْتَمَرَّتْ

''اس نے یثرب سے اپنی نذر پوری کی اور سفر جاری رکھا''۔(1)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ معنی نقل کیا ہے کہ ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو تصدیق اور ایمان پر فوت ہوئے۔ کچھ انتظار کر رہے ہیں۔ انہوں نے منافقوں کی طرح تبدیلی نہیں کی۔

ابن جریر نے قتادہ سے یہ قول نقل کیا ہے: جو صدق و وفا پر فوت ہوئے اور کچھ وہ ہیں جو اپنی طرف سے صدق و وفا کا انتظار کر رہے ہیں۔ انہوں نے شک نہیں کیا نہ اپنے دین میں تردد کیا اور نہ ہی اس کو کسی اور دین سے بدلا۔ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ انہیں نفاق سے توبہ کے ذریعے نکالے یہاں تک کہ وہ مر جائیں۔ وہ نفاق سے توبہ کرنے والے ہوں تو انہیں بخش دیا جائے۔(2)

وَ رَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾

''اور (ناکام) لوٹا دیا اللہ تعالیٰ نے کفار کو درآنحالیکہ اپنے غصے میں (پیچ و تاب کھا رہے) تھے۔ (اس لشکر کشی سے) انہیں کوئی فائدہ نہ ہوا اور بچا لیا اللہ نے مومنوں کو جنگ سے اور اللہ تعالیٰ بڑا طاقتور، ہر چیز پر غالب ہے''۔

فریابی، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا کا معنی الْاَحْزَابُ نقل کیا ہے۔(3)

ابن ابی حاتم نے سدی سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سے مراد ابوسفیان اور اس کے ساتھی ہیں۔ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا انہوں نے حضور ﷺ اور آپ کے صحابہ پر فتح نہیں پائی۔ اللہ تعالیٰ کافی ہے یعنی بغیر جنگ کے ہوا کے ساتھ ہی وہ شکست کھا گئے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے قتادہ سے وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ کی یہ تفسیر نقل کی ہے: اپنی طرف سے لشکروں اور اس ہوا کے ذریعے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر بھیجی اللہ تعالیٰ کافی ہے، اللہ تعالیٰ اپنے امر میں قوی اور انتقام میں غالب ہے۔(4)

امام ابن سعد نے سعید بن مسیب سے روایت نقل کی ہے کہ جب غزوۂ احزاب ہوا تو حضور ﷺ اور آپ کے صحابہ دس راتوں سے زیادہ محصور رہے یہاں تک کہ ہر صحابی کو مصیبت پہنچی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے اللہ! میں تجھے تیرے عہد اور وعدہ کا واسطہ دیتا ہوں، اے اللہ! اگر تو چاہے تو تیری عبادت نہ کی جائے۔ اسی اثناء میں ان کے پاس نعیم بن مسعود اشجعی آیا۔ دونوں (مومن و کافر) گروہ اس پر اعتماد کرتے تھے۔ وہ لوگوں سے علیحدہ ہو گیا تو تمام لشکر بغیر جنگ کے واپس چلے گئے۔(5)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب غزوۂ احزاب کا موقع تھا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں واپس کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کی عزتوں کی محافظت کون کرے گا؟ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے کہا میں یا رسول اللہ! ﷺ فرمایا۔ تو شعر اچھا کہتا ہے۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 165
2۔ ایضاً، جلد 21، صفحہ 165,67
3۔ ایضاً، جلد 21، صفحہ 168
4۔ ایضاً، جلد 21، صفحہ 168,69
5۔ طبقات ابن سعد، باب غزوۃ الخندق، جلد 2، صفحہ 73، دار صادر بیروت

marfat.com
Marfat.com

حضرت حسان نے کہا یا رسول اللہ ﷺ فرمایا ہاں۔ تو ان کی ہجو کر، ان کے خلاف روح القدس تیری مدد کرے گا۔

امام ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذریعے کافی ہوگا۔

وَ اَنْزَلَ الَّذِیْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَیَاصِیْهِمْ وَ قَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ وَ تَاْسِرُوْنَ فَرِیْقًا ﴿۲۶﴾ وَ اَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَ دِیَارَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ وَ اَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ﴿۲۷﴾

''اہل کتاب سے جن لوگوں نے کفار کی امداد کی تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے قلعوں سے اتار لیا اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ ایک گروہ کو تم قتل کر رہے ہو اور دوسرے گروہ کو قیدی بنا رہے ہو اور اس نے وارث بنا دیا تمہیں ان کی زمینوں، ان کے مکانوں اور ان کے مال و متاع کا اور وہ ملک بھی تمہیں دے دیئے جہاں تمہارے قدم ابھی نہیں پہنچے اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے''۔

امام فریابی، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ سے مراد بنو قریظہ اور صَیَاصِیْهِمْ سے مراد ان کے محلات ہیں۔ (1)

امام ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ مِنْ صَیَاصِیْهِمْ سے مراد ان کے قلعے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اہل کتاب سے مراد بنو قریظہ ہیں جنہوں نے ابوسفیان کی مدد کی، اسے سامان و رسد بہم پہنچایا، ان کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان جو معاہدہ تھا اسے توڑ دیا۔ نبی کریم ﷺ حضرت زینب بنت جحش کے ہاں تشریف فرما تھے۔ اپنا سر مبارک دھو رہے تھے۔ ابھی نصف دھویا تھا کہ جبرئیل امین تشریف لائے۔ عرض کی اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے، فرشتوں نے چالیس دنوں سے اپنا اسلحہ نہیں اتارا۔ بنو قریظہ کی طرف چلو۔ بے شک میں نے ان کی میخیں توڑ دی ہیں ان کے دروازے کھول دیئے ہیں اور انہیں تباہی و بربادی میں چھوڑ آیا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے، ان کا محاصرہ کر لیا اور انہیں یوں بلایا اے بندرو! انہوں نے جواب میں کہا اے ابو القاسم! تو تو فحش گوئی کرنے والا نہیں تھا۔ وہ اپنے قلعوں سے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر اتر آئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قوم اور ان کے درمیان دوستی کا معاہدہ تھا۔ انہیں امید تھی کہ انہیں محبت آ لے گی۔ ابولبابہ نے انہیں اشارہ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 169، داراحیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

سے بتادیا تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ (الانفال:27) حضرت سعد بن معاذ نے ان کے درمیان یہ فیصلہ کیا کہ ان کے جنگجوؤں کو قتل کر دیا جائے، ان کے بچوں کو قیدی بنالیا جائے اور ان کی جائدادیں مہاجرین کے لیے ہوں گی، انصار کو نہیں ملیں گی۔ حضرت سعد کی قوم نے کہا انہوں نے مہاجرین کو جائداد میں ہم پر ترجیح دی تو حضرت سعد نے کہا تم جائیداد والے ہو گے۔ کیونکہ مہاجرین کی کوئی جائداد نہ تھی ہمارے سامنے یہ بات بھی ذکر کی گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا تم میں اللہ کا حکم جاری ہو چکا۔(1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ حضرت جبرئیل امین کے ذریعے ان کے دل میں رعب ڈال دیا۔ فَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ جن کی گردنوں کو اڑا دیا گیا وہ چار سو جنگجو تھے، وہ سب کے سب قتل کر دیئے گئے۔ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِیْقًا جنہیں گرفتار کیا گیا ان کی تعداد سات سو تھی۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن زید رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِیَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ تمہیں بنو قریظہ اور بنو نضیر جو اہل کتاب ہیں، ان کی زمینوں، گھروں اور اموال کا مالک بنا دیا گیا۔ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا یعنی خیبر جو قریظہ کے علاقوں کے بعد فتح ہوئی۔

عبدالرزاق، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ سے وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ ہم کہا کرتے تھے کہ ارض سے مراد مکہ مکرمہ ہے حضرت حسن بصری نے فرمایا ارض سے مراد روم، ایران اور جو علاقے فتح ہوئے وہ ہیں۔(2)

امام فریابی، سعید بن منصور اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا کے متعلق یہ قول نقل کیا ہے: لوگ خیال کرتے تھے کہ اس سے مراد خیبر ہے۔ میرا خیال ہے اس سے مراد تمام وہ علاقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ہاتھوں فتح کرایا یا جسے وہ قیامت تک فتح کرنے والے ہیں۔

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ غزوۂ خندق مدینہ طیبہ میں ہوا۔ ابو سفیان بن حرب، اس کے ساتھی، کنانہ میں سے اس کے ساتھی عیینہ بن حصن اور غطفان میں سے اس کے پیروکار، طلیحہ اور بنو اسد میں سے اس کے پیروکار، ابو اعور اور بنو سلیم میں سے اس کے پیروکار اور بنو قریظہ نے حصہ لیا۔ بنو قریظہ اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان عہد تھا انہوں نے اس عہد کو توڑ دیا اور مشرکوں کی مدد کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں آیت وَاَنْزَلَ الَّذِیْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَیَاصِیْهِمْ نازل کی۔ جبرئیل امین اور آپ کے ساتھ ہوا آئی۔ جب ہوا چلی تو حضرت جبرئیل امین نے تین بار کہا تمہیں بشارت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر ہوا کو بھیج دیا، اس نے ان کے خیموں کو پھاڑ دیا، ہنڈیوں کو الٹ دیا۔ لوگ دفن ہو گئے اور میخیں ٹوٹ گئیں۔ وہ بھاگ گئے۔ کوئی ایک دوسرے کی طرف متوجہ تک نہیں ہوتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا (الاحزاب:9)(3)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 169، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ ایضاً، جلد 21، صفحہ 174

3۔ طبقات ابن سعد، باب غزوۃ الخندق، جلد 2، صفحہ 71، دار صادر بیروت

marfat.com
Marfat.com

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے: میں غزوۂ خندق کے موقع پر نکلی۔ میں لوگوں کے پیچھے پیچھے رہتی۔ اچانک کیا دیکھتی ہوں کہ میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس ہوں۔ انہیں ایک قریشی نے تیر مارا تھا جسے ابن عرقہ کہتے جوان کے اکحل (فصد والی رگ) میں جا لگا اور اس رگ کو کاٹ دیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی، عرض کی اے اللہ! مجھے موت عطا نہ کر یہاں تک کہ بنو قریظہ سے میری آنکھ ٹھنڈی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں پر ہوا بھیج دی اس کے بارے میں فرمایا وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ابو سفیان اور اس کے ساتھی تہامہ پہنچ گئے۔ عیینہ بن بدر اور اس کے ساتھی نجد پہنچ گئے۔ بنو قریظہ واپس آ گئے اور اپنے قلعوں میں بند ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ کی طرف لوٹے اور چمڑے کا ایک خیمہ لگانے کا حکم دیا جو مسجد میں ہی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لیے لگا دیا گیا۔ حضرت عائشہ نے کہا جبرئیل امین آئے، ان کے دانتوں پر غبار کی میل پڑی ہوئی تھی۔ کہا آپ نے اسلحہ اتار دیا اللہ کی قسم! فرشتوں نے تو ابھی تک ہتھیار نہیں اتارے۔ بنو قریظہ کی طرف نکلو اور ان سے جنگ کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زرہ پہنی اور لوگوں میں کوچ کا اعلان کرایا۔ حضور ﷺ بنو قریظہ کے پاس گئے اور پچیس دن تک ان کا محاصرہ کیے رکھا۔ جب محاصرہ سخت ہو گیا اور مصیبت شدید ہو گئی تو انہیں کہا گیا رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ پر نیچے اتر آؤ۔ انہوں نے کہا ہم سعد بن معاذ کے فیصلہ پر نیچے اترتے ہیں۔ وہ نیچے اتر آئے اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا۔ آپ کو گدھے پر لایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان میں فیصلہ کرو۔ حضرت سعد نے کہا میں ان میں فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے جنگجوؤں کو قتل کر دیا جائے، ان کے بچوں کو گرفتار کر لیا جائے اور ان کے مال تقسیم کر لیے جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے ان کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا۔(1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت موسیٰ بن عقبہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غزوۂ خندق اور بنو قریظہ کے بارے میں انتیس آیتیں نازل فرمائیں جن کا آغاز يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ (احزاب:9) سے ہوتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

''اے نبی مکرم! آپ فرما دیجئے اپنی بیبیوں کو کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی آرائش (و آسائش) کی خواہاں ہو تو

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب غزوۃ الخندق، جلد 7، صفحہ 373 (36796)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

marfat.com
Marfat.com

آؤ تمہیں مال ومتاع دے دوں اور پھر تمہیں رخصت کردوں بڑی خوبصورتی کے ساتھ اور اگر تم چاہتی ہو اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دار آخرت کو تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھا ہے ان کے لیے جو تم میں سے نیکوکار ہیں اجر عظیم۔ اے نبی کریم کی بیبیو! جس کسی نے تم میں سے کھلی ہوئی بے ہودگی کی تو اس کے لیے عذاب کو دو چند کر دیا جائے گا اور ایسا کرنا اللہ تعالیٰ پر بالکل آسان ہے"۔

امام احمد، امام مسلم، امام نسائی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ ابوزبیر کے واسطہ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے تا کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کی اجازت طلب کریں جب کہ لوگ حضور ﷺ کے دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جب کہ نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے۔ آپ کو اجازت نہ ملی۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں کو اجازت مل گئی۔ یہ دونوں داخل ہوئے تو حضور ﷺ تشریف فرما تھے اور آپ کے اردگرد آپ کی ازواج مطہرات تھیں جب کہ رسول اللہ ﷺ خاموش تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی میں رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کرتا ہوں۔ ممکن ہے آپ مسکرا دیں۔ حضرت عمر نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ اگر میں یہ دیکھوں کہ بنت زید (حضرت عمر کی بیوی) مجھ سے ابھی نفقہ کا سوال کرے تو میں اس کی گردن مروڑ دوں۔ نبی کریم ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ میرے اردگرد بیٹھی ہیں اور مجھ سے نفقہ کا سوال کر رہی ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق حضرت عائشہ کی طرف اٹھے تا کہ انہیں ماریں اور حضرت عمر حضرت حفصہ کی طرف اٹھے۔ دونوں کہہ رہے تھے تم نبی کریم ﷺ سے وہ سوال کرتی ہو جو رسول اللہ کے پاس نہیں ہے۔ دونوں کو حضور ﷺ نے منع کر دیا۔ حضور ﷺ کی ازواج نے عرض کی اللہ کی قسم! اس مجلس کے بعد ہم رسول اللہ ﷺ سے ایسی بات کا سوال نہیں کریں گی جو رسول اللہ ﷺ کے پاس نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اختیار کا حکم نازل فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ سے گفتگو کا آغاز کیا۔ فرمایا میں تجھ سے ایک ایسی بات کرنے والا ہوں، میں اسے پسند نہیں کرتا کہ تو اس میں جلدی کرے یہاں تک کہ تو اپنے والدین سے اس بارے میں مشورہ کرے۔ حضرت عائشہ نے عرض کی وہ کیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ حضرت عائشہ صدیقہ نے عرض کی کیا میں آپ کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں گی؟ بلکہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو پسند کرتی ہوں اور یہ بھی عرض کرتی ہوں کہ جن عورتوں کے بارے میں آپ کو اختیار دیا گیا ہے کسی سے اس کا ذکر نہ کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے کسی کی لغزش کی جستجو کرنے والا بنا کر مبعوث نہیں کیا (بطریق تلبیس سوال کرنے والا) بلکہ مجھے معلم اور مبشر بنا کر مبعوث کیا گیا ہے۔ جن عورتوں کے بارے میں مجھے اختیار دیا گیا ہے ان میں سے جو بھی مجھ سے سوال کرے گی میں اسے وہ دے دوں گا۔ (1)

امام ابن سعد نے حضرت ابوسلمہ حضرمی سے روایت نقل کی ہے کہ میں حضرت ابوسعید خدری اور حضرت جابر بن عبداللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، وہ دونوں باتیں کر رہے تھے۔ حضرت جابر کی بینائی جاتی رہی تھی۔ ایک آدمی آیا، وہ بیٹھ گیا۔ پھر پوچھا، اے ابو

1۔ مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ 328، دار صادر بیروت

marfat.com
Marfat.com

عبداللہ! مجھے عروہ بن زبیر نے تیری طرف بھیجا ہے، میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے کیوں علیحدگی اختیار کی تھی؟ حضرت جابر نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک رات ہمیں اس حال میں چھوڑا کہ آپ نماز کے لیے باہر تشریف نہ لائے۔ اگلی پچھلی مصیبتوں نے ہمیں اپنی گرفت میں لے لیا۔ ہم آپ کے دروازے پر اکٹھے ہو گئے۔ آپ ہماری گفتگو سن رہے تھے، ہماری جگہ کو جانتے تھے۔ ہم طویل وقت تک بیٹھے رہے، نہ آپ نے ہمیں اندر آنے کی اجازت دی اور نہ ہی آپ ہماری طرف باہر نکلے۔ ہم نے کہا رسول اللہ ﷺ تمہارے بیٹھنے سے آگاہ ہیں۔ اگر آپ اجازت دینے کا ارادہ رکھتے تو اجازت دے دیتے۔ اس لیے چلے جاؤ، آپ کو اذیت نہ دو۔ سب لوگ چلے گئے۔ صرف حضرت عمر وہیں رہے۔ وہ کھانستے، باتیں کرتے اور اجازت طلب کرتے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ حضرت عمر نے کہا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اپنا ہاتھ اپنی رخسار پر رکھے ہوئے تھے۔ جس سے میں آپ کی پریشانی بھانپ گیا۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان! یا رسول اللہ! ﷺ کس چیز نے آپ کو پریشان کر دیا۔ صحابہ کو کیا ہوا جو آپ کی زیارت سے محروم ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا اے عمر! ان عورتوں نے مجھ سے ایسی چیز کا سوال کیا ہے جو میرے پاس نہیں ہے۔ اسی وجہ سے مجھے وہ دکھ پہنچا ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ میں نے جمیلہ بنت ثابت کو ایسا طمانچہ مارا جس سے اس کا رخسار زمین پر جا لگا۔ وجہ یہ تھی کہ اس نے مجھ سے اس چیز کا سوال کیا تھا جو میرے پاس نہیں تھی۔ یا رسول اللہ! ﷺ آپ سے تو اللہ کا وعدہ ہے وہ تنگی کے بعد آسانی لانے والا ہے۔ حضرت عمر نے کہا میں لگاتار رسول اللہ ﷺ سے باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی طبیعت سے انقباض کچھ کم ہوا ہے۔ میں باہر نکلا، حضرت ابوبکر صدیق سے ملا۔ میں نے تمام بات ان سے عرض کی۔ حضرت ابوبکر صدیق حضرت عائشہ کے پاس گئے۔ فرمایا تو خوب جانتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تم سے کوئی چیز ذخیرہ نہیں رکھتے۔ رسول اللہ ﷺ سے اس چیز کا سوال نہ کیا کرو جو آپ کے پاس نہ ہو۔ اپنی ضرورت دیکھو تو مجھ سے کہہ دیا کرو۔ حضرت عمر حضرت حفصہ کے پاس گئے۔ حضرت عمر نے بھی حضرت حفصہ سے ایسی ہی بات کہی۔ پھر باری باری حضرات امہات المومنین کے پاس گئے اور ان سے ایسی ہی باتیں کرتے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی **يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا** سراح سے مراد متعہ طلاق ہے یعنی انہیں اچھی طرح طلاق دے دو۔

رسول اللہ ﷺ چلے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے گفتگو کا آغاز کیا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اختیار دوں کہ چاہو تو اللہ، اس کے رسول ﷺ اور دار آخرت کو پسند کر لو۔ چاہو تو دنیا اور اس کی زینت پسند کر لو۔ میں نے گفتگو کا آغاز تجھ سے کیا ہے، میں تجھے اختیار دیتا ہوں۔ حضرت عائشہ نے عرض کی کیا آپ نے مجھ سے پہلے بھی کسی سے گفتگو کی ہے؟ فرمایا نہیں۔ عرض کی میں اللہ، اس کے رسول ﷺ اور دار آخرت کو پسند کرتی ہوں۔ عرض کی اسے مجھ تک مخفی رکھیں، کسی اور عورت سے اس کا اظہار نہ کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلکہ میں انہیں ضرور خبر دوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سب کو خبر دی، حضور ﷺ نے انہیں دنیا و آخرت میں اختیار دیا، کہا تم آخرت کو پسند کرتی ہو یا دنیا کو، فرمایا وَ

marfat.com
Marfat.com

اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ازواج مطہرات نے اسے پسند کیا کہ وہ آپ کے بعد کسی سے شادی نہ کریں گی۔ پھر فرمایا یٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ یعنی کوئی بدکاری کرے تو اس کے لیے آخرت میں دگنا عذاب ہوگا اور جو تم میں سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے اور اچھے اعمال کرے تو اسے آخرت میں ہم دگنا ثواب دیں گے۔ ہم نے اس کے لیے عمدہ رزق تیار کر رکھا ہے یٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ (احزاب:32) مرض یعنی فجور ہو وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ (احزاب) یعنی وہ گھروں میں رہیں اپنے گھروں سے باہر نہ نکلیں اور دور جاہلیت کی زیب وزینت ظاہر نہ کریں بلکہ پردہ ڈالیں۔ پھر حضرت جابر نے کہا کیا بات ایسے نہیں ہے؟ کہا ایسے ہی ہے۔

امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی نے سنن میں حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس آئے، جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ اپنی ازواج مطہرات کو اختیار دیں۔ حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے گفتگو کا آغاز کیا۔ فرمایا میں تجھ سے ایک بات ذکر کرنے والا ہوں، تم جلدی نہ کرنا بلکہ اپنے والدین سے مشورہ کرنا۔ حضور ﷺ کو علم تھا کہ میرے والدین رسول اللہ ﷺ سے جدائی کی مجھے اجازت نہیں دیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمایا يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا۔ میں نے عرض کی اس میں سے کس بات کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں، میں اللہ، اس کے رسول ﷺ اور آخرت کو ترجیح دیتی ہوں۔ حضور ﷺ کی دوسری ازواج مطہرات نے بھی ایسا ہی کہا جیسے میں نے کہا تھا۔ (1)

امام ابن سعد عمرو بن سعید سے وہ اپنے باپ سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو اختیار دیا تو اس کا آغاز حضرت عائشہ سے کیا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تجھے اختیار دیا ہے۔ حضرت عائشہ نے عرض کی میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اختیار کرتی ہوں۔ پھر حضرت حفصہ کو اختیار دیا۔ تمام ازواج مطہرات نے یہی کہا ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اختیار کرتی ہیں، سوائے عامریہ کے۔ اس نے اپنی قوم کو اختیار کیا تھا۔ وہ بعد میں کہا کرتی تھی میں بد بخت ہوں۔ وہ مینگنیاں اٹھاتی اور انہیں بیچتی تھی۔ ازواج مطہرات کی خدمت میں حاضر ہوتی اور کہتی میں بد بخت ہوں۔ (2)

ابن سعد نے حضرت ابوحفصہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیویوں نے کہا: ہم سے بڑھ کر کوئی مہر والی عورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لیے غیرت کی۔ اپنے رسول کو حکم دیا کہ ان سے علیحدگی اختیار کر لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انتیس دن تک ان سے علیحدگی اختیار کر لی۔ پھر حکم دیا کہ انہیں اختیار دو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اختیار دیا۔ (3)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت ابوصالح رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ سب عورتوں نے رسول اللہ ﷺ کو اختیار کیا سوائے عامریہ کے وہ فاتر العقل تھی یہاں تک کہ وہ مرگئی۔ (4)

1۔ سنن ترمذی مع عارضۃ الاحوذی، جلد 12-11، صفحہ 59 (3204)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 191، دار صادر بیروت 3۔ ایضاً 4۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

امام ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم اٹھائی کہ آپ ایک ماہ تک ہم سے الگ رہیں گے۔ حضور ﷺ انتیس دن کی صبح کو میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ آپ نے یہ قسم نہ اٹھائی تھی کہ آپ ایک ماہ تک ہمارے پاس نہیں آئیں گے۔ فرمایا مہینہ اتنے اتنے دنوں کا ہوتا ہے۔ آپ تمام ہاتھ مارتے، پھر پیچھے کرتے۔ تیسری بار ایک انگلی بند کی۔ پھر فرمایا اے عائشہ! میں تم سے ایک بات کرنے والا ہوں، تم جلدی نہ کرنا یہاں تک کہ والدین سے مشورہ کرلو۔ حضور ﷺ کو ان کی صغر سنی کا اندیشہ تھا۔ میں نے عرض کی وہ کیا بات ہے یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا مجھے تمہارے بارے میں اختیار کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر اس آیت کی تلاوت کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ میں کس بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں بلکہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو پسند کرتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ یہ بات سن کر خوش ہو گئے۔ آپ کی ازواج مطہرات نے یہ بات سنی تو انہوں نے بھی یہی بات کی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو دنیا و آخرت میں سے ایک کے انتخاب کا اختیار دیا۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ اور حضرت حسن رحمہما اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو حکم دیا کہ آپ ازواج مطہرات کو دنیا اور آخرت، جنت اور جہنم میں اختیار دیں۔ حضرت حسن نے کہا انہوں نے دنیا کی کسی چیز کا مطالبہ کیا تھا۔ قتادہ نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک معاملہ میں غیرت کی تھی۔ ان دنوں رسول اللہ ﷺ کی نو بیویاں تھیں۔ پانچ قریش کی، حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان، حضرت سودہ بنت زمعہ، حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ اور حضرت صفیہ بنت حیی خیبر کی، حضرت میمونہ بنت حارث ہلال کی، حضرت زینب بنت جحش بنو اسد کی اور حضرت جویریہ بنت حارث بنو مصطلق کی۔ حضور ﷺ نے گفتگو کا آغاز حضرت عائشہ سے کیا۔ جب حضرت عائشہ نے اللہ، اس کے رسول ﷺ اور دار آخرت کو پسند کیا تو رسول اللہ ﷺ کے چہرے سے خوشی عیاں ہو گئی۔ تمام ازواج مطہرات نے ایسا ہی کیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں اختیار دے دیا اور انہوں نے اللہ، اس کے رسول ﷺ اور دار آخرت کو پسند کرلیا تو اس بات پر اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف کی فرمایا: لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ (احزاب:52) اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو ان پر ہی محدود کر دیا۔ یہ نو ازواج مطہرات تھیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو پسند کیا تھا۔(1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ وہ اپنی عورتوں کو اختیار دیں۔ تو حمیریہ کے علاوہ کسی نے بھی اپنے آپ کو اختیار نہ کیا۔

امام بیہقی نے سنن میں مقاتل بن سلیمان سے روایت نقل کی ہے کہ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ سے مراد نبی کریم ﷺ کی نافرمانی ہے۔ آخرت میں ان کے لیے دوگنا عذاب ہوگا۔ یہ عذاب دینا اللہ تعالیٰ پر آسان ہے اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 176، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

رسول ﷺ کی اطاعت کرے اور نیک عمل کرے تو ہم آخرت میں اسے ہر نماز، روزے، صدقہ، تکبیر اور تسبیح کے عوض دوگنا اجر دیں گے۔ ایک نیکی کی جگہ بیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ **کَرِیْمًا** کا معنی حسن ہے۔ **رِزْقًا کَرِیْمًا** سے مراد جنت ہے۔(1)

امام عبدالرزاق، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے قتادہ سے **ضِعْفَیْنِ** کا یہ معنی نقل کیا ہے "دنیا اور آخرت کا عذاب"(2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ان کے عذاب کو دگنا کیا جائیگا اور جس نے ان پر جھوٹی تہمت لگائی اس پر بھی دگنی حد ہوگی۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ربیع بن انس رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ گناہ کے بارے میں انبیاء کے خلاف گواہی تبعین سے سخت ہوتی ہے۔ علماء کے خلاف گواہی دوسرے لوگوں کے خلاف گواہی سے سخت ہوتی ہے۔ نبی کی بیویوں کے خلاف گواہی دوسری عورتوں کے خلاف گواہی سے سخت ہوتی ہے۔ فرمایا تم میں سے جس نے نافرمانی کی تو مومنوں کی عورتوں سے انہیں دگنا عذاب دیا جائیگا۔

وَ مَنْ یَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا مَرَّتَیْنِ ۙ وَ اَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِیْمًا ﴿۳۱﴾ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾

"اور جو تم میں سے فرماں بردار بنی رہی اللہ اور اس کے رسول کی اور نیک عمل کرتی رہی تو ہم اس کو اس کا اجر بھی دو چند دیں گے اور ہم نے اس کے لیے عزت والی روزی تیار کر رکھی ہے۔ اے نبی کی ازواج (مطہرات)! تم نہیں ہو دوسری عورتوں میں سے کسی عورت کی مانند اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو۔ پس ایسی نرمی سے بات نہ کرو کہ طمع کرنے لگے وہ (بے حیا) جس کے دل میں روگ ہے اور گفتگو کرو تو باوقار انداز سے کرو"۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے: **وَ مَنْ یَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تَعْمَلْ صَالِحًا** کا معنی ہے تم میں سے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے طاعت کے ذریعے نیک کام کرے۔

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے: یعنی تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور روزہ و نماز پڑھے۔(3)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ابوامامہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار قسم کے لوگ

1۔ سنن کبریٰ از بیہقی، جلد 7، صفحہ 73، دار الفکر بیروت
2۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 37 (2335)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 198، دار صادر بیروت

marfat.com
Marfat.com

ایسے ہیں جنہیں دگنا درجہ دیا جاتا ہے، ان میں سے رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات ہیں۔(1)

ابن ابی حاتم نے جعفر بن محمد سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ کی ازواج مطہرات ثواب وعتاب میں ہماری طرح ہیں۔

امام عبدالرزاق، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ تم اس امت کی عورتوں جیسی نہیں ہو۔(2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ تم نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات ہو، اس کے ساتھ ساتھ تم نبی کریم ﷺ کا دیدار کرتی ہو اور وحی کو دیکھتی ہو جو آسمان سے آتی ہے۔ تم دوسری عورتوں کی بنسبت تقویٰ کی زیادہ مستحق ہو۔ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ وہ بے حیائی کی باتیں نہ کریں۔ جس کے دل میں مرض ہے وہ بدکاری کی تہمت لگا دے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سدی سے فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ رفث کے بارے میں گفتگو نہ کرو۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ وہ گفتگو میں مردوں کو رخصت نہ دیں اور نہ ہی بے حیائی والی بات کریں۔(3)

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے مرض کا معنی بدکاری کی شہوت لیا ہے۔

امام طستی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فرمان فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ کے بارے میں بتایئے فرمایا اس کا معنی فجور اور زنا ہے۔ پوچھا کیا عرب اسے پہچانتے ہیں؟ فرمایا ہاں کیا تو نے اعشیٰ کو کہتے ہوئے نہیں سنا:

حَافِظٌ لِّلْفَرْجِ رَاضٍ بِالتُّقٰى لَيْسَ مِمَّنْ قَلْبُهٗ فِيْهِ مَرَضْ

''شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا اور تقویٰ پر راضی ہے یہ ان لوگوں میں سے نہیں جس میں فسق وفجور پایا جائے''۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت زید بن علی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: مرض کی دو قسمیں ہیں: ایک بدکاری کا مرض اور دوسرا نفاق کا مرض۔

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ مرض سے مراد بدکاری ہے: وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا یعنی ایسا ظاہر کلام جس میں کسی کی طمع نہ ہو۔(4)

امام ابن سعد نے محمد بن کعب سے یہ قول نقل کیا ہے: وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا یعنی ایسا کلام جس میں کسی کی طمع نہ ہو۔(5)

1۔ مجمع الزوائد، باب النکاح، جلد 1، صفحہ 477 (7351)، دار الفکر بیروت

2۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 38 (2339)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 6، دار احیاء التراث العربی بیروت

4۔ طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 198، دار صادر بیروت

5۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾

''اور ٹھہری رہو اپنے گھروں میں اور اپنی آرائش کی نمائش نہ کرو جیسے سابق دور جاہلیت میں رواج تھا اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اطاعت کیا کرو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی۔ اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے دور کردے پلیدی کو اے نبی کے گھر والو! اور تم کو پوری طرح پاک صاف کردے''۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت سودہ زوج النبی ﷺ سے کہا گیا آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ نہ حج کرتی ہیں اور نہ عمرہ کرتی ہیں جسطرح کہ دوسری ازواج مطہرات آتی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا میں نے حج بھی کیا ہے اور عمرہ بھی کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں گھر میں ہی رہوں۔ اللہ کی قسم! میں لوٹ آنے تک گھر سے نہیں نکلوں گی۔ اللہ کی قسم! وہ اپنے کمرے کے دروازے سے باہر نہ آئیں یہاں تک کہ وہاں سے آپ کا جنازہ نکالا گیا۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن سعد، عبداللہ بن احمد نے زوائد زہد میں اور ابن منذر نے مسروق سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب یہ آیت تلاوت کرتیں وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ تو رونے لگتیں یہاں تک کہ ان کی اوڑھنی تر ہو جاتی۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے سال یہ فرمایا تمام ازواج مطہرات حجاب کیا کرتی تھیں مگر حضرت زینب بنت جحش اور حضرت سودہ بنت زمعہ، یہ دونوں کہتیں اللہ کی قسم! جب سے ہم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے ہم سواری پر سوار نہیں ہوئیں۔

امام ابن ابی حاتم نے ام نائلہ سے روایت نقل کی ہے کہ ابو برزہ آئے اور اپنی ام ولد کو گھر میں نہ پایا لوگوں نے بتایا وہ مسجد کی طرف گئی ہوئی ہے۔ جب وہ واپس آئی تو بلند آواز سے اسے ڈانٹا۔ کہا اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو گھروں سے نکلنے سے منع کیا ہے انہیں حکم دیا ہے کہ وہ اپنے گھر میں رہیں، جنازہ کے ساتھ نہ جائیں، مسجد میں حاضر نہ ہوں اور جمعہ میں بھی حاضر نہ ہوں۔

امام ترمذی اور بزار رحمہما اللہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عورت پردہ میں رکھنے کی چیز ہے۔ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے۔ وہ اس وقت اپنے رب کی رحمت کے زیادہ قریب ہوتی ہے جب وہ گھر میں انتہائی پردہ کی جگہ میں ہوتی ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ عورتوں کو گھروں میں روکے رکھو کیونکہ عورتیں پردہ میں رکھنے والی چیزیں ہیں۔ عورت جب اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس پر جھانکتا ہے اور اسے کہتا ہے تو

marfat.com
Marfat.com

کسی کے پاس سے نہیں گزرتی مگر وہ تمہیں دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: عورتوں کے بارے میں کم لباس سے مدد لو۔ ان میں سے جب کسی کے کپڑے زیادہ ہوتے ہیں اور اس کی زینت زیادہ ہوتی ہے تو اسے باہر نکلنا اچھا لگتا ہے۔(2)

امام بزار نے حضرت انس سے روایت نقل کی ہے کہ عورتیں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ مرد اللہ کی راہ میں جہاد میں شریک ہو کر فضیلت لے گئے۔ ہمارا تو کوئی ایسا عمل نہیں جسے بجالا کر ہم مجاہدین کا درجہ پا سکیں؟ فرمایا تم میں سے جو اپنے گھر میں ٹھہری وہ ان مجاہدین کا درجہ پائے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، حاکم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ پہلا دور جاہلیت حضرت نوح اور حضرت ادریس علیہ السلام کے درمیان کا ہے۔ یہ ہزار سال پر محیط تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک خاندان میدانی علاقے میں رہتا اور دوسرا پہاڑوں میں رہتا۔ پہاڑوں میں رہنے والے مرد خوبصورت اور عورتیں بدصورت تھیں۔ میدانی علاقے کی عورتیں خوبصورت اور مرد بدصورت تھے۔ ابلیس ایک میدانی علاقے کے مرد کے پاس ایک لڑکے کی صورت میں آیا اور اپنے آپ کو اجرت پر اس کے حوالے کیا۔ یہ لڑکا اس کی خدمت کرتا تھا۔ ابلیس نے اس جیسی بانسری لی جیسے چرواہے بجاتے ہیں۔ وہ ایسی آواز لایا جیسی آواز لوگوں نے پہلے کبھی نہ سنی تھی۔ یہ آواز اس کے اردگرد والے لوگوں کو پہنچی۔ وہ اسے سننے کے لیے باری باری آتے۔ انہوں نے ایک عید کا دن مقرر کیا۔ سال میں وہ اس دن جمع ہوتے۔ عورتیں لوگوں کے لیے زیب وزینت کا اظہار کرتیں اور مرد عورتوں کے لیے ایسا ہی کرتے۔ پہاڑی علاقے کا ایک آدمی ان کی عید کے موقع پر اچانک ان کے پاس آیا۔ اس نے عورتوں اور ان کی خوبصورتی کو دیکھا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور اس بارے میں انہیں بتایا۔ وہ لوگ ان کے پاس آئے اور ان کے ہاں ٹھہرے۔ اس طرح ان عورتوں میں بے حیائی آئی۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ کا یہی مطلب ہے۔(3)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت حکم رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت آدم اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان آٹھ سو سال کا عرصہ حائل ہے۔ ان کی عورتیں انتہائی بدصورت اور ان کے مرد انتہائی خوبصورت تھے۔ عورت خواہش کرتی کہ مرد اس سے خواہشیں پوری کرے۔ یہ آیت انہیں کے متعلق نازل ہوئی۔(4)

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب نے حضرت ابن عباس سے پوچھا مجھے اس فرمان کے بارے میں بتاؤ جو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے لیے فرمایا: وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ کیا جاہلیت ایک کے علاوہ بھی ہے؟ حضرت ابن عباس نے کہا میں نے کوئی ایسا اولی نہیں جس کا آخرہ نہ ہو۔ حضرت عمر نے حضرت ابن عباس سے فرمایا کتاب اللہ سے

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی الغیرۃ، جلد 4، صفحہ 53 (17710)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
2۔ ایضاً (17711)
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 9، دار احیاء التراث العربی بیروت
4۔ ایضاً، جلد 22، صفحہ 8

marfat.com
Marfat.com

مجھے کوئی چیز بتاؤ جو اس کی تصدیق کرے۔ کہا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وَ جَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ (الحج:78) كَمَا جَاهَدْتُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ حضرت عمر نے پوچھا ہمیں کن سے جہاد کا حکم دیا گیا ہے؟ کہا بنو مخزوم اور بنو عبد شمس سے۔(1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے اس آیت کی تلاوت کی تو کہا کہ جاہلیت اولی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں تھی۔

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جاہلیت اولی سے مراد وہ زمانہ ہے جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور جاہلیت آخرہ وہ ہے جس میں حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔(2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ جاہلیت اولی سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کا زمانہ ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے امام شعبی رحمہ اللہ سے اس کی مثل روایت نقل کی ہے۔

امام ابن سعد اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے روایت نقل کی ہے کہ عورت گھر سے نکلتی اور مردوں کے درمیان چلتی۔(3)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے سنن میں حضرت ابو اذینہ صدفی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں میں سے سب سے بری تبرج کرنے والیاں ہیں۔ وہی منافقات ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی جنت میں داخل نہ ہوگی مگر اس کوے کی مانند جس کے پاؤں سفید ہوں۔(4)

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: جب تم اپنے گھروں سے نکلو اور چال ایسی ہو جس میں لچک اور ناز و ادا ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس چیز سے انہیں منع کیا۔(5)

امام ابن سعد، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن ابی نجیح رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ تبرج کا معنی تبختر ہے یعنی متکبرانہ چال چلنا۔(6)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مقاتل رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ تبرج سے مراد اوڑھنی کو سر سے اتارنا اور اسے سر پر نہ باندھنا ہے کہ وہ اس کے ہار، بالیوں اور گردن کو چھپاتے ہیں۔ سر سے اتارنے کی وجہ سے اس کی یہ سب چیزیں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ یہی تبرج ہے پھر مسلمان عورتوں میں بھی تبرج عام ہو گیا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے عورتوں سے بیعت لی تو ارشاد فرمایا لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ! ﷺ میں یہ خیال کرتی ہوں کہ آپ ہم پر شرط لگا رہے ہیں کہ ہم تبرج نہ کریں جبکہ فلاں عورت نے اس معاملہ میں میری مدد کی ہے (باری دی ہے) جبکہ اس کا

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 9، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 199، دار صادر بیروت
3۔ ایضاً، جلد 8، صفحہ 198
4۔ سنن کبری از بیہقی، جلد 7، صفحہ 82، دار الفکر بیروت
5۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 8
6۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

بھائی فوت ہو چکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جاؤ تم بھی ایسا کر آؤ۔ پھر میرے پاس آؤ اور بیعت کرو۔(1)

امام ابن ابی حاتم اور ابن عساکر عکرمہ کی سند سے وہ حضرت ابن عباس سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ارشاد باری تعالیٰ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کے حق میں نازل ہوا۔ حضرت عکرمہ نے کہا جو چاہے اس کا اطلاق اپنی اہل پر کرے۔ یہ آیت تو حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کے حق میں نازل ہوئی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت ازواج مطہرات نبی کے حق میں نازل ہوئی۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آیت کا مصداق وہ نہیں جس طرف تم جاتے ہو بلکہ اس سے مراد نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات ہیں۔(2)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت عروہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اہل بیت سے مراد حضور ﷺ کی ازواج مطہرات ہیں۔ یہ آیت حضرت عائشہ صدیقہ کے حق میں نازل ہوئی۔(3)

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے جو نبی کریم ﷺ کی زوجہ تھیں، روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ان کے گھر میں سوئے ہوئے تھے۔ آپ پر خیبر کی بنی ہوئی چادر تھی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک ہنڈیا لائی جس میں خزیرہ(4) تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے خاوند اور دونوں بیٹوں حضرت حسن و حضرت حسین کو بلاؤ۔ حضرت فاطمہ انہیں بلا لائیں۔ اسی اثناء میں کہ وہ کھانا کھا رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی چادر کا باقی ماندہ حصہ پکڑا اور اس چادر سے انہیں ڈھانپ دیا اور پھر چادر سے اپنا ہاتھ نکالا اور آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ پھر عرض کی اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور میرے خاص افراد ہیں، ان سے رجس کو دور کر دے اور انہیں پاکیزہ بنا دے۔ یہ آپ نے تین دفعہ کلمات دہرائے۔ حضرت ام سلمہ نے کہا میں نے اپنا سر اس چادر کے اندر کیا۔ عرض کی یا رسول اللہ! میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ فرمایا تو خیر کی طرف ہے، یہ بات دو دفعہ ارشاد فرمائی۔(5)

امام طبرانی رحمہ اللہ سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے والد ماجد کی خدمت میں ثرید لائیں۔ اسے ایک کھلے برتن میں ڈالا ہوا تھا یہاں تک کہ اسے حضور ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ حضور ﷺ نے پوچھا تیرا چچازاد کہاں ہے؟ عرض کی وہ گھر میں ہے۔ فرمایا جاؤ انہیں اور اپنے بیٹوں کو لے آؤ۔ حضرت فاطمہ رضی

1۔ معجم کبیر، جلد 11، صفحہ 264 (11688)، مکتبۃ العلوم والحکم بغداد
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 13
3۔ طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 199، دار صادر بیروت
4۔ ایک کھانا ہے جس میں گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کیے جاتے ہیں اس میں زیادہ پانی ڈالا جاتا ہے جب پک جاتا ہے تو اس پر آٹے کو بکھیرا جاتا ہے۔(مترجم)
5۔ معجم کبیر، جلد 3، صفحہ 54 (2668)

marfat.com
Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بیٹوں کو ایک ایک ہاتھ میں پکڑے تشریف لائیں جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ نے حضرات حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو اپنی گود میں بٹھایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ شیر خدا حضور ﷺ کی دائیں اور حضرت فاطمہ حضور ﷺ کی بائیں طرف بیٹھیں۔ حضرت ام سلمہ نے کہا میں نے اپنے نیچے سے وہ چادر پکڑی جو گھر میں نیند کی حالت میں ہمارا بستر ہوا کرتی تھی۔(1)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اپنے بیٹوں اور خاوند کو لے آؤ۔ آپ ان سب کو لے آئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان پر فدک کی چادر ڈالی۔ پھر اپنا ہاتھ ان سب پر رکھا۔ پھر کہا اے اللہ! یہ اہل محمد ہیں ایک حدیث میں آل محمد کے الفاظ ہیں۔ اپنی رحمتیں اور برکتیں آل محمد پر اسی طرح کر جس طرح تو نے آل ابراہیم پر رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائیں اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ حضرت ام سلمہ نے کہا میں نے چادر اوپر اٹھائی تا کہ میں بھی ان میں داخل ہوں حضور ﷺ نے اسے میرے ہاتھ سے کھینچ لیا اور کہا تو بھلائی پر ہے۔(2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی۔ گھر میں سات افراد تھے۔ حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل، حضرت علیؓ، حضرت فاطمہ، حضرت حسن، حضرت حسین اور میں رضی اللہ عنہم گھر کے دروازے کے پاس تھی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ کیا میں اہل بیت میں سے نہیں ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تو بھلائی کی طرف ہے، تو ازواج نبی میں سے ہے۔

امام ابن مردویہ اور خطیب رحمہما اللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ام سلمہ کی باری کا دن تھا تو حضرت جبرئیل امین رسول اللہ ﷺ پر اس آیت کو لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت فاطمہ اور حضرت علی کو بلایا۔ اپنے جسم کے ساتھ لٹایا۔ ان پر کپڑا ڈالا جبکہ حضرت ام سلمہ پر حجاب ڈالا ہوا تھا۔ پھر دعا کی اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، اے اللہ! ان سے ناپاکی کو دور فرما دے اور انہیں پاکیزہ بنا دے۔ حضرت ام سلمہ نے کہا اے اللہ کے نبی! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ فرمایا تو اپنے مکان پر ہے، تو بھلائی پر ہے۔

امام ترمذی (جبکہ امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے)، ابن جریر، ابن منذر، حاکم (جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) ابن مردویہ اور بیہقی نے سنن میں مختلف سندوں سے حضرت ام سلمہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی۔ جبکہ گھر میں حضرت فاطمہ، حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس چادر سے عزت بخشی جو رسول اللہ ﷺ پر تھی۔ پھر فرمایا یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ناپاکی کو دور فرما دے اور انہیں پاکیزہ بنا دے۔(3)

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور طبرانی نے حضرت ابوسعید خدری سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ آیت پانچ افراد کے بارے میں نازل ہوئی: میں، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین۔(4)

1۔ معجم کبیر، جلد 3، صفحہ 54 (2666)، مکتبۃ العلوم والحکم بغداد
2۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 53 (2664)
3۔ سنن ترمذی، جلد 12، صفحہ 60 (3205)، دار الکتب العلمیہ بیروت
4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 10

marfat.com
Marfat.com

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، امام مسلم، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ ایک صبح رسول اللہ ﷺ نکلے جبکہ رسول اللہ ﷺ پر دھاری دار سیاہ بالوں کی چادر تھی۔ حضرت حسن اور حسین حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس میں داخل کرلیا۔ پھر حضرت علی آئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو بھی اس میں داخل کرلیا۔ پھر یہ آیت تلاوت کی۔(1)

امام ابن جریر، حاکم، اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ اور آپ کے دونوں بیٹوں کو اپنے کپڑے کے نیچے داخل کیا۔ پھر یہ دعا کی اے اللہ! یہ میرے اہل ہیں، یہ میرے اہل بیت ہیں۔(2)

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی، حاکم (جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت واثلہ بن اسقع رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ کے پاس آئے جبکہ آپ کے ساتھ حضرت حسن، حضرت حسین اور حضرت علی تھے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں داخل ہوئے۔ حضور ﷺ نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ کو اپنے قریب کیا۔ ان دونوں کو اپنے سامنے بٹھایا۔ حضرت حسن اور حسین کو اپنی رانوں پر بٹھایا۔ پھر ان پر کپڑا لپیٹا جبکہ میں ان کے باہر تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا۔(3)

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، امام ترمذی (جبکہ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے)، ابن جریر، ابن منذر، طبرانی، حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب حضرت فاطمہ کے دروازے کے پاس سے گزرتے جبکہ صبح کی نماز کے لیے جا رہے ہوتے تو ارشاد فرماتے اَلصَّلٰوۃَ یَا اَھْلَ الْبَیْتِ اَلصَّلٰوۃ۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ۔(4)

امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت زید بن ارقم رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ حضرت زید سے پوچھا گیا آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ جواب دیا: آپ کی ازواج مطہرات اہل بیت میں سے ہیں لیکن آپ کے وہ اہل بیت جن پر بعد میں صدقہ حرام کیا گیا وہ حضرت علی کا خاندان، حضرت عقیل کا خاندان، حضرت جعفر کا خاندان اور حضرت عباس کا خاندان ہے۔(5)

امام حکیم ترمذی، طبرانی، ابن مردویہ، ابونعیم اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ مجھے اس میں سے بہتر حصہ میں رکھا۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ (الواقعہ:27) اور وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ (الواقعہ:41) کا یہی مطلب ہے۔ میں اصحاب

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 11، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 22، صفحہ 13 3۔ ایضاً، جلد 22، صفحہ 12-11
4۔ سنن ترمذی مع عارضۃ الاحوذی، جلد 12، صفحہ 60 (3206)، دار الکتب العلمیہ بیروت
5۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، باب فضائل علی بن ابی طالب، جلد 15، صفحہ 146 (2408)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

یمین میں سے ہوں اور میں اصحاب یمین میں سے بہترین ہوں۔ پھر دونوں قسموں کو مزید تین حصوں میں تقسیم کیا اور مجھے ان تین میں سے بہترین میں رکھا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ۝ وَ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۝ وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ (الواقعہ:) میں سابقین میں سے ہوں اور بہترین سابقین میں سے ہوں۔ پھر ان تین قسموں کو مختلف قبائل میں تقسیم کیا اور مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مقصود ہے: وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ (الحجرات:13) میں اولاد آدم میں سے سب سے زیادہ متقی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے معزز ہوں۔ یہ کوئی فخر کی بات نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قبائل کو بیوت میں تقسیم کیا اور مجھے از روئے بیت (1) کے بہترین بیت میں رکھا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے: اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا میں اور میرا بیت گناہوں سے پاک ہیں۔ (2)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ اہل بیت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے گناہ سے محفوظ رکھا اور اپنی رحمت کے ساتھ خاص کیا (3)۔ کہا حضرت ضحاک بن مزاحم رحمہ اللہ نے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے: ہم اس خاندان والے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نبوت کے درخت، رسالت کے محل، فرشتوں کے آنے جانے، رحمت کے گھر اور علم کے معدن کے ساتھ پاکیزہ بنایا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب حضرت علی شیر خدا کی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی ہوئی تو نبی کریم ﷺ چالیس دنوں تک ان کے دروازے پر آتے رہے آپ ارشاد فرماتے اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ نماز کا وقت ہو گیا ہے، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ جو تم سے جنگ کرے میں اس سے جنگ کرنے والا ہوں اور جو تم سے صلح کرے میں اس سے صلح کرنے والا ہوں۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضت ابوحمراء رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے مدینہ طیبہ میں آٹھ ماہ تک حضور ﷺ کے اس عمل کو یاد کیا۔ آپ جب بھی صبح کی نماز کے لیے آتے تو حضرت علی شیر خدا کے دروازے پر آتے، اپنا ہاتھ دروازے کے پہلوؤں پر رکھتے، فرماتے نماز، نماز۔ (4)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ہم نے نو ماہ تک رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہر روز ہر نماز کے وقت حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے دروازے پر تشریف لاتے، ارشاد فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بیت والو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ یہ ہر روز پانچ دفعہ فرماتے۔

امام طبرانی نے ابوحمراء سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ حضرت علی اور حضرت فاطمہ کے دروازے پر چھ ماہ تک تشریف لاتے رہے اور یہ آیت تلاوت کرتے اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ۔ (5)

1۔ خاندان
2۔ مجمع الزوائد، باب علامات النبوۃ، جلد 8، صفحہ 396 (13822)، دار الفکر بیروت
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 10
4۔ ایضاً، جلد 22، صفحہ 11
5۔ مجمع الزوائد، کتاب المناقب، جلد 9، صفحہ 160 (14701)

marfat.com
Marfat.com

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۝۳۴

''اور یاد رکھو اللہ کی آیتوں اور حکمت کی باتوں کو جو پڑھی جاتی ہیں تمہارے گھروں میں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا لطف فرمانے والا، ہر بات سے باخبر ہے''۔

امام عبدالرزاق، ابن سعد، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اٰيٰتِ اللّٰهِ کا معنی قرآن اور الْحِكْمَةِ کا معنی سنت نقل کیا ہے اس آیت کے ذریعے ازواج مطہرات پر عتاب فرمایا۔(1)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات کے گھروں میں رات اور دن نماز ادا فرماتے تھے۔(2)

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّاۗىِٕمِيْنَ وَالصّٰۗىِٕمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝۳۵

''بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں، سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں، صابر مرد اور صابر عورتیں، عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں، خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں، روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں، اپنی عصمت کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں اور کثرت سے اللہ کو یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں، تیار کر رکھا ہے اللہ نے ان سب کے لیے مغفرت اور اجر عظیم''۔

امام احمد، امام نسائی، ابن جریر، ابن منذر، ابن مردویہ اور طبرانی نے حضرت ام سلمہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کیا وجہ ہے قرآن حکیم میں ہمارا اس طرح ذکر نہیں ہوتا جیسا ذکر مردوں کا ہوتا ہے؟ ایک روز منبر پر سے آپ کی آواز نے مجھے ڈرا دیا، آپ ارشاد فرما رہے تھے اے لوگو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ۔(3)

امام فریابی، ابن سعد، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، امام نسائی، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 14، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 199، دار صادر بیروت
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 16

marfat.com
Marfat.com

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: کیا وجہ ہے کہ میں قرآن حکیم میں مردوں کا ذکر سنتی ہوں جبکہ عورتوں کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔(1)

امام فریابی، سعید بن منصور، عبد بن حمید، امام ترمذی (جبکہ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے)، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ام عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، عرض کی میں ہر چیز مردوں کے لیے دیکھتی ہوں، میں عورتوں کا کوئی ذکر نہیں پاتی۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔(2)

امام ابن جریر، طبرانی اور ابن مردویہ حضرت حسن بصری سے وہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ عورتوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ کیا وجہ ہے مومنوں کا ذکر ہوتا ہے اور مومنات کا ذکر نہیں ہوتا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔(3)

امام ابن جریر، طبرانی اور ابن مردویہ نے حسن سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ عورتوں نے کہا یا رسول اللہ! ﷺ کیا وجہ ہے مومنوں کا ذکر کیا جاتا ہے اور مومنات کا ذکر نہیں کیا جاتا؟ تو یہ آیت نازل ہوئی۔(4)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ عورتیں ازواج النبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، عرض کی اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں تمہارا ذکر کیا ہے جبکہ ہمارا کچھ بھی ذکر نہیں کیا۔ کیا کوئی ایسی بات نہیں جو ہمارے بارے میں ذکر کی جائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔(5)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے اور ایک اور سند سے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: جب قرآن حکیم میں نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کا ذکر ہوا تو مسلمانوں کی عورتوں نے کہا: اگر ہمارے اندر کوئی بھلائی ہوتی تو ہمارا بھی ذکر کیا جاتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔(6)

امام ابن سعد نے حضرت عکرمہ سے روایت نقل کی ہے کہ عورتوں نے مردوں سے کہا: ہم نے اسلام قبول کیا جیسے تم نے اسلام قبول کیا۔ ہم نے نیک اعمال کیے۔ جیسے تم نے کیے تمہارا قرآن میں ذکر ہوتا ہے ہمارا ذکر نہیں ہوتا۔ لوگوں کو مسلمان کہا جاتا ہے جب انہوں نے ہجرت کی تو ان کا نام مومن پڑ گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو نازل فرمایا اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ یعنی اطاعت کرنے والے مرد اور اطاعت کرنے والی عورتیں۔ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ یعنی رمضان شریف کے روزے رکھنے والے مرد اور عورتیں وَالْحٰفِظِيْنَ یعنی اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں، وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں اور اس کی نعمتوں کو یاد کرنے والے۔(7)

1۔ تحفۃ الاشراف، جلد 13، صفحہ 42 (18239)، دار القیمۃ

2۔ سنن ترمذی مع عارضۃ الاحوذی، جلد 12، صفحہ 62 (3211)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 207 (11273)، دار الفکر بیروت

4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 15، دار احیاء التراث العربی بیروت 5۔ ایضاً

6۔ طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 199، دار صادر بیروت 7۔ ایضاً، جلد 8، صفحہ 200

marfat.com
Marfat.com

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ مردوں اور عورتوں میں سے اللہ کے لیے مخلص۔ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ تصدیق کرنے والے مرد اور تصدیق کرنے والی عورتیں۔ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ اطاعت کرنے والے مرد اور اطاعت کرنے والی عورتیں۔ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ اپنے ایمان میں سچے مرد اور سچی عورتیں۔ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ اللہ کے حکم پر صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں۔ وَالْخٰشِعِیْنَ یعنی نماز میں اللہ کے حضور عاجزی کرنے والے۔ انہیں پتہ ہی نہیں ہوتا کہ اس کے دائیں کون ہے اور اس کے بائیں کون ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کی وجہ سے وہ ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوتا۔ وَالْخٰشِعٰتِ عورتوں میں سے عاجزی کرنے والیاں۔ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ جو رمضان کے اور ہر ماہ کے تین روزے رکھے وہ اس آیت کا مصداق ہے۔ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ یعنی وہ بدکاری سے اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھتی ہیں۔ پھر ان کے ثواب کا ذکر کیا تو ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں پر بخشش اور جنت میں وافر جزاء تیار کر رکھی ہے۔

امام عبد بن حمید، ابوداؤد، امام نسائی، ابن ماجہ، ابویعلی، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن حبان، حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی نے سنن میں حضرت ابوسعید خدری سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات کے وقت مرد اپنی بیوی کو جگائے اور وہ صرف دو رکعت نماز ادا کریں تو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرنے والوں میں شمار ہوتے ہیں۔(1)

امام عبدالرزاق، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی اس وقت تک اللہ تعالیٰ کو زیادہ یاد کرنے والوں میں سے نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کو کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے اور پہلو کے بل لیٹ کر یاد نہ کرے۔(2)

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝۳۶

''نہ کسی مرد کو یہ حق پہنچتا ہے اور نہ کسی مومن عورت کو کہ جب فیصلہ فرما دے اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول کسی معاملہ کا تو پھر انہیں کوئی اختیار رہا اپنے اس معاملہ میں اور جو نافرمانی کرتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی تو وہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہو گیا''۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے تاکہ زید بن حارثہ کے نکاح کے لیے پیغام دیں۔ آپ زینب بنت جحش اسدی کے ہاں تشریف لے گئے۔

1۔ سنن ابوداؤد، باب قیام اللیل، جلد 5، صفحہ 215 (1279)، مکتبۃ الرشد
2۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 40 (2344)، دارالکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے اسے نکاح کا پیغام دیا۔ حضرت زینب نے کہا میں اس (زید) سے نکاح کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے نکاح کرلو۔ عرض کی یارسول اللہ! ﷺ میں اپنے بارے میں مشورہ کروں گی۔ ابھی دونوں آپس میں گفتگو کررہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اس آیت کو نازل فرمایا وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ۔ حضرت زینب نے عرض کی یارسول اللہ! ﷺ آپ اس کا میرے ساتھ نکاح کرنے پر راضی ہیں؟ فرمایا ہاں۔ عرض کی تو پھر میں رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی نہیں کروں گی۔ میں نے اس سے نکاح کرلیا۔ (1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے: رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ کے لیے حضرت زینب بنت جحش کو نکاح کا پیغام دیا تو حضرت زینب نے اس سے انکار کردیا۔ عرض کی میں اس سے حسب میں بہتر ہوں۔ وہ ایسی عورت تھی جس میں تیزی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ۔ (2)

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور طبرانی رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زینب کو نکاح کا پیغام دیا۔ رسول اللہ ﷺ چاہتے تھے کہ حضرت زینب کا نکاح حضرت زید سے کردیں۔ حضرت زینب نے یہ خیال کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے لیے نکاح کا پیغام دے رہے ہیں۔ جب انہیں یہ علم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت زید کے لیے پیغام دے رہے ہیں تو انکار کردیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا: وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ تو حضرت زینب راضی ہوگئیں اور بات مان لی۔ (3)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ آیت کا مصداق حضرت زینب بنت جحش ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں حضرت زید بن حارثہ کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے میں کہا تو انہوں نے حضرت زید بن حارثہ سے نکاح کرنے کو ناپسند کیا۔ (4)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب سے کہا میں ارادہ رکھتا ہوں کہ میں تیرا عقد زید بن حارثہ سے کردوں۔ میں تیرا اس کے ساتھ نکاح کرنے پر راضی ہوں۔ حضرت زینب نے کہا یارسول اللہ! ﷺ میں اس کے ساتھ عقد نکاح کرنے پر راضی نہیں ہوں۔ میں اپنی قوم کی بیوہ اور آپ کی پھوپھی زاد ہوں۔ میں ایسا نہ کروں گی۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔ لِمُؤْمِنٍ سے مراد حضرت زید اور مُؤْمِنَةٍ سے مراد حضرت زینب ہیں۔ یہاں اَمْرًا سے مراد نکاح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو حکم دیا ہے اس سے اختلاف کرنے کا انہیں کوئی اختیار نہیں۔ تو حضرت زینب نے کہا میں نے آپ کی اطاعت کی جو آپ چاہتے ہیں وہ کیجئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب کا نکاح حضرت زید سے کردیا۔ تو حضرت زید نے ان سے ازدواجی تعلق قائم کیا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن زید رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط کے حق میں نازل ہوئی۔ یہ پہلی عورت تھی جس نے ہجرت کی تھی۔ اس عورت نے اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ کو ہبہ کیا۔ تو

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 16 2۔ ایضاً، جلد 22، صفحہ 17 3۔ ایضاً 4۔ ایضاً، جلد 22، صفحہ 17-16

marfat.com
Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے اس کا عقد نکاح حضرت زید بن حارثہ سے کر دیا۔ وہ اور اس کا بھائی اس پر ناراض ہو گئے۔ اس عورت نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کا ارادہ کیا جبکہ آپ نے اپنے غلام سے عقد نکاح کر دیا۔

امام عبدالرزاق، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عصر کی نماز کے بعد دو نفل پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو حضرت ابن عباس نے انہیں منع کیا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا۔(1)

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ۭ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَاۗىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝۳۷ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۭ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَۨا ۝۳۸ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝۳۹ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۴۰

''اور یاد کیجئے جب آپ نے فرمایا اس شخص کو جس پر اللہ تعالیٰ نے بھی احسان فرمایا اور آپ نے بھی احسان فرمایا اپنی بی بی کو اپنی زوجیت میں رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور آپ مخفی رکھے ہوئے تھے اپنے جی میں وہ بات جسے اللہ ظاہر فرمانے والا تھا اور آپ کو اندیشہ تھا لوگوں (کے طعن و تشنیع) کا حالانکہ اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس سے ڈریں۔ پھر جب پوری کر لی زید نے اسے طلاق دینے کی خواہش تو ہم نے اس کا آپ سے نکاح کر دیا تا کہ (اس عملی سنت کے بعد) ایمان والوں پر کوئی حرج نہ ہو اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارے میں جب وہ انہیں طلاق دینے کا ارادہ پورا کر لیں اور اللہ کا حکم تو ہر حال میں ہو کر رہتا ہے۔ نہیں ہے نبی پر کوئی

1۔ مصنف عبدالرزاق، باب الساعۃ التی یکرہ فیھا الصلوٰۃ، جلد 2، صفحہ 288 (3988)، دارالکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

مضائقہ ایسے کام کرنے میں جنہیں حلال کردیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی یہی سنت ہے ان (انبیاء) کے بارے میں جو پہلے گزر چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم ایسا فیصلہ ہوتا ہے جو طے پا چکا ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو اللہ کے پیغامات پہنچاتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں اور نہیں ڈرا کرتے کسی سے اللہ کے سوا۔ اور کافی ہے اللہ تعالیٰ حساب لینے والا۔ نہیں ہیں محمد (ﷺ) کسی کے باپ تمہارے مردوں میں سے بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے"۔

امام بزار، ابن ابی حاتم، حاکم (جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عباس اور حضرت علی بن ابی طالب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کی یارسول اللہ! ﷺ ہم اس لیے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہمیں بتائیں آپ کے کون سے گھر والے آپ کو زیادہ محبوب ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے اہل میں سے مجھے حضرت فاطمہ زیادہ محبوب ہے۔ دونوں نے کہا ہم آپ سے حضرت فاطمہ کے بارے میں سوال نہیں کر رہے۔ فرمایا حضرت اسامہ بن زید جس پر اللہ تعالیٰ اور میں نے انعام کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی پھر کون؟ فرمایا تم پھر حضرت عباس۔ حضرت عباس نے عرض کی یارسول اللہ! ﷺ آپ نے چچا کو بعد میں رکھا۔ فرمایا حضرت علی ہجرت میں تم سے سبقت لے گئے۔ (1)

امام عبد بن حمید، امام بخاری، امام ترمذی، امام نسائی، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت انس سے روایت نقل کی ہے کہ آیت وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ حضرت زینب بنت جحش اور حضرت زید بن حارثہ کے حق میں نازل ہوئی۔ (2)

امام احمد، عبد بن حمید، امام بخاری، امام ترمذی، ابن منذر، حاکم، ابن مردویہ اور بیہقی نے سنن میں حضرت انس سے روایت نقل کی کہ حضرت زید بن حارثہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حضرت زینب کی شکایت کرنے کے لیے حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ حضرت زید کو فرمانے لگے اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی بیوی اپنے پاس ہی رہنے دو۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔ حضرت انس بیان کرتے ہیں اگر رسول اللہ ﷺ کسی آیت کو چھپاتے تو اس آیت کو چھپاتے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب سے شادی کر لی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب سے شادی کے موقع پر جو دعوت ولیمہ کی ایسی دعوت ولیمہ کسی اور عورت کے نکاح پر نہیں کی۔ رسول اللہ ﷺ نے بکری ذبح کی۔ حضرت زینب دوسری ازواج مطہرات پر فخر کرتی تھیں تمہاری شادیاں تمہارے گھر والوں نے کیں جبکہ میری شادی سات آسمانوں کے اوپر اللہ تعالیٰ نے کی۔ (3)

امام ابن سعد، امام احمد، امام نسائی، ابویعلی، ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب حضرت زینب کی عدت ختم ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید سے فرمایا جاؤ اور میرے بارے میں اس سے بات کرو؟ میں جاتا ہوں۔ جب میں نے حضرت زینب کو دیکھا تو میرے لیے یہ چیز بہت بڑی

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 452 (3562)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ سنن ترمذی مع عارضۃ الاحوذی، جلد 12، صفحہ 63 (3212)، دارالکتب العلمیہ بیروت 3۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 452 (3563)

marfat.com
Marfat.com

تھی۔ میں نے کہا اے زینب! تجھے بشارت ہو، رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا ہے، آپ تیرا ذکر کرتے ہیں۔ حضرت زینب نے کہا میں کچھ بھی نہیں کروں گی یہاں تک کہ اپنے رب سے مشورہ کروں گی۔ وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑی ہو گئیں۔ دوسری طرف قرآن نازل ہوا۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے جبکہ بلا اجازت اندر تشریف لے آئے۔ جب حضرت زینب رسول اللہ ﷺ کے حرم میں داخل ہوئیں تو ہم نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں روٹی اور گوشت کھلایا۔ لوگ چلے گئے اور کچھ لوگ کھانے کے بعد بھی باتیں کرتے رہے۔ رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے تھا۔ رسول اللہ ﷺ باری باری اپنی ازواج مطہرات کو سلام فرمانے لگے۔ وہ عرض کرتیں یا رسول اللہ! ﷺ آپ نے اپنے اہل کو کیسا پایا؟ میں نہیں جانتا کہ میں نے بتایا ہے کہ لوگ چلے گئے ہیں یا آپ کو کسی اور نے خبر دی، آپ چلے یہاں تک کہ گھر میں داخل ہوئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ گھر میں داخل ہونے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اور میرے درمیان پردہ ڈال دیا۔ پردہ کا حکم نازل ہوا اور قوم کو نصیحت کی گئی جو نصیحت کی گئی۔(1)

امام ابن سعد اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت محمد بن یحیی بن حیان رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت زید رضی اللہ عنہ کو تلاش کرتے ہوئے ان کے گھر تک آئے۔ حضرت زید بن حارثہ کو زید بن محمد ﷺ کہا جاتا، کبھی کبھی رسول اللہ ﷺ حضرت زید کو نہ پایا تو زید بن حارثہ کی تلاش میں حضرت زید کے گھر تک آئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید کو نہ پایا۔ رسول اللہ ﷺ کے لیے حضرت زید کی زوجہ حضرت زینب بنت جحش اٹھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے رخ انور پھیر لیا۔ حضرت زینب نے بتایا یا رسول اللہ! ﷺ وہ گھر پر نہیں ہے آپ اندر تشریف لائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے اندر آنے سے انکار کر دیا۔ حضرت زینب رسول اللہ ﷺ کو اچھی لگیں۔ آپ واپس چل دیئے آپ کچھ بات کر رہے تھے مگر کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا مگر کبھی آپ بلند آواز سے کہتے سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ حضرت زید اپنے گھر آئے تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے تھے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تو نے آپ سے یہ عرض نہ کیا کہ آپ اندر تشریف لے آئیں۔ حضرت زینب نے کہا میں نے تو عرض کیا تھا مگر رسول اللہ ﷺ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ پوچھا کیا تو نے کوئی بات سنی تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہا جب آپ ﷺ واپس مڑے تو آپ نے ایسی گفتگو کی جسے میں سمجھ نہ سکی۔ میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ۔ حضرت زید آئے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ آپ گھر تشریف لائے تھے۔ یا رسول اللہ! ﷺ آپ اندر کیوں نہیں تشریف لے گئے۔ شاید حضرت زینب آپ کو اچھی لگی ہیں تو میں اسے طلاق دے دیتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ حضرت زید اس کے بعد حضرت زینب کے قریب نہ جا سکے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتے اور سب کچھ بتاتے۔ تو رسول اللہ ﷺ یہی فرماتے اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ۔ حضرت زید نے حضرت زینب کو طلاق دے دی اور ان

1۔ طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 104-05، دار صادر بیروت

marfat.com
Marfat.com

سے علیحدگی اختیار کرلی۔اسی اثناء میں کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ باتیں کررہے تھے کہ آپ پر غنودگی سی طاری ہوئی۔ جب یہ سلسلہ منقطع ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے اور کہہ رہے تھے زینب کے پاس کون جائیگا اور اسے بشارت دے گا کہ اللہ تعالیٰ نے میرا اس کے ساتھ نکاح آسمان میں کردیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا ہمیں حضرت زینب کے جمال کی جو خبر پہنچی تھی۔اس نے مجھے پوری طرح گرفت میں لے لیا۔دوسری بات جو سب سے عظیم اور شرف والی تھی، وہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا عقد نکاح آسمان میں کیا تھا۔حضرت عائشہ نے کہا وہ اس شرف کی وجہ سے ہم سب پر فخر کرے گی۔(1)

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، امام ترمذی (امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے)، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت عائشہ سے روایت نقل کی ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ وحی میں سے کسی چیز کو چھپاتے تو اس آیت کو چھپاتے اَنْعَمَ سے مراد نعمت اسلام ہے۔ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِ سے آپ کا اسے آزاد کرنا مراد ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب سے شادی کی تو لوگوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے شادی کی ہے۔تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ کو نازل فرمایا۔رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید کو متبنی بنالیا تھا جبکہ حضرت زید ابھی چھوٹے تھے۔وہ اسی طرح رہے یہاں تک کہ جوان ہوگئے۔تو انہیں زید بن محمد ہی کہا جاتا۔تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ (احزاب:5) کو نازل فرمایا یعنی اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ مناسب ہے۔(2)

امام حاکم نے امام شعبی سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت زینب نبی کریم ﷺ سے کہتیں آپ کی دوسری ازواج کی بنسبت میرا آپ پر زیادہ حق ہے، میں ان سے اس لحاظ سے بہتر ہوں کہ میرا نکاح کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔از روئے پردہ کے ان سے مکرم ہوں۔رشتہ داری کے اعتبار سے زیادہ قریبی ہوں۔آپ سے میری شادی اللہ تعالیٰ نے عرش پر کی ہے۔حضرت جبرئیل اس امر کے سفیر تھے۔میں آپ کی پھوپھی کی بیٹی ہوں۔آپ کی دوسری بیویوں میں میرے سوا کوئی قریبی رشتہ دار نہیں۔(3)

ابن جریر نے امام شعبی سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت زینب نبی کریم ﷺ سے عرض کرتی تھیں: میں تین باتوں میں آپ کے متعلق فخر کرسکتی ہوں، آپ کی ازواج مطہرات میں سے کوئی بھی اس پر فخر نہیں کرسکتی۔میرا جد اعلیٰ اور آپ کا جد اعلیٰ ایک ہے۔میرا آپ کے ساتھ عقد نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمانوں میں کیا ہے اور سفارت کے فرائض حضرت جبرئیل امین نے ادا کیے۔(4)

امام ابن سعد اور ابن عساکر رحمہما اللہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کی عورتوں جیسی نہیں ہوں۔ان کے عقد نکاح مہروں کے بدلے میں ہوئے اور ان کی شادیاں ان کے اولیاء نے کیں۔جبکہ میری شادی اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے کی۔میرے بارے میں قرآن

1۔طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 101، دار صادر بیروت

2۔سنن ترمذی مع عارضۃ الاحوذی، جلد 12، صفحہ 60 (3207)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔مستدرک حاکم، جلد 4، صفحہ 27 (6777)، دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 20، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

نازل ہوا جسے مسلمان پڑھتے ہیں جس میں کوئی تغیر وتبدل نہ ہوگا: وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔(1)

امام ابن سعد اور ابن عساکر رحمہما اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت زینب رضی اللہ عنہا پر رحم فرمائے، اس نے اس دنیا میں ایسا شرف پایا جسے کوئی شریف نہیں پا سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اس کا نکاح اپنے نبی سے کیا اور قرآن نے اس کے اس بارے گواہی دی۔(2)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت عاصمہ احول رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ بنو اسد کے ایک آدمی نے دوسرے آدمی پر فخر کیا۔ اسدی نے کہا کیا تم میں کوئی ایسی عورت بھی ہے جس کا عقد نکاح اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں سے اوپر کیا ہو؟ اس سے مراد حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا تھی۔(3)

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور طبرانی رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا اس سے مراد حضرت زید بن حارثہ ہیں جن کو اسلام کی توفیق عطا فرما کر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں آزاد کیا۔ حضرت زید بن حارثہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عرض کی اے اللہ کے نبی! حضرت زینب کی زبان مجھ پر بہت سخت ہوگئی ہے۔ میں اسے طلاق دینا چاہتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں کہا اللہ سے ڈرو، اپنی بیوی کو پاس رکھو۔ جبکہ نبی کریم ﷺ یہ پسند کرتے تھے کہ وہ اسے طلاق دے دے مگر لوگوں کی باتوں کا ڈر تھا کہ لوگ کہیں گے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید کو طلاق کا حکم دیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ رسول اللہ ﷺ اپنے اندر اس کی طلاق کو مخفی رکھے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بصری نے کہا رسول اللہ ﷺ پر اس سے سخت آیت نازل نہیں ہوئی۔ اگر رسول اللہ ﷺ وحی میں سے کوئی چیز چھپاتے تو رسول اللہ ﷺ اس وحی کو چھپاتے۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں کی باتوں سے ڈرتے تھے۔ جب حضرت زید نے حضرت زینب کو طلاق دے دی تو فرمایا ہم نے تیرا نکاح اس سے کر دیا۔ حضرت زینب دوسری عورتوں پر فخر کرتی تھیں۔ آپ کہتیں جہاں تک تمہارا تعلق ہے تمہارے نکاح تمہارے آباء نے کیے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے میرا نکاح عرش والے نے کیا ہے تاکہ مومنوں کے لیے اس میں کوئی حرج نہ رہے کہ وہ اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے عقد نکاح کریں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ کو متبنی بنایا تھا۔ سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ سے مراد یہ ہے جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک عورت سے عقد نکاح کا ارادہ کیا جس پر آپ کی نظر پڑی تھی اسے پسند کیا اور اس سے شادی کر لی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کے لیے فیصلہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب سے شادی کر لی جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سنت قائم کی تھی کہ حضرت داؤد کی شادی اس عورت سے کر دی۔ حضرت زینب کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہو چکا ہے۔(4)

امام حکیم ترمذی، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت علی بن زید بن جدعان رحمہ اللہ سے

1۔ طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 103، دار صادر بیروت 2۔ ایضاً، جلد 8، صفحہ 108 3۔ ایضاً، جلد 8، صفحہ 103

4۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 41 (2346)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

روایت نقل کی ہے کہ مجھے حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے کہا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں کیا کہتے تھے: وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ؟ میں نے کہا انہوں نے کچھ نہیں کہا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو آگاہ کیا کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا آپ کی ازواج میں سے ہوں گی جبکہ ابھی رسول اللہ ﷺ نے شادی نہیں کی تھی۔ جب حضرت زید رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں شکایت کے لیے حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈرو۔ اپنی بیوی اپنے پاس رکھو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تجھے بتادیا ہے کہ میں آپ کی اس سے شادی کرنے والا ہوں۔ (1)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جتنی عورتوں سے چاہتے شادی کر سکتے تھے یہ فریضہ ہے انبیائے کرام میں بھی یہ سنت ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ہزار بیویاں تھیں جبکہ حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک سو بیویاں تھیں۔ (2)

امام ابن منذر، اور طبرانی رحمہما اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے جس عورت سے نکاح کیا اس کا نام یسعیہ تھا۔ یہی اللہ تعالیٰ کی سنت حضرت محمد ﷺ اور حضرت زینب میں ہوئی۔ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا اسی طرح اللہ تعالیٰ کی سنت حضرت داؤد اور آپ کی بیوی اور نبی کریم ﷺ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا میں تھی۔ (3)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے سنن میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: کوئی نکاح بھی ولی، گواہوں اور مہر کے بغیر نہیں ہوتا مگر نبی کے لیے اس کے بغیر بھی جائز ہے۔

امام طبرانی نے سنن میں اور ابن عساکر رحمہما اللہ نے حضرت کمیت بن یزید اسدی رحمہ اللہ کی سند سے روایت نقل کی ہے: مجھے مذکور نے بتایا جو حضرت زینب بنت جحش کا غلام تھا کہ مجھے کئی صحابہ نے دعوت نکاح دی۔ میں اسے اپنے بھائی کے پاس بھیجتی تا کہ وہ اس مسئلہ میں اس سے مشورہ کرلے۔ اس نے کہا یہ ان میں سے کہاں جسے اس کے رب کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت جانتی ہے۔ پوچھ کون؟ اس نے کہا زید بن حارثہ تو زینب سخت غصے ہوئی اور کہا تو اپنی پھوپھی کی بیٹی کی شادی اپنے غلام سے کرے گا۔ پھر وہ میرے پاس آئی اور مجھے اس بارے میں بتایا تو میں نے اس سے بھی زیادہ سخت بات کہی اور میں اس کے غضب سے بھی زیادہ غضب ناک ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ کو نازل فرمایا۔ تو حضرت زینب نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف پیغام بھیجا جس سے چاہو میری شادی کردو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے میری شادی اس سے کردی۔ میں نے اسے اپنی زبان سے مصیبت میں ڈال دیا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے میری شکایت نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں کی رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا پھر اسے طلاق دے دو۔ اس نے مجھے طلاق دے دی تو میں نے اپنی طلاق کی عدت پوری کی۔ جب میری عدت ختم ہوگئی تو مجھے احساس ہی نہ ہوا کہ نبی کریم ﷺ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 19، داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ طبقات ابن سعد، جلد 6، صفحہ 202، دارصادر بیروت
3۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 209 (11276)، دارالفکر بیروت

marfat.com
Marfat.com

تشریف لائے جبکہ میرے بال کھلے تھے۔ میں نے کہا یہ آسمان سے حکم آیا ہے یا رسول اللہ! ﷺ آپ بغیر خطبہ اور گواہوں کے تشریف لے آئے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نکاح کرنے والا اور جبرئیل امین گواہ ہے۔(1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ یہ آیت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حق میں نازل ہوئی۔ ان کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب تھی جو رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارادہ کیا کہ اس کا عقد نکاح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے کردیں۔ حضرت زینب نے اسے ناپسند کیا پھر یہ اس امر پر راضی ہوگئیں جو رسول اللہ ﷺ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب کا عقد نکاح حضرت زید سے کردیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو آگاہ کیا کہ حضرت زینب آپکی ازواج مطہرات میں سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس بات کو ناپسند کرتے کہ حضرت زید کو طلاق دینے کے لیے کہیں۔ حضرت زید اور حضرت زینب کے درمیان اس قسم کے معاملات چلتے رہتے جو لوگوں کے درمیان ہوتے ہیں رسول اللہ ﷺ حضرت زید کو حکم دیتے کہ وہ اپنی بیوی کو روکے رکھے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ رسول اللہ ﷺ کو لوگوں سے یہ ڈر تھا کہ وہ اس پر عیب لگائیں گے۔ وہ کہیں گے کہ آپ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے شادی کرلی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید کو متبنی بنایا ہوا تھا۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت عکرمہ سے روایت نقل کی ہے: رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ کو دور جاہلیت میں عکاز کے بازار سے اپنی زوجہ حضرت خدیجہ کے زیورات کے بدلہ میں ایک بچے کی عمر میں خریدا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو مبعوث فرمایا تو وہ اسی طرح رہے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر یہ ارادہ کیا کہ حضرت زینب بنت جحش سے حضرت زید کا نکاح کردیں۔ تو حضرت زینب نے اس بات کو ناپسند کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسی آیت کو نازل فرمایا اسے کہا گیا چاہو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اپناؤ چاہو تو واضح گمراہی اپنالو۔ تو حضرت زینب نے کہا بلکہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو چاہتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی شادی حضرت زید سے کردی۔ وہ اس رشتہ ازدواج میں منسلک رہیں جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر ایک روز نبی کریم ﷺ حضرت زید کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت زینب کو دیکھا جبکہ وہ آپ کی پھوپھی زاد تھیں، گویا یہ رسول اللہ ﷺ کو اچھی لگیں۔ عکرمہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اس سے مراد حضرت زید کو اسلام کی نعمت عطا فرمانا ہے اور اے محمد! ﷺ آپ نے اسے آزاد کرکے اس پر انعام کیا ہے۔ عکرمہ نے کہا عورتیں جو حضرت زید کے لیے نبی کریم ﷺ کی شدید محبت دیکھتیں تو کہتیں زید رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک امر کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا: فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا کاف ضمیر سے مراد حضور ﷺ کی ذات ہے۔ جب حضرت زید نے حضرت زینب کو طلاق دی تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے شادی کرلی اور اسے پردہ میں لے لیا۔ صحابہ نے کہا اگر زید رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ہوتے تو اپنے بیٹے کی بیوی سے شادی نہ کرتے۔

امام حکیم ترمذی اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت

1۔ معجم کبیر، جلد 24، صفحہ 39، مکتبۃ العلوم والحکم بغداد

marfat.com
Marfat.com

زینب اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما نے باہم فخر کیا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہ نے کہا میں وہ ہوں جس کے نکاح کا حکم آسمان سے نازل ہوا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں وہ ہوں جس کی پاکدامنی کا حکم آسمان سے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نازل ہوا جب ابن معطل نے مجھے اپنی سواری پر سوار کیا تھا۔ حضرت زینب نے پوچھا جب تو سوار ہوئی تھی تو تو نے کیا کہا تھا؟ حضرت عائشہ نے کہا میں نے حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کہا تھا۔ تو کہا میں نے کہا یہ مومنوں کا حکم ہے۔(1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ آیت مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ حضرت زید بن حارثہ کے حق میں نازل ہوئی۔(2)

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت زید بن حارثہ کے حق میں نازل ہوئی۔(3)

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت حضرت زید کے بارے میں نازل ہوئی۔ حضرت زید رسول اللہ ﷺ کے بیٹے نہیں تھے۔ میری زندگی کی قسم! حضور ﷺ کی مذکر اولاد ہوئی وہ قاسم، ابراہیم، طیب اور مطہر تھے۔(4)

امام ترمذی رحمہ اللہ نے امام شعبی رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضور ﷺ کی مذکر اولاد زندہ نہیں رہے گی۔(5)

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے قول نقل کیا ہے کہ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کا مطلب ہے کہ آپ آخری نبی ہیں۔(6)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ تفسیر نقل کی ہے: اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام کو حضور ﷺ پر ختم کر دیا۔ آپ سب سے آخر میں مبعوث ہونے والے ہیں۔

امام احمد اور امام مسلم نے حضرت ابوسعید خدری سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی گھر بنائے اسے مکمل کر دے مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے۔ میں آیا تو اس اینٹ کو مکمل کر دیا۔(7)

امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور انبیاء کی مثال ایسے آدمی جیسی ہے جو گھر بنائے، اسے مکمل کر دے اور اسے اچھا بنائے مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے۔ جو بھی اس گھر میں داخل ہوا سے دیکھے تو کہے کتنا اچھا ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ۔ میں اس اینٹ کی جگہ ہوں۔ مجھ پر انبیاء کو ختم کیا گیا۔(8)

1۔ تفسیر طبری، سورہ نور، جلد 18، صفحہ 108، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 22، صفحہ 22
3۔ ایضاً
4۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 42 (2352)، دار الکتب العلمیہ بیروت
5۔ سنن ترمذی مع عارضۃ الاحوذی، جلد 12، صفحہ 62 (3210)، دار الکتب العلمیہ بیروت
6۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 42 (2350)
7۔ مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ 9، دار صادر بیروت
8۔ سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 109، فاروقی کتب خانہ ملتان

marfat.com
Marfat.com

امام احمد، امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے قبل انبیاء کی مثال اس آدمی جیسی ہے جو گھر بنائے، اسے خوبصورت بنائے مگر اس کے کونوں میں سے ایک کونے میں اینٹ کی جگہ چھوڑ دے۔ لوگ اس کے اردگرد چکر لگائیں۔ اسے دیکھ کر خوش ہوں اور کہیں یہ اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ میں وہ اینٹ ہوں۔ میں خاتم النبین ہوں۔ (1)

امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں جبکہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے کہ انبیاء میں میری مثال اس آدمی جیسی ہے جو گھر بنائے، اسے حسین وجمیل ومکمل کرے اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے، وہ اینٹ اس جگہ نہ رکھے۔ لوگ اس عمارت کے اردگرد چکر لگانے لگیں اور اس سے خوش ہوں اور کہیں کاش! اس اینٹ کی جگہ بھی مکمل ہوتی۔ میں انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ ہوں۔ (2)

امام ابن مردویہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں تیس کذاب ہوں گے۔ جن میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے جبکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: میری امت میں ستائیس دجال وکذال ہوں گے، ان میں سے چار عورتیں ہوں گی۔ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (3)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ کہو خاتم النبیین یہ نہ کہو لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ۔ (4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے امام احمد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے پاس یہ کہا صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جب تو نے خاتم الانبیاء کہہ دیا تو تیرے لیے یہ کافی ہے کیونکہ ہم باتیں کیا کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لانے والے ہیں۔ اگر وہ تشریف لائیں تو ایک اعتبار سے پہلے اور ایک اعتبار سے بعد میں ہوئے۔ (5)

امام ابن انباری رحمہ اللہ نے مصاحف میں حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: میں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو پڑھایا کرتا تھا کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے۔ آپ نے مجھے فرمایا انہیں خاتم النبیین (تاء کے فتح کے ساتھ) پڑھاؤ۔ اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ﴿۴۱﴾

''اے ایمان والو! یاد کرو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے''۔

1۔ مسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 312، دار صادر بیروت 2۔ سنن ترمذی مع عارضۃ الاحوذی، جلد 13، صفحہ 89 (3613)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ مسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 396، دار صادر بیروت

4۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب لا نبی بعد النبی ﷺ، جلد 5، صفحہ 336 (26653)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

5۔ ایضاً، جلد 5، صفحہ 337 (26654)

marfat.com
Marfat.com

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندے پر جو بھی فرض عائد کیا ہے اس کے لیے ایک حد معین کی ہے۔ پھر عذر کی صورت میں لوگوں کا عذر تسلیم کیا ہے۔ اس کا ذکر بھی نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے (ذکر کی) کوئی حد مقرر نہیں فرمائی اور اس کے ترک کرنے پر کوئی عذر قبول نہیں کیا مگر وہ آدمی جو مغلوب العقل ہو۔ ارشاد فرمایا اللہ کا ذکر کرو کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے، پہلو کے بل، رات کو دن کو، خشکی میں، تری میں، سفر میں، حضر میں، غناء میں، فقر میں، صحت میں، بیماری میں، خفیہ طریقہ سے، علانیہ طریقہ سے اور ہر حال میں اس کا ذکر کرو صبح و شام اس کی تسبیح بیان کرو۔ جب تم نے ایسا کر دیا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے تم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیں گے۔(1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مقاتل رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر زبان سے، تسبیح، تکبیر، تہلیل اور تحمید کے ساتھ کرو۔ اللہ تعالیٰ کا ہر حال میں ذکر کرو۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کی صبح و شام تسبیح بیان کرو۔

امام احمد، امام ترمذی اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کے روز از روئے درجہ کے کون سے لوگ افضل ہوں گے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے میں نے عرض کی اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے؟ فرمایا اگر وہ اپنی تلوار کفار اور مشرکین کو مارے یہاں تک کہ وہ تلوار ٹوٹ جائے اور خون سے رنگین ہو جائے تب بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے درجہ میں ان سے افضل ہوں گے۔(2)

امام احمد، امام مسلم، اور امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مفردون سبقت لے گئے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مفردون کون ہیں؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے۔(3)

امام احمد اور طبرانی حضرت معاذ سے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آپ سے پوچھا مجاہدین میں سے کون اجر میں سب سے بڑھ کر ہے؟ فرمایا ان میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والا۔ فرمایا روزے داروں میں سے کون درجہ میں بڑھ کر ہے؟ فرمایا سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والا۔ وہ نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ کے بارے میں پوچھتے رہے۔ رسول اللہ ﷺ یہی ارشاد فرماتے رہے اللہ تعالیٰ کو زیادہ یاد کرنے والا۔ حضرت ابو بکر نے حضرت عمر سے کہا اے ابو حفص! اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے سب بھلائی لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں۔(4)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ اسی اثنا میں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حمدان کے درمیان دف سے گزر رہے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا سابقون کہاں ہیں؟ میں نے عرض کی وہ لوگ تو گزر چکے فرمایا وہ سابقون کہاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے فریفتہ ہیں؟ جو یہ پسند کرتا ہے کو وہ جنت کی کیاریوں میں پھرے تو وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا کرے۔(5)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 23، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ سنن ترمذی، باب فی فضل الذکر، جلد 12، صفحہ 195 (3376)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ ایضاً، باب فی العفو والعافیۃ، جلد 13، صفحہ 78 (3596)
4۔ مجمع الزوائد، باب الاذکار، جلد 10، صفحہ 71 (16748)، دار الفکر بیروت
5۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی فضل ذکر اللہ، جلد 7، صفحہ 171 (35059)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

marfat.com
Marfat.com

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ام انس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے عرض کی یارسول اللہ! ﷺ مجھے وصیت کیجئے فرمایا نافرمانیاں چھوڑ دو کیونکہ یہ بہترین ہجرت ہے۔ فرائض کی پابندی کرو کیونکہ سب سے افضل جہاد ہے۔ اللہ تعالیٰ ذکر کثرت سے کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی چیز نہیں لائے گی۔(1)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے اوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے نہیں کرتا تو وہ ایمان سے بری ہے۔(2)

امام احمد، ابو یعلی، ابن حبان اور حاکم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو یہاں تک کہ لوگ کہیں کہ یہ تو مجنون ہے۔(3)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو یہاں تک کہ منافق کہیں تم دکھاوا کرنے والے ہو۔(4)

امام عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ نے زوائد زہد میں حضرت ابو جوزاء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو یہاں تک کہ منافق کہیں تم ریاکاری کرنے والے ہو۔

وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۲﴾

''اور اس کی پاکی بیان کیا کرو صبح وشام''۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ بکرۃ سے صبح کی نماز اور اَصِیْلًا سے مراد عصر کی نماز ہے۔(5)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان چیزوں میں سے جو رب تعالیٰ کی طرف سے ذکر کی جاتی ہیں وہ یہ ہے فجر کے بعد اور عصر کے بعد ایک ساعت کے لیے میرا ذکر کرو درمیان والے وقت میں میں تیرے لیے کافی ہو جاؤں گا۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بیٹھوں تا کہ اللہ کا ذکر کروں، اس کی تکبیر کہوں، اس کی حمد بیان کروں، اس کی تسبیح کروں اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہوں یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔ یہ مجھے اس عمل سے زیادہ پسند ہے کہ میں دو یا زیادہ غلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کروں اور عصر کے بعد بھی ایسا ہی کروں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کروں۔

1۔ مجمع الزوائد، باب الاذکار، جلد 10، صفحہ 72 (16755)، دار الفکر بیروت
2۔ ایضاً، جلد 10، صفحہ 82 (16785)
3۔ مستدرک حاکم، کتاب الذکر، جلد 1، صفحہ 677 (1839)، دار الکتب العلمیہ بیروت
4۔ مجمع الزوائد، باب الاذکار، جلد 10، صفحہ 74 (16762)
5۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 23

marfat.com
Marfat.com

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی صبح ہونے سے پہلے ہزار نیکیاں نہ چھوڑے۔ وہ سو بار کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ کیونکہ یہ ہزار نیکیاں ہیں۔ ان شاء اللہ وہ اس دن میں اتنے گناہ کسی صورت میں نہیں کرے گا۔ اس کے علاوہ جو وہ اچھے عمل کرے گا وہ اس پر زائد ہوں گے۔(1)

امام احمد رحمہ اللہ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جو آدمی سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ کہتا ہے اس کے لیے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔(2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ جس نے سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ کہا اس کے لیے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ تم سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ کہا کرو کیونکہ یہ دونوں عبادتیں ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جس نے سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ کہا اس کے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔(3)

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دن میں سو بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ کہا تو اس کے گناہ ختم کر دیے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔(4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ہلال بن یسار رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہمدان کی ایک عورت تھی جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی اور سنگریزوں اور گٹھلیوں سے گنتی تھی حضرت عبداللہ نے اسے کہا کیا میں تجھے اس سے بہتر عمل پر آگاہ نہ کروں؟ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا۔(5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت سعد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے کہ دن میں ہزار سال کا عمل کرے؟ ایک آدمی نے عرض کی ہم میں سے کوئی کیسے ہزار سال کا عمل کر سکتا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے نام کی سو تسبیحات کر لے تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھ لی جاتی ہیں اور ہزار خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں۔(6)

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ

1۔ مسند امام احمد، جلد 6، صفحہ 440، دار صادر بیروت
2۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 440
3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی ثواب التسبیح، جلد 6، صفحہ 54 (29416)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
4۔ سنن ترمذی مع تحفۃ الاحوذی، جلد 9، صفحہ 347 (3466)، دار الفکر بیروت
5۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی ثواب التسبیح، جلد 6، صفحہ 60 (29478)
6۔ ایضاً، جلد 6، صفحہ 55 (29433)

marfat.com
Marfat.com

وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾

''اللہ وہ ہے جو رحمت نازل کرتا ہے تم پر اور اس کے فرشتے بھی (تم پر نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں) تا کہ وہ نکال کر لے جائے تمہیں (طرح طرح کے) اندھیروں سے نور کی طرف اور وہ مومنوں پر ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے''۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا فرمان اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ (احزاب:56) نازل ہوا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو بھی خیر نازل فرمائی تو ہم اس میں شریک ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

امام حاکم اور بیہقی رحمہما اللہ نے دلائل میں سلیم بن عامر سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی حضرت ابو امامہ کی طرف آیا اس نے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آپ ﷺ جب بھی داخل ہوتے ہیں، جب بھی نکلتے ہیں، جب بھی کھڑے ہوتے ہیں اور جب بھی بیٹھتے ہیں تو فرشتے آپ پر درود وسلام پڑھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو فرشتے تم پر درود پڑھیں گے پھر رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾۔(1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ صلوۃ اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی ثناء اور صلوۃ الملئکۃ علیھم سے مراد سلام ودعا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ صلوۃ الرب سے مراد رحمت اور صلوۃ الملئکۃ سے مراد استغفار ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اس آیت کا معنی ہے اللہ تعالیٰ تمہیں بخشتا ہے اور فرشتے تمہارے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سفیان رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ان سے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ کا معنی پوچھا گیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی امت کو عزت بخشی، ان پر ایسی ہی رحمتیں نازل فرمائیں جیسے انبیاء پر رحمتیں نازل فرمائیں۔

امام عبد الرزاق، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ بنو اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا تیرا رب صلوۃ کا عمل کرتا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سینہ میں یہ سوال بڑے بوجھ کا باعث بنا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ انہیں بتاؤ کہ مجھ سے صلوۃ کا فعل صادر ہوتا ہے۔ میری صلوۃ یہ ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت مصعب بن سعد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب بندہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہتا ہے

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 453 (3565)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 43 (2355)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

تو فرشتے کہتے ہیں وَ بِحَمْدِہٖ جب وہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ کہتا ہے تو وہ اس پر صلوۃ بھیجتے ہیں۔(1)

امام عبد بن حمید نے حضرت شہر بن حوشب سے روایت نقل کی ہے کہ بنو اسرائیل نے کہا اے موسیٰ! علیہ السلام اپنے رب سے ہمارے لیے پوچھو کیا وہ صلوۃ کا فعل کرتا ہے؟ یہ سوال حضرت موسیٰ پر بڑا شاق گزرا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! تیری قوم تجھ سے کیا سوال کرتی ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہاں انہیں بتا دو کہ مجھ سے فعل صلوۃ صادر ہوتا ہے۔ میری صلوۃ یہ ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو سب ہلاک ہو جاتے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندوں پر صلوۃ یہ ہے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾

''انہیں یہ دعا دی جائے گی جس روز وہ اپنے رب کریم سے ملیں گے ہمیشہ سلامت رہو۔ اور اس نے تیار کر رکھا ہے ان کے لیے عزت والا اجر''۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے قول نقل کیا ہے کہ جنتیوں کا تحیہ، السلام ہوگا۔ اَجْرًا كَرِيْمًا سے مراد جنت ہے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ نے مصنف میں، ابن ابی الدنیا نے ذکر الموت میں، عبد بن حمید، ابو یعلی، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، حاکم، جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جس روز وہ ملک الموت سے ملاقات کریں گے تو ملک الموت کسی مومن کی روح کو قبض نہیں کرے گا مگر اسے سلام کرے گا۔(3)

امام مروزی نے جنائز میں، ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: جب ملک الموت آتا ہے تا کہ مومن کی روح کو قبض کرے تو وہ کہتا ہے تیرا رب تجھے سلام فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ دَعْ اَذٰىهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی ثواب التسبیح، جلد 7، صفحہ 168 (35033)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 44 (2356)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 134 (34767)

marfat.com
Marfat.com

''اے نبی (مکرم!) ہم نے بھیجا ہے آپ کو (سب سچائیوں کا) گواہ بنا کر اور خوشخبری سنانے والا اور بر وقت ڈرانے والا اور دعوت دینے والا اللہ کی طرف اس کے اذن سے، آفتاب روشن کر دینے والا۔ اور آپ مژدہ سنا دیں مومنوں کو کہ ان کے لیے اللہ کی جناب سے بڑا ہی فضل ہے۔ اور نہ کہنا مانو کافروں اور منافقوں کا اور پروانہ کرو ان کی اذیت رسانی کی اور بھروسہ رکھو اللہ پر۔ اور کافی ہے اللہ تعالیٰ (آپ کا) کارساز''۔

امام ابن ابی حاتم، طبرانی، ابن مردویہ، خطیب اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ جب یہ آیت یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی اور حضرت معاذ کو حکم دیا کہ دونوں یمن کی طرف جائیں۔ فرمایا تم دونوں جاؤ، بشارت دینا، نفرت نہ دلانا، سہولت کا خیال رکھنا، سختی نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ آیت نازل فرمائی ہے یعنی اپنی امت پر گواہ، جنت کی خوشخبری دینے والا، جہنم سے ڈرانے والا، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی شہادت کی طرف دعوت دینے والا بِاِذْنِهٖ یعنی قرآن کے ذریعے۔ (1)

امام احمد، امام بخاری، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے دلائل میں حضرت عطاء بن یسار سے روایت نقل کی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے ملا۔ میں نے کہا مجھے تورات میں موجود رسول اللہ ﷺ کی صفت کے بارے میں بتایئے کہا اللہ کی قسم! تورات میں بھی آپ کی بعض ایسی صفات ہیں جو قرآن میں آپ کی صفات ہیں۔ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا امیین کے نگہبان اور یہ کہ تو میرا بندہ اور رسول ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا، نہ ترش رو نہ سخت دل، نہ بازاروں میں شور و شغب کرنے والا نہ بدی کی جزاء بدی سے دینے والا بلکہ وہ عفو و درگزر سے کام لینے والا ہے۔ (2)

امام حاکم اور بیہقی نے حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں اللہ کا بندہ اور خاتم النبیین تھا جبکہ میرا اب (حضرت آدم) ابھی مٹی میں لت پت تھا۔ میں اس بارے میں تمہیں بتاتا ہوں، میں اپنے جد اعلیٰ حضرت ابراہیم کی دعا، حضرت عیسیٰ کی بشارت اور اپنی ماں کے خواب ہوں جو انہوں نے دیکھے انبیاء کی مائیں ایسے خواب دیکھا کرتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کی والدہ نے جب آپ کو جنا تو ایک نور دیکھا جس کی روشنی میں آپ کے لیے شام کے محلات روشن ہو گئے۔ پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ (3)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ اور حضرت حسن بصری رحمہما اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب سورۂ فتح کی آیت لِّیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (الفتح:2) نازل ہوئی۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ ہمیں اس بات کا تو علم ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ کیا معاملہ کرے گا، اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ کیا معاملہ کرے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔ فَضْلًا كَبِیْرًا سے مراد جنت ہے۔

امام ابوالشیخ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ عتبہ، شیبہ، ابوجہل اور دوسرے لوگ جمع

1۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 209 (11277)، دار الفکر بیروت
2۔ مسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 174، دار صادر بیروت
3۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 453 (3565)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

ہوئے۔انہوں نے کہا ہمارے اوپر آسمان کا ایک ٹکڑا گرادو یا کوئی اور عذاب لے آؤ یا ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش کرد و۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ میرے ذمہ نہیں ہے، میں تو تمہاری طرف داعی، مبشر اور نذیر بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ تفسیری قول نقل کیا ہے کہ شَاهِدًا سے مراد امت پر پیغام حق پہنچانے کے بارے میں گواہ۔ جنت کی بشارت دینے والے، آگ سے ڈرانے والے، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی شہادت کی طرف بلانے والے، بِاِذْنِهٖ اس کے حکم سے، سِرَاجًا مُّنِيْرًا اللہ کی کتاب جس کی طرف آپ انھیں دعوت دینے والے ہیں، فَضْلًا كَبِيْرًا سے مراد جنت، وَدَعْ اَذٰىهُمْ ان کی اذیتوں پر صبر کیجئے۔(1)

امام فریابی، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے وَدَعْ اَذٰىهُمْ کی یہ تعریف نقل کی ہے کہ ان سے اعراض کیجئے۔(2)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَ سَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾

''اے ایمان والو! جب تم نکاح کرو مومن عورتوں سے پھر تم انہیں طلاق دے دو اس سے پہلے کہ تم انہیں ہاتھ لگاؤ پس تمہارے لیے ان پر عدت گزارنا ضروری نہیں جسے تم شمار کرو۔ لہذا انہیں کچھ مال دے دو اور انہیں رخصت کر دو خوبصورتی سے''۔

امام ابن ابی جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ یہ تفسیر نقل کی ہے کہ یہ اس آدمی کے بارے میں ہے جو ایک عورت سے شادی کرتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ حقوق زوجیت ادا کرنے سے پہلے ہی اسے طلاق دے دیتا ہے۔ جب وہ اسے ایک طلاق دیتا ہے تو وہ عورت اس سے جدا ہو جاتی ہے۔ اس پر کوئی عدت نہیں ہوتی۔ وہ عورت جس مرد سے چاہے شادی کر لے۔ اگر اس کے لیے مہر مقرر کیا گیا ہو تو اس عورت کو نصف مہر ملے گا۔ اگر اس کے لیے مہر مقرر نہ کیا گیا ہو تو اس عورت کو مرد کی حیثیت کے مطابق متعہ ملے گا۔ یہی سَرَاحًا جَمِيْلًا ہے۔(3)

امام عبدالرزاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جس عورت کا نکاح ہوا، مرد نے اس کے ساتھ حقوق زوجیت ادا نہ کیے اور نہ ہی اس کا مہر مقرر کیا، نہ تو اس کا مہر ہوگا اور نہ ہی اس پر عدت ہوگی۔(4)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ آیت منسوخ ہے اس کی ناسخ سورۂ بقرہ کی آیت فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ (البقرہ:237) ہے۔ اس کے لیے نصف مہر ہوگا متعہ نہیں ہوگا۔

1۔تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 24، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ایضاً، جلد 22، صفحہ 25 3۔ایضاً
4۔تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 44 (2358)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے، اس کی ناسخ سورۂ بقرہ کی آیت ہے۔ اس کے لیے نصف مہر ہوگا۔ متعہ نہیں ہوگا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری اور ابو العالیہ رحمہما اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے: دونوں نے کہا یہ منسوخ نہیں، اس کے لیے نصف مہر اور اس کے لیے متعہ ہوگا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ہر مطلقہ کے لیے متعہ ہے۔ اس کے ساتھ حقوق زوجیت ادا کیے گئے ہوں یا نہ کیے گئے ہوں۔ اس کے لیے مہر معین کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسین بن ثابت رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ کے پاس آیا اور ایک ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو کہے اگر میں فلاں سے شادی کروں تو اسے طلاق۔ تو انہوں نے فرمایا کچھ لازم نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے طلاق سے پہلے نکاح کا ذکر کیا ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت کی۔

امام عبد بن حمید نے حضرت سعید بن جبیر سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابن عباس سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو کہے اگر میں فلاں سے شادی کروں تو اسے طلاق۔ فرمایا کچھ نہیں ہوگا۔ طلاق دینے کا اسے حق ہے جو طلاق کا مالک ہو۔ حضرت ابن مسعود کہا کرتے۔ جب اس نے کوئی وقت مقرر فرمایا تو وہ ایسے ہوگا جیسے اس نے کہا حضرت ابن عباس نے کہا اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمٰن پر رحم فرمائے۔ اگر بات اس طرح ہوتی۔ جیسے حضرت ابن مسعود نے کہا تو اللہ تعالیٰ یوں ارشاد فرماتا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ ثُمَّ نَكَحْتُمُوْهُنَّ لیکن اس نے یہ ارشاد فرمایا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ۔

امام عبد الرزاق رحمہ اللہ نے مصنف میں حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے۔ اگر ایک آدمی ایسی عورت کو طلاق دے دے جس سے ابھی اس نے نکاح نہیں کیا۔ تو یہ اس کے لیے جائز ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا اس نے اس میں غلطی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ یہ ارشاد نہیں فرمایا اِذَا طَلَّقْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ نَكَحْتُمُوْهُنَّ۔(1)

امام ابن ابی حاتم اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت طاؤس کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے کہ آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔ پھر کہا جب تک نکاح نہ ہو اس وقت تک طلاق نہیں۔(2)

ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر کے واسطہ سے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ جب کوئی آدمی یہ کہے، ہر وہ عورت جس سے میں شادی کروں تو اسے طلاق ہے یا کہا اگر میں فلاں عورت سے شادی کروں تو اسے طلاق ہے تو طلاق واقع نہیں ہوتی۔ طلاق وہ دے سکتا ہے جو طلاق کا مالک ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے سنن میں حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل

1۔ مصنف عبد الرزاق، باب الطلاق قبل النکاح، جلد 6، صفحہ 324 (11512)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 454 (3567)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے بارے میں کہا اگر یہ حضرت ابن مسعود نے کہا تو یہ عالم کی لغزش ہے۔ حضرت ابن مسعود کہا کرتے تھے اگر میں فلاں عورت سے شادی کروں تو اسے طلاق جبکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ۔ یہ نہیں فرمایا اِذَا طَلَّقْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ نَكَحْتُمُوْهُنَّ۔(1)

امام حاکم اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی طلاق نہیں مگر نکاح کے بعد اور کوئی آزادی نہیں مگر ملکیت کے بعد۔(2)

امام عبدالرزاق، ابوداؤد، امام نسائی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ سے وہ اپنے باپ سے اور وہ دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس میں ملکیت نہ ہو اس میں طلاق واقع نہیں ہوتی۔ جس میں ملکیت نہ ہو اس میں بیع نہیں ہوتی۔ جس میں ملکیت نہ ہو اس نذر کو پورا کرنا لازم نہیں اور وہ بھی کوئی نذر نہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا نہ ہو جو آدمی نافرمانی پر قسم اٹھائے تو اس پر قسم نہیں۔ جو قطع رحمی کی قسم اٹھائے تو اس پر قسم لازم نہ ہوگی۔(3)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جس کا تو مالک نہیں اس میں کوئی طلاق نہیں اور جس کا تو مالک نہیں اس میں آزادی نہیں۔

امام ابن ماجہ اور ابن مردویہ رحمہما اللہ حضرت مسور بن مخرمہ رحمہ اللہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نکاح سے پہلے طلاق نہیں اور ملکیت سے پہلے آزادی نہیں۔(4)

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِیْٓ اٰتَیْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَیْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِیْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَیْهِمْ فِیْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ لِكَیْلَا یَكُوْنَ عَلَیْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝۵۰

1۔ سنن کبریٰ از بیہقی، باب الطلاق قبل النکاح، جلد 7، صفحہ 21-320، دارالفکر بیروت

2۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 454 (3569)، دارالکتب العلمیہ بیروت 3۔ مصنف عبدالرزاق، جلد 6، صفحہ 323، دارالکتب العلمیہ بیروت

4۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، باب الاطلاق قبل النکاح، جلد 2، صفحہ 520 (2048)، دارالکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

''اے نبی (مکرم!) ہم نے حلال کردی ہیں آپ کے لیے آپ کی ازواج جن کے مہر آپ نے ادا کردیئے ہیں اور آپ کی کنیزیں جو اللہ نے بطور غنیمت آپ کو عطا کی ہیں اور آپ کے چچا کی بیٹیاں اور آپ کی پھوپھیوں کی بیٹیاں اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے ہجرت کی آپ کے ساتھ اور مومن عورت اگر وہ اپنی جان نبی کی نذر کردے اگر نبی اس سے نکاح کرنا چاہے۔ یہ (اجازت) صرف آپ کے لیے ہے دوسرے مومنوں کے لیے نہیں۔ ہمیں خوب علم ہے جو ہم نے مقرر کیا ہے مسلمانوں پر ان کی بیویوں اور کنیزوں کے بارے میں تاکہ آپ پر کسی قسم کی تنگی نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے''۔

امام ابن سعد، ابن راہویہ، عبد بن حمید، امام ترمذی (جبکہ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے)، ابن جریر، ابن ابی حاتم، طبرانی، حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے نکاح کی دعوت دی۔ میں نے آپ سے معذرت کی تو آپ نے میری معذرت کو قبول کرلیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔ حضرت ام ہانی نے کہا میں آپ کے لیے حلال نہ تھی کیونکہ میں نے آپ کے ساتھ ہجرت نہ کی تھی۔ میں آزاد عورتوں میں سے تھی۔ (1)

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے ایک اور سند سے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ جب میں نے ہجرت نہ کی تو آپ کو اس سے روک دیا گیا۔

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت ابوصالح رحمہ اللہ جو حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے غلام تھے، سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب کو دعوت نکاح دی۔ تو ام ہانی نے کہا یا رسول اللہ! ﷺ میری اولاد یتیم ہے اور اولاد چھوٹی ہے۔ جب ان کی اولاد بڑی ہوگئی تو حضرت ام ہانی نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ پر پیش کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب نہیں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ حکم نازل کیا ہے۔ یہ آیت پڑھی تو مہاجرات میں سے نہیں ہے۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر آیت میں مذکور عورتوں کے علاوہ عورتیں حرام کردیں۔ اس سے قبل رسول اللہ ﷺ جس عورت سے چاہتے نکاح کرلیتے۔ رسول اللہ ﷺ پر یہ حرام نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات اس سے بہت پریشان ہوئیں کہ آپ جس سے چاہتے ہیں شادی کرلیتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر یہ حکم نازل کیا کہ جن عورتوں کا تم پر ذکر کیا ہے اس کے علاوہ کو تم پر حرام کردیا ہے۔ تو یہ چیز رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کو بہت اچھی لگی۔ (2)

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ

1۔ سنن ترمذی مع عارضۃ الاحوذی، جلد 12، صفحہ 63 (3214)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 29، داراحیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

آیت میں اَزْوَاجَكَ سے مراد رسول اللہ ﷺ کی پہلی ازواج مطہرات ہیں جو اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے تھیں۔ اُجُوْرَهُنَّ سے مراد ان کے مہر ہیں اور وَمَامَلَكَتْ يَمِيْنُكَ سے مراد وہ لونڈیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی ملک میں دیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ آپ کی چچازاد بہنوں، پھوپھی کی بیٹیوں، ماموں کی بیٹیوں اور خالہ کی ان بیٹیوں میں رخصت دی گئی جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رخصت دی کہ آپ ان میں سے کسی ایک کے ساتھ شادی کریں اور کے ساتھ شادی نہ کریں۔ ایسی مومن عورت کے بارے میں رخصت دی گئی جو اپنے آپ کو نبی کے حوالے کردے۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جو مومن عورت بغیر مہر کے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے لیے ہبہ کردے تو وہ آپ کے لیے حلال ہے۔ یہ امر صرف نبی کریم ﷺ کے لیے حلال ہے، کسی اور کے لیے حلال نہیں۔

امام ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے: جس عورت نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے لیے ہبہ کیا۔ اس کا نام خولہ بنت حکیم تھا۔(1)

امام عبدالرزاق، ابن سعد، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، امام بخاری، ابن جریر، ابن منذر، بیہقی، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عروہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ خولہ بنت حکیم بن اقوص ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ پر پیش کیا تھا۔(2)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ سے روایت نقل کی ہے کہ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً سے مراد ام شریک دوسیہ ہے۔(3)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت منیر بن عبداللہ دوسی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ام شریک غزیہ بنت جابر بن حکیم دوسیہ نے اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ پر پیش کیا وہ بڑی خوبصورت تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا بوسہ لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اس عورت میں کوئی خیر نہیں جو اپنے آپ کو کسی مرد پر پیش کرے۔ حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا میں وہ ہوں اللہ تعالیٰ نے اس کا نام مومنہ رکھا۔ ارشاد فرمایا وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عائشہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے تیری محبت میں جلدی کی ہے۔(4)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت محمد بن کعب، عمر بن حکم اور عبداللہ بن عبید رحمہم اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تیرہ عورتوں سے شادی کی چھ قریش کی تھیں۔ حضرت خدیجہ، حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت ام حبیبہ، حضرت سودہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہن، تین بنی عامر بن صعصعہ سے تھیں، دو بنو ہلال سے تھیں اور حضرت میمونہ بنت حرث رضی اللہ عنہا اسی نے اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ پر پیش کیا تھا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا جو ام

1۔ سنن کبریٰ از بیہقی، باب ما یحل لہ من الموہوبۃ، جلد 7، صفحہ 55، دار الفکر بیروت 2۔ صحیح بخاری، جلد 3، صفحہ 345 (5010)، دار الفکر بیروت
3۔ طبقات، باب ام شریک رضی اللہ عنہا، جلد 8، صفحہ 155، دار صادر بیروت 4۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

المساکین کے نام سے معروف تھیں۔اس نے دنیا کو پسند کیا ایک عورت بنو حارث کی تھی۔اس نے رسول اللہ ﷺ سے پناہ چاہی تھی۔حضرت زینب بنت جحش اسدیہ دو قیدی حضرت صفیہ بنت حیی اور حضرت جویریہ بنت حارث خزاعیہ۔

امام ابن سعد، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور طبرانی نے حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً سے مراد ام شریک ازدیہ ہے جس نے اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ کے لیے پیش کیا تھا۔(1)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت ابن ابی عون سے روایت نقل کی ہے کہ لیلیٰ بنت حطیم نے اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ کے لیے پیش کیا تھا اور عورتوں نے بھی اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ پر پیش کیا تھا لیکن ہم نے کسی کے بارے میں یہ نہیں سنا کہ ان میں سے کسی کو رسول اللہ ﷺ نے قبول کیا ہو۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن جریر رحمہما اللہ نے امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ انصار میں سے ایک عورت تھی جس نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ پر پیش کیا تھا۔یہ ان میں سے تھی جس کے معاملہ کو حضور ﷺ نے مؤخر کر دیا تھا۔(2)

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، طبرانی، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایسی کوئی عورت نہ تھی جس نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ پر پیش کیا تھا۔(3)

امام عبد الرزاق، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے لیے ہبہ (عورت کا اپنے آپ کو پیش کرنا) حلال نہیں۔(4)

امام عبد الرزاق، ابن سعد، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت زہری اور ابراہیم نخعی رحمہما اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد یہ ہبہ کسی کے لیے حلال نہیں۔(5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ کسی کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنی بیٹی مہر کے بغیر ہبہ کرے مگر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر سکتا ہے۔(6)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت مکحول اور زہری سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ایسا ہبہ حلال نہیں۔(7)

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت ابن شہاب سے روایت نقل کی ہے کہ کسی مرد کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنی بچی بغیر مہر کے حوالے کرے۔اللہ نے یہ امر صرف نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص کیا ہے، مومنوں کے لیے یہ جائز نہیں۔

امام عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید نے عطاء سے ایسی عورت کے بارے میں روایت نقل کی ہے کہ جس نے اپنے آپ کو ایک مرد کے لیے ہبہ کیا تھا تو فرمایا مہر کے بغیر یہ درست نہیں۔یہ امر صرف نبی کریم ﷺ کے لیے حلال تھا۔(8)

امام بخاری اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی

1۔تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 29 2۔ایضاً، جلد 22، صفحہ 30-29 3۔ایضاً، جلد 22، صفحہ 29
4۔مصنف عبد الرزاق، جلد 7، صفحہ 57 (12320)، دار الکتب العلمیہ بیروت 5۔ایضاً (12317)
6۔مصنف ابن ابی شیبہ، باب ما قالوا فی المرأۃ تھب نفسھا لزوجھا، جلد 4، صفحہ 15 (17322)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ 7۔ایضاً (17324)
8۔مصنف عبد الرزاق، باب الموہبات، جلد 7، صفحہ 56 (12312)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

خدمت میں حاضر ہوئی عرض کی یارسول اللہ! ﷺ کیا آپ کو مجھ میں خواہش ہے؟ حضرت بنت انس نے کہا وہ کتنی کم حیا والی ہے تو حضرت انس نے کہا یہ تجھ سے بہتر ہے۔ اس نے رسول اللہ ﷺ میں رغبت کا اظہار کیا ہے اس نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ پر پیش کیا ہے۔ (1)

ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت عروہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم یہ بات کیا کرتے تھے حضرت ان عورتوں میں تھیں جنہوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ پر پیش کیا تھا۔ وہ ایک نیک عورت تھی۔ (2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اس آیت میں مذکور عورت سے مراد حضرت میمونہ بنت حارث تھی۔ (3)

امام عبدالرزاق، ابن سعد، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ پر پیش کیا تھا۔ (4)

امام مالک، عبدالرزاق، امام احمد، امام بخاری، امام مسلم، ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی۔ اس نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ پر پیش کیا۔ رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ ایک آدمی نے عرض کی یارسول اللہ! ﷺ اگر آپ کو اس میں حاجت نہ ہو تو اس کی شادی مجھ سے کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو اسے کیا دے گا؟ اس نے عرض کی میرے پاس تو صرف ایک تہ بند ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تو نے تہ بند دے دیا تو تو بغیر تہ بند کے بیٹھے گا۔ کوئی اور چیز تلاش کرو۔ اس نے عرض کی میں تو کچھ نہیں پاتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرے پاس جو قرآن ہے اسی کے بدلہ میں ہم نے تیری شادی اس کے ساتھ کر دی۔ (5)

امام ابن ابی شیبہ، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ عورت نے تو ہبہ کر دیا مگر رسول اللہ ﷺ نے ایسا نہ کیا۔ (6)

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نبی! موہوبہ عورت تیرے بغیر کسی کے لیے حلال نہیں۔ اگر کوئی عورت اپنے آپ کو کسی مرد کے لیے ہبہ کرے تو وہ اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں یہاں تک کہ وہ اسے کوئی چیز عطا کرے۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ کسی عورت کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ ولی اور مہر کے بغیر اپنے آپ کو کسی مرد کے لیے ہبہ کرے۔ یہ امر صرف نبی کریم ﷺ کے لیے خاص ہے۔

1۔ صحیح بخاری، جلد 3، صفحہ 346 (5016)، دارالفکر بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 30، دار احیاء التراث العربی بیروت

3۔ ایضاً، جلد 22، صفحہ 29

4۔ مصنف عبدالرزاق، باب الموہبات، جلد 7، صفحہ 56 (12313)، دارالکتب العلمیہ بیروت

5۔ سنن ترمذی، کتاب النکاح، جلد 3، صفحہ 421 (1114)، دارالحدیث القاہرہ

6۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 29

marfat.com
Marfat.com

لوگوں کے لیے یہ جائز نہیں۔لوگوں کا یہ گمان تھا کہ یہ آیت حضرت میمونہ بنت حارث کے بارے میں نازل ہوئی۔اس نے ہی اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ کے لیے ہبہ کیا تھا۔

امام عبدالرزاق،عبد بن حمید،ابن منذر،اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ سے یہ قول نقل کیا ہے:اللہ تعالیٰ نے اس امر کو فرض قرار دیا ہے کہ عورت کا نکاح ولی،مہر اور گواہ کے بغیر نہ کیا جائے،مرد صرف چار عورتوں سے ہی شادی کر سکتا ہے۔(1)

عبد بن حمید،ابن جریر،ابن منذر ابن ابی حاتم نے مجاہد سے یہ قول نقل کیا ہے کہ مرد صرف چار عورتوں سے شادی کر سکتا ہے۔(2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے کہ نکاح ولی اور دو گواہوں کے بغیر نہیں ہوگا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ مسلمانوں پر یہ فرض کیا گیا ہے: ولی،دو گواہوں اور مہر کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ کی تفسیر میں یہ قول نقل کیا ہے:اللہ تعالیٰ نے اسے حلال کیا نبی کریم ﷺ باری مقرر فرماتے تھے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ان سے کہا گیا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے جب تستر کو فتح کیا تو انہوں نے حکم دیا کہ حاملہ عورتوں سے وطی نہ کی جائے اور مشرکوں کے ساتھ ان کی اولادوں میں شریک نہ ہوا جائے کیونکہ پانی بچے میں اضافہ کا باعث ہوتا ہے۔کیا یہ ایسی بات ہے جو انہوں نے اپنی طرف سے کی یا ایسی بات ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے؟فرمایا غزوۂ اوطاس کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حاملہ عورت سے وطی کرنے سے منع کیا تھا یہاں تک کہ اس سے وضع حمل ہو جائے یا بانجھ ہو تو رحم پاک کرے۔(3)

امام ابن ابی شیبہ،امام احمد اور طبرانی رحمہم اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں:وہ آدمی جو (غیر کی) حاملہ سے وطی کرے تو وہ ہم میں سے نہیں۔(4)

امام ابن ابی شیبہ،دار قطنی،ابوداؤد،ابن منیع بغوی،باوردی،ابن قانع،بیہقی اور ضیاء رحمہم اللہ نے ابومورق (جو نجیب کے غلام ہیں) سے روایت نقل کی ہے:ہم نے حضرت رویفع بن ثابت انصاری رحمہ اللہ کی قیادت میں مغرب کی جانب ایک جنگ میں شرکت کی۔ہم نے ایک بستی فتح کی جسے جربہ کہا جاتا۔ہم میں ایک خطیب کھڑا ہوا،کہا میں تمہیں وہی بات بتاتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے بات سنی ہے۔رسول اللہ ﷺ خیبر کے روز ہم میں کھڑے ہوئے،فرمایا جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پانی سے غیر کی کھیتی کو سیراب نہ کرے۔(5)

1۔مصنف عبدالرزاق،جلد 3،صفحہ 46 (2360)،دارالکتب العلمیہ بیروت
2۔تفسیر طبری،زیر آیت ہذا،جلد 22،صفحہ 30
3۔مصنف ابن ابی شیبہ،باب اشتراء الجاریۃ وھی حامل،جلد 4،صفحہ 28 (17454)،مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
4۔ایضاً (17459)
5۔ایضاً،(17460)

marfat.com
Marfat.com

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت حسن بصری سے روایت نقل کی ہے: جب تستر کا شہر فتح ہوا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری نے بہت سے قیدی پکڑے۔ حضرت عمر نے ان کی طرف خط لکھا کہ کوئی آدمی حاملہ عورت سے اس وقت وطی نہ کرے جب تک وہ وضع حمل نہ کرے۔ مشرکوں کے ساتھ ان کی اولادوں میں شریک نہ ہو کیونکہ یہ پانی بچے کو مکمل کرنے کا باعث ہوتا ہے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضع حمل سے پہلے حاملہ سے وطی کرنے سے منع کیا اور غیر حمل والی (بانجھ) سے بھی ایک حیض کے ساتھ استبراء(2) سے پہلے وطی کرنے سے منع کیا۔(3)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک منادی کرنے والے کو ایک غزوہ میں منادی کرنے کا حکم دیا جو غزوہ حضور ﷺ نے کیا تھا کہ وضع حمل سے پہلے حاملہ سے وطی نہ کی جائے اور غیر حاملہ سے بھی اس وقت تک وطی نہ کی جائے جب تک کہ اسے حیض نہ آجائے۔(4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر منع کیا ہے کہ حاملہ عورت سے وضع حمل سے پہلے وطی نہ کی جائے۔(5)

تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُـْٔوِیْۤ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَ مَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ وَ لَا یَحْزَنَّ وَ یَرْضَیْنَ بِمَاۤ اٰتَیْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا ﴿۵۱﴾

''(آپ کو اختیار ہے) دور کر دیں جس کو چاہیں اپنی ازواج سے اور اپنے پاس رکھیں جس کو آپ چاہیں۔ اور اگر آپ (دوبارہ) طلب کریں جن کو آپ نے علیحدہ کر دیا تھا تب بھی آپ پر کوئی مضائقہ نہیں۔ اس (رخصت) سے پوری توقع ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور وہ آزردہ خاطر نہ ہوں گی اور سب کی سب خوش رہیں گی جو کچھ آپ انہیں عطا فرمائیں گے۔ اور (اے لوگو!) اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا بڑا بردبار ہے''۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تُرْجِیْ کا معنی تو خر نقل کیا ہے یعنی آپ مؤخر کرتے ہیں۔(6)

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مِنْهُنَّ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ ضمیر سے مراد

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب اشتراء الجاریۃ وھی حامل، جلد 4، صفحہ 9(17465)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ ایک حیض آنے کے ساتھ یہ معلوم کرنا کہ رحم خالی ہے۔ مترجم

3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 4، صفحہ 28(17462)

4۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 28(17466)

5۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 29(17467)

6۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 31، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

امہات المومنین ہیں اور وَ تُئْوِیْ کا مفعول بہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان میں سے جس کے بارے میں آپ پسند کریں اسے آزاد کردیں اور جس کے بارے میں چاہیں اسے گھر میں روک لیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان وَ مَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے لیے حلال کیا یعنی وہ پھوپھی، ماموں اور خالہ کی بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ عورتیں جو تیرے پاس ہیں ان میں سے کوئی مرجائے یا جنہیں تو نے آزادی دے دی ہے تو میں نے اس کی جگہ تیرے لیے اور عورت حلال کردی جو تیرے پاس تھی اور وہ مرگئی یا تو نے اسے آزاد کردیا۔ جو میں نے تیرے لیے حلال کیں ان کی جگہ بدلنا میں نے تیرے لیے حلال کیا ہے۔ یہ درست نہیں کہ جو عورتیں تیرے پاس موجود ہیں ان پر کسی عورت کو زائد کرو۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی نو بیویاں تھیں ہم کو ڈر ہوا کہ آپ انہیں طلاق دے دیں گے۔ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! ﷺ اپنی ذات اور مال میں سے جو چاہیں معین کر دیں ہمیں طلاق نہ دیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا مؤدبات پانچ تھیں۔ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت ام سلمہ، حضرت زینب، حضرت ام حبیبہ اور مرجآت چار تھیں حضرت جویریہ، حضرت میمونہ، حضرت سودہ، حضرت صفیہ۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے وہ حضرت خولہ بنت حکیم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے شادی کی تھی۔ تاہم اسے بھی اپنے حرم میں داخل کرنا دوسری عورتوں کے ساتھ مؤخر کردیا تھا۔

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنی ازواج مطہرات کی باری کی تقسیم میں سہولت تھی۔ آپ جیسے چاہتے باری بناتے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ کا یہی مطلب ہے۔ جب انہیں علم ہوگا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔(2)

امام عبدالرزاق، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اجازت تھی کہ جیسے چاہیں اپنی ازواج مطہرات کی باری بنائیں۔ اسی وجہ سے فرمایا ذٰلِكَ اَدْنٰۤى یعنی جب انہیں علم ہوگا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔(3)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ انصار کی ایک عورت نے اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ یہ بھی ان عورتوں میں سے تھی جس کے معاملہ کو مؤخر کردیا تھا۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کسی عورت کو دعوت نکاح دیتے تو کسی دوسرے مرد کے لیے یہ جائز نہیں ہوتا تھا کہ اس عورت کو دعوت نکاح دے یہاں تک کہ آپ ﷺ اس عورت سے نکاح کرلیں یا اسے ترک کردیں۔(4)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 34-33، داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ طبقات ابن سعد، باب ذکر قسم رسول اللہ بین نساۂ، جلد 8، صفحہ 172، دارصادر بیروت
3۔ تفسیر عبدالرزاق، جلد 3، صفحہ 48 (2364)، دارالکتب العلمیہ بیروت
4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 32

marfat.com
Marfat.com

امام احمد، امام بخاری، امام مسلم اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے جبکہ ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ میں ان عورتوں پر بڑی غیرت کا مظاہرہ کرتی جو اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ پر بطور ہبہ پیش کرتیں۔ میں کہتی وہ اپنے آپ کو کیسے ہبہ کرتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا تو میں نے کہا آپ کا رب آپ کی خواہش پوری کرنے میں جلدی کرتا ہے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن منذر، حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ وہ کہتی تھیں کیا ایک عورت اس بات سے حیا نہیں کرتی کہ وہ اپنے آپ کو ایک مرد کے لیے ہبہ کرے۔ تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے بارے میں کہا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا میرا خیال ہے آپ کا رب آپ کی خواہش کو پورا کرنے میں جلدی کرتا ہے۔(2)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو میں نے کہا آپ جو ارادہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جلدی کرتا ہے۔(3)

امام ابن سعد، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ کچھ عورتیں تھیں جنھوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے لیے ہبہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بعض کو اپنے حرم میں داخل کیا اور بعض کو مؤخر کر دیا۔ وہ حضور ﷺ کے حرم میں داخل نہ ہوئیں یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ انھوں نے بعد میں کسی سے نکاح نہ کیا انہیں میں سے بھی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے۔(4)

امام ابن سعد، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابو زید رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارادہ کیا کہ اپنی عورتوں کو طلاق دے دیں۔ جب انھوں نے یہ دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ عرض کی ہمیں طلاق نہ دیجیے۔ آپ کو ہمارے اور اپنے درمیان معاملات میں اختیار ہے۔ ہمارے لیے اپنی ذات اور مال میں سے جو چاہیں معین کر دیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جس سے چاہتے ہیں اس سے جدائی اختیار کیجیے رسول اللہ ﷺ نے بعض کو مؤخر کر دیا اور بعض کو حرم میں لے لیا۔ جن کو مؤخر کیا وہ حضرت میمونہ، حضرت جویریہ، حضرت ام حبیبہ، حضرت صفیہ اور حضرت سودہ تھیں۔ رسول اللہ ﷺ اپنی جان اور مال میں سے جو چاہتے ان میں تقسیم کر دیتے جن کو حرم میں شامل کیا۔ وہ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت ام سلمہ اور حضرت زینب تھیں۔ ان کے درمیان رسول اللہ ﷺ باری اور مال میں برابری اختیار کرتے۔(5)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ ایسا امر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے

1۔ صحیح بخاری، جلد 3، صفحہ 246 (4687)، دار الفکر بیروت
2۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، جلد 2، صفحہ 493 (2000)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 195، دار صادر بیروت
4۔ ایضاً، جلد 8، صفحہ 201
5۔ ایضاً، جلد 8، صفحہ 196

marfat.com
Marfat.com

نبی کریم ﷺ کے سپرد کیا تا کہ آپ اپنی بیویوں کو ادب سکھائیں تا کہ یہ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث اور زندگی میں زیادہ خوشنودگی کا باعث ہو۔ ہم یہ نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے کس کے معاملہ کو مؤخر کیا یا اس سے جدائی اختیار کی بعد اس کے کہ انہیں اختیار دیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو پسند کیا۔

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت ثعلبہ بن مالک رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارادہ کیا کہ آپ اپنی بعض عورتوں کو طلاق دیں تو انہوں نے آپ کو ہر قسم کا فیصلہ کرنے کا اختیار دے دیا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔(1)

امام فریابی، ابن سعد، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ کی یہ تفسیر نقل کی ہے ان میں سے جس سے چاہیں علیحدگی اختیار کرلیں۔ وہ آپ کے پاس بغیر طلاق کے بھی نہ آئے۔ وَتُئْوِیْٓ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ جسے آپ چاہیں اپنے حرم میں واپس لے لیں۔ وَمَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ یعنی اگر آپ چاہیں تو اسے اپنے حرم میں لے لیں۔(2)

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ تُرْجِیْ کا معنی تُؤَخِّرُ ہے یعنی تو اسے موخر کردے۔(3)

ابن ابی حاتم نے مجاہد سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ طلاق نہیں دیتے تھے۔ آپ علیحدگی اختیار کرتے تھے۔

امام بخاری، امام مسلم، ابوداؤد، امام نسائی، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے اجازت لیتے جبکہ ہماری باری ہوتی۔ بعد میں یہ آیت نازل ہوئی تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ۔ میں نے کہا آپ کیا کہتی تھیں؟ حضرت عائشہ نے کہا میں آپ سے کہتی تھی یہ میرا حق ہے، میں آپ کے معاملہ میں کسی اور کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دیتی۔(4)

لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا ﴿۵۲﴾

''حلال نہیں آپ کے لیے دوسری عورتیں اس کے بعد اور نہ اس کی اجازت ہے کہ تبدیل کرلیں ان ازواج سے دوسری بیویاں اگرچہ آپ کو پسند آئے ان کا حسن۔ بجز کنیزوں کے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگران ہے''۔

امام فریابی، دارمی، ابن سعد، عبداللہ بن احمد نے زوائد مسند میں، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور ضیاء رحمہم اللہ نے مختارہ میں حضرت زیاد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: میں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے کہا بتایئے اگر رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات فوت ہو جاتیں تو کیا آپ کے لیے شادی کرنا حلال نہ ہوتا؟ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے لیے کیا مانع ہے؟ میں نے کہا لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے خاص قسم کی عورتیں حلال کی ہیں اور ان کی صفت بھی بیان کر دی ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِیْٓ اٰتَیْتَ

1۔ طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 195، دار صادر بیروت
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 31، دار احیاء التراث العربی بیروت
3۔ ایضاً
4۔ صحیح بخاری، جلد 3، صفحہ 246، دار الفکر بیروت

marfat.com
Marfat.com

أُجُوْرَهُنَّ وَ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ بَنٰتِ عَمِّكَ وَ بَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَ بَنٰتِ خَالِكَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً (احزاب:50) پھر فرمایا لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ۔(1)

امام عبد بن حمید، امام ترمذی (جبکہ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے)، ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو مختلف قسم کی عورتوں سے روک دیا گیا مگر وہ عورتیں جو مومن مہاجر ہوں وہ آپ کے لیے حلال ہیں۔ ارشاد فرمایا لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ اللہ تعالیٰ نے مومن عورتوں کو آپ کے لیے حلال فرمایا۔ ارشاد فرمایا وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ (الاحزاب:50) اللہ تعالیٰ نے مسلمان کے علاوہ ہر دین والی عورت کو آپ پر حرام کر دیا۔(2)

امام ابوداؤد نے ناسخ میں اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ یہ وہ عورتیں ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کر دیا مگر تیرے چچا کی بیٹیاں، تیری پھوپھی کی بیٹیاں، تیرے ماموں کی بیٹیاں، تیری خالہ کی بیٹیاں۔(3)

امام فریابی، ابوداؤد اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد سے یہ قول نقل کیا ہے: ان اصناف میں سے جو آپ کے لیے بیان کی گئی ہیں وہ تیرے چچا کی بیٹیاں، تیری پھوپھی کی بیٹیاں، تیرے ماموں کی بیٹیاں، تیری خالہ کی بیٹیاں اور مومن عورت۔ اگر وہ اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ پر پیش کرے تو ان اصناف میں سے جس سے آپ نکاح کرنا چاہیں آپ کے لیے حلال ہے۔

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ جو حرام ہیں وہ یہودی اور نصرانی عورتیں ہیں یہ مناسب نہیں کہ ایسی عورتیں امہات المومنین بنیں اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ سے مراد یہودی اور نصرانی عورت ہے ایسی لونڈی خریدنے میں کوئی حرام نہیں۔(4)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ کا مطلب ہے کہ کوئی یہودی اور نصرانی عورت آپ کے لیے حلال نہیں۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس آیت کا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلی ازواج مطہرات کے بعد اور عورتوں سے شادی کرنے سے رسول اللہ ﷺ کو منع کر دیا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ان عورتوں پر اس طرح محدود کر دیا ہے جس طرح ان عورتوں کو رسول اللہ ﷺ پر محدود کر دیا تھا۔

ابوداؤد نے ناسخ میں، ابن مردویہ اور بیہقی نے سنن میں حضرت انس سے روایت نقل کی ہے: جب اللہ تعالیٰ نے انہیں اختیار

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 36، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ سنن ترمذی مع عارضۃ الاحوذی، جلد 12، صفحہ 64 (3215)، دار الکتب العلمیہ بیروت 3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 37

4۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب لا یحل لک النساء، جلد 3، صفحہ 538 (16912)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

marfat.com
Marfat.com

دیا تو ازواج مطہرات نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو اپنا لیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ان تک محدود کر دیا۔(1)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو اختیار دیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو اپنایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔ یہ وہ نو عورتیں ہیں جنہوں نے آپ کو پسند کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر حرام کر دیا کہ آپ کسی اور سے شادی کریں۔(2)

امام ابن سعد اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال نہیں ہوا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے یہ حلال کر دیا تھا کہ ذی رحم محرم کے علاوہ جس عورت سے آپ چاہیں شادی کر لیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُـْٔوِیْۤ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ کا یہی مطلب ہے۔(3)

امام عبدالرزاق، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابو داؤد نے ناسخ میں، امام ترمذی جبکہ امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے، امام نسائی، ابن جریر، ابن منذر، حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات نہیں ہوئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے محرمات کے علاوہ تمام عورتوں سے نکاح کو حلال کر دیا تھا۔(4)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔(5)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رحمہم اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو انہیں عورتوں پر محدود کر دیا گیا رسول اللہ ﷺ نے بعد میں کسی عورت سے شادی نہیں کی۔(6)

امام ابن سعد نے سلیمان بن یسار سے روایت نقل کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے کندیہ عورت سے شادی کی اور عامریات میں پیغام بھیجا اور ام شریک نے اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ کے لیے ہبہ کیا تو رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات نے کہا اگر رسول اللہ ﷺ نے اجنبی عورتوں سے شادیاں کر لیں تو ہم میں آپ کی کئی حاجت نہ رہے گی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو انہیں ازواج مطہرات پر محدود کر دیا اور آپ کے لیے چچا کی بیٹیاں، پھوپھی کی بیٹیاں، ماموں کی بیٹیاں اور خالہ کی بیٹیاں حلال رکھی گئیں جو ان میں سے ہوں جنہوں نے ہجرت کی اور باقی عورتیں آپ پر حرام کر دی گئیں سوائے لونڈیوں کے سوائے اس مومن عورت کے جس نے اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ پر ہبہ کر دیا جو ام شریک تھیں۔(7)

امام سعید بن منصور، ابن سعد، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ مشرکات میں سے آپ کے لیے عورتیں حلال نہیں مگر جنہیں گرفتار کیا جائے اور آپ کی ملک میں آ جائیں۔(8)

1۔ سنن کبریٰ از بیہقی، جلد 7، صفحہ 54، دار الفکر بیروت
2۔ طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 200، دار صادر بیروت
3۔ ایضاً، جلد 8، صفحہ 194
4۔ سنن ترمذی مع عارضۃ الاحوذی، جلد 12، صفحہ 65(3216)، بیروت
5۔ طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 194
6۔ ایضاً، جلد 8، صفحہ 195
7۔ ایضاً، جلد 8، صفحہ 197
8۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 38، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

امام بزار اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ دور جاہلیت میں بدل یہ تھا کہ مرد کہتا تو اپنی بیوی میرے ہاں بھیج دے۔ میں اپنی بیوی تیرے ہاں بھیج دیتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔ عیینہ بن حصن فزاری نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بغیر اجازت کے حاضر ہوا جبکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو نے اجازت کیوں نہیں لی۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ جب سے میں آیا ہوں میں نے کسی انصاری سے اجازت نہیں لی۔ پھر کہا یہ آپ کے پہلو میں حمیراء کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ ام المومنین عائشہ ہے۔ اس نے کہا کیا میں آپ کے لیے دنیا کی خوبصورت ترین کو نہ بھیج دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عیینہ! اللہ تعالیٰ نے یہ حرام کر دیا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اس سے بخل (انکار) کیا تو وہ وہاں سے نکلا۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا یہ کون ہے؟ فرمایا احمق سردار ہے جیسا تم دیکھ رہی ہو، یہ اپنی قوم کا سردار ہے۔

امام ابن منذر نے حضرت زید بن اسلم سے روایت نقل کی ہے کہ دور جاہلیت میں یہ طریقہ تھا کہ ایک آدمی دوسرے سے کہتا جبکہ اس کی بیوی خوبصورت ہوتی میری بیوی اپنی بیوی سے بدل دو اور تیری لونڈی سے بھی زائد لطف اندوز ہوں گا۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: یہ اس صورت میں ہے اگر آپ انہیں طلاق دے دیں تو آپ کے لیے حلال نہیں کہ آپ اس کی جگہ اور عورت بدلیں اس سے قبل آپ جس عورت سے چاہتے نکاح کر لیتے۔ کہا جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ کے عقد میں نو بیویاں تھیں۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ نے ام حبیبہ بنت ابی سفیان اور جویریہ بنت حارث سے شادی کی۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت علی بن زید رحمہ اللہ کے واسطہ سے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو ان بیویوں تک محدود کر دیا جن سے آپ کا وصال ہوا تھا۔ علی (بن زید) نے کہا میں نے اس کا ذکر حضرت علی بن حسین سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر آپ چاہتے تو اوروں سے شادی کر سکتے تھے۔ عبد بن حمید رحمہ اللہ کے الفاظ ہیں بلکہ آپ کو یہ حق حاصل تھا کہ آپ اوروں سے شادی کریں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جس روز یہ آیت نازل ہوئی اس روز جس سے آپ چاہتے شادی کر سکتے تھے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے رَقِيبًا کا معنی نگہبان نقل کیا ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَ لَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۫ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا

marfat.com
Marfat.com

فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿۵۳﴾ اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۵۴﴾

''اے ایمان والو! نہ داخل ہوا کرو نبی کریم کے گھروں میں بجز اس (صورت) کے کہ تم کو کھانے کے لیے آنے کی اجازت دی جائے (اور) نہ پکنے کا انتظار کیا کرو لیکن جب تمہیں بلایا جائے، تو اندر چلے آؤ۔ پس جب کھانا کھا چکو، تو فوراً منتشر ہو جاؤ اور نہ وہاں جا کر دل بہلانے کے لئے باتیں شروع کر دیا کرو۔ تمہاری یہ حرکتیں (میرے) نبی کے لیے تکلیف کا باعث بنتی ہیں پس وہ تم سے حیا کرتے ہیں (اور چپ رہتے ہیں) اور اللہ تعالیٰ کسی کا شرم نہیں کرتا حق بیان کرنے میں۔ اور جب تم مانگو ان سے کوئی چیز تو مانگو پس پردہ ہو کر۔ یہ طریقہ پاکیزہ تر ہے تمہارے دلوں کے لیے نیز ان کے دلوں کے لیے اور تمہیں یہ زیب نہیں دیتا کہ تم اذیت پہنچاؤ اللہ کے رسول کو اور تمہیں اس کی بھی اجازت نہیں کہ تم نکاح کرو ان کی ازواج سے ان کے بعد کبھی۔ بے شک ایسا کرنا اللہ کے نزدیک گناہ عظیم ہے۔ چاہے تم کسی بات کو ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز سے خوب آگاہ ہے''۔

امام بخاری، ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ آپ کی خدمت میں نیک، برا ہر قسم کا آدمی حاضر ہوتا ہے۔ کاش! آپ امہات المومنین کو پردے کا حکم دیتے تو اللہ تعالیٰ نے حجاب والی آیت کو نازل فرمایا۔(1)

امام احمد، عبد بن حمید، امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں مختلف طرق سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش سے شادی کی تو صحابہ کی دعوت کی صحابہ نے کھانا کھایا پھر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ اچانک آپ نے یہ ارادہ کیا کہ آپ کھڑے ہونے لگے ہیں۔ پھر بھی صحابہ کرام کھڑے نہ ہوئے۔ جب حضور ﷺ نے یہ دیکھا تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے تو کچھ صحابہ بھی کھڑے ہو گئے اور تین افراد بیٹھے رہے۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تا کہ گھر میں داخل ہوں تو کیا دیکھا کہ لوگ ابھی بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ پھر وہ اٹھے میں گیا اور حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں عرض کی کہ لوگ چلے گئے ہیں۔ حضور ﷺ تشریف لائے یہاں تک کہ گھر میں داخل ہوئے۔ میں بھی داخل ہونے لگا کہ نبی کریم ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔(2)

1۔ صحیح بخاری، جلد 3، صفحہ 247 (4689)، دار الفکر بیروت 2۔ ایضاً (4690)

marfat.com
Marfat.com

امام ترمذی (جب کہ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے)، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا کہ حضور ﷺ اس عورت کے دروازہ پر تشریف لائے جس سے آپ نے عقد نکاح کیا تھا۔ کیا دیکھا وہ لوگ موجود ہیں۔ حضور ﷺ تشریف لے گئے قضائے حاجت فرمائی آپ واپس لوٹے جب کہ صحابہ جا چکے تھے۔ آپ اندر داخل ہوئے جب کہ آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا۔ میں نے اس کا ذکر ابوطلحہ سے کیا تو انہوں نے کہا اگر بات اسی طرح ہے جس طرح تو کہتا ہے تو اس بارے میں ضرور حکم نازل ہوگا۔ تو حجاب والی آیت نازل ہوئی۔ (1)

امام ابن سعد، عبد بن حمید، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں بغیر اجازت داخل ہوا کرتا تھا۔ ایک دن آیا تو داخل ہوا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے بیٹے! ٹھہرو، تیرے بعد ایک نیا حکم نازل ہوا ہے۔ اب ہم پر بغیر اجازت داخل نہ ہوا کرو۔

امام ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ طویل وقت تک بیٹھا رہا۔ نبی کریم ﷺ کئی دفعہ اٹھے تا کہ وہ آپ کی پیروی کرے اور اٹھ جائے مگر اس نے ایسا نہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ داخل ہوئے۔ آپ نے اس آدمی کو دیکھا اور رسول اللہ ﷺ کے چہرہ میں ناگواری کے آثار کو دیکھا۔ حضرت عمر نے اس بیٹھنے والے آدمی کو دیکھا، فرمایا شاید تو نے نبی کریم ﷺ کو اذیت دی ہے۔ وہ آدمی سمجھ گیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں کئی دفعہ اٹھا تا کہ وہ میرے پیچھے اٹھے مگر اس نے ایسا نہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے کہا کاش! آپ پردے کا اہتمام کرتے کیونکہ آپ کی ازواج دوسری عورتوں جیسی نہیں ہیں۔ پردہ کا حکم ان کے لیے زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ کو نازل فرمایا۔ حضور ﷺ نے حضرت عمر کی طرف پیغام بھیجا اور انہیں اس بارے میں آگاہ کیا۔ (2)

امام نسائی، ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے صحیح سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ میں ایک پیالہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہی تھی۔ حضرت عمر گزرے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں دعوت دی۔ تو حضرت عمر نے کھانا کھایا۔ ان کی انگلی میری انگلی کو لگی۔ حضرت عمر نے کہا اوہ! اگر تمہارے بارے میں میری اطاعت کی جائے تو تمہیں کوئی آنکھ نہ دیکھے تو حجاب والی آیت نازل ہوئی۔

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر حجاب کا حکم حضرت عمر کے بارے میں نازل ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا تو حضرت عمر کا ہاتھ نبی کریم ﷺ کی کسی بیوی کے ساتھ جا لگا تو حجاب کا حکم دیا گیا۔ (3)

1۔ سنن ترمذی مع عارضۃ الاحوذی، جلد 12، صفحہ 65 (3217)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ مجمع الزوائد، جلد 9، صفحہ 16 (14431)، بیروت
3۔ طبقات ابن سعد، باب ذکر حجاب رسول اللہ ﷺ نساوہ، جلد 8، صفحہ 175، دار صادر بیروت

marfat.com
Marfat.com

امام ابن سعد، ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حجاب کے بارے میں مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں بچا۔ حضرت ابی بن کعب نے اس بارے میں مجھ سے پوچھا تو میں نے کہا یہ حکم حضرت زینب کے بارے میں نازل ہوا۔(1)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے: غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ کا معنی ہے وہ آپ کے کھانے کے وقت کو نہ دیکھتے رہیں۔ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا یہ واقعہ حضرت ام سلمہ کے گھر میں ہوا صحابہ نے کھانا کھایا پھر طویل گفتگو کرنے لگے۔ نبی کریم ﷺ کبھی باہر تشریف لے جاتے اور کبھی اندر تشریف لاتے۔ رسول اللہ ﷺ تو صحابہ سے حیا کرتے مگر اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں کرتا۔ فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ قتادہ نے کہا ہمیں یہ خبر پہنچی کہ اسی موقع پر انہیں حجاب کا حکم دیا گیا۔ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ حضرت قتادہ نے کہا ان امہات المومنین کو اجازت دی گئی کہ وہ ان رشتہ داروں سے پردہ نہ کریں۔(2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ربیع بن انس رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ صحابہ کرام آتے، نبی کریم ﷺ کے گھر میں داخل ہوتے، بیٹھتے، باتیں کرتے تاکہ کھانا پائیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو نازل فرمایا۔ تم ان کے کھانے کے وقت کو نہ دیکھتے رہو کہ انہیں بھی کھانا ملے نہ بیٹھو اور نہ ہی باتیں کرتے رہو۔

امام طستی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: مجھے غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ کا معنی بتایئے حضرت ابن عباس نے فرمایا الانا کا معنی پکی ہوئی چیز یعنی جب وہ کھانا پائے۔ عرض کی کیا عرب اس معنی کو پہچانتے ہیں؟ فرمایا ہاں کیا تو نے شاعر کا قول نہیں سنا:

ينعم ذاک الانا الغسط كما ينعم غرب المحالة الجمل

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھانا کھا رہے تھے جبکہ آپ کے **ساتھ آپ کے بعض** صحابہ بھی تھے تو ان میں سے کسی کا ہاتھ حضرت عائشہ صدیقہ کے ہاتھ کو جا لگا۔ نبی کریم ﷺ نے یہ ناپسند کیا تو حجاب والی آیت نازل ہوئی۔(3)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رات کو باہر جاتیں۔ جب قضائے حاجت کی ضرورت ہوتی تو وہ کھلی جگہ ہوتی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے عرض کرتے ہیں اپنی ازواج کو پردے کا حکم ارشاد فرمایئے لیکن رسول اللہ ﷺ نے ایسا نہیں کر رہے تھے۔ حضرت سودہ بنت زمعہ ایک رات عشاء کے بعد نکلیں۔ وہ ایک لمبے قد کی عورت تھی۔ حضرت عمر نے بلند آواز سے کہا اے سودہ! ہم نے آپ کو پہچان لیا ہے۔ خواہش یہ تھی کہ حجاب کا حکم نازل ہو تو اللہ تعالیٰ نے حجاب کا حکم نازل فرمایا۔(4)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 45، داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 22، صفحہ 42,47
3۔ ایضاً، جلد 22، صفحہ 48
4۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

امام فریابی، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰهُ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ وہ کھانا پکنے کے وقت کو نہ دیکھتے رہیں۔ اور کھانا کھانے کے بعد باتوں میں نہ لگ جائیں۔(1)

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے اِنٰهُ معنی اس کا پکنا نقل کیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سلیمان بن ارقم رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ یہ آیت جسیم لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

امام خطیب رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب صحابہ کھانا کھا لیتے تو اس امید پر نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھ جاتے کہ کھانے کی کوئی اور چیز آ جائے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے کہ ازواج نبی پر حجاب لازم ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ مَتَاعًا کا معنی حاجت ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر کو چار چیزوں میں دوسرے لوگوں پر فضیلت حاصل ہے۔ انہوں نے یہ ذکر کیا کہ غزوۂ بدر میں قیدی بنائے جانے والے کو قتل کر دیا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ (الانفال:68) کو نازل فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کو پردہ کرنے کا ذکر کیا۔ حضرت زینب نے کہا اے ابن خطاب! تو ہمارے بارے میں غیرت دکھاتا ہے جبکہ ہمارے گھروں میں وحی نازل ہوتی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے حق میں دعا کی اَللّٰهُمَّ اٰيِّدِ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ حضرت ابوبکر کے بارے میں اپنی رائے سے آپ کی سب سے پہلے بیعت کی۔

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے گھر تشریف لے جاتے تو صحابہ کرام جلدی کرتے اور اپنی جگہوں پر بیٹھ جاتے اس پر ناگواری کو نہ رسول اللہ ﷺ کے چہرے سے اور نہ کھانے کی طرف ہاتھ بڑھانے سے معلوم ہوتا کیونکہ نبی کریم ﷺ صحابہ سے حیا کرتے۔ اس بارے میں ان پر عتاب کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کو نازل فرمایا۔(2)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حجاب کا حکم اس وقت نازل ہوا جب نبی کریم ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش کو اپنی زوجیت میں لیا۔ یہ ہجرت کا پانچواں سال تھا۔ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات نے پردہ کیا جبکہ میری عمر پندرہ سال تھی۔(3)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت صالح بن کیسان رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہجرت کے پانچویں سال ذی قعدہ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 42,45

2۔ طبقات ابن سعد، باب ذکر حجاب رسول اللہ ﷺ نساوہ، جلد 8، صفحہ 174، دار صادر بیروت 3۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

میں نبی کریم ﷺ کی ازواج کے لیے حجاب کا حکم نازل ہوا۔(1)

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ آیت وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ایک ایسے آدمی کے بارے میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم ﷺ کی ایک زوجہ سے آپ کے بعد شادی کا ارادہ کیا۔ سفیان نے کہا علماء نے ذکر کیا ہے کہ وہ زوجہ حضرت عائشہ تھیں۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے کہا اگر رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوگیا تو میں حضرت عائشہ سے ضرور شادی کروں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ ایک آدمی کہتا ہے اگر رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوگیا تو آپ کے بعد میں فلانہ سے شادی کروں گا۔ یہ چیز نبی کریم ﷺ کو اذیت دیتی تھی۔(2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رحمہ اللہ نے کہا کیا محمد ﷺ ہماری چچازاد بہنوں سے ہمیں پردہ کا حکم دیتے ہیں اور ہمارے بعد ہماری بیویوں سے شادیاں کرتے ہیں۔ اگر کوئی واقعہ ہوگیا تو آپ کے بعد ہم بھی آپ کی بیویوں سے شادی کریں گے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ نے کہا اگر نبی کریم ﷺ کا وصال ہوگیا تو میں حضرت عائشہ صدیقہ سے شادی کروں گا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔(3)

امام ابن سعد نے حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو حزم سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت حضرت طلحہ بن عبیداللہ کے حق میں نازل ہوئی۔ کیونکہ اس نے یہ کہا تھا جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوگیا تو میں حضرت عائشہ سے شادی کروں گا۔(4)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ایک صحابی نے کہا اگر رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوگیا تو میں حضرت عائشہ یا ام سلمہ سے شادی کروں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔(5)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس آیا، ان سے گفتگو کی جبکہ وہ ان کا چچازاد بھائی تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کے بعد یہاں نہ کھڑا ہونا۔ اس نے عرض کی یارسول اللہ! ﷺ وہ میری چچازاد بہن ہے، اللہ کی قسم! میں نے اس سے کوئی ناپسندیدہ بات نہیں کی اور نہ اس نے مجھ سے ایسی کوئی بات کی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں اسے خوب جانتا ہوں کہ کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر غیور نہیں ہے اور نہ ہی مجھ سے کوئی زیادہ غیرت والا ہے۔ تو وہ چلا گیا پھر اس نے کہا آپ مجھے اپنی چچازاد بہن کے ساتھ

1۔ طبقات ابن سعد، باب ذکر حجاب رسول اللہ ﷺ نساؤہ، جلد 8، صفحہ 176، دار صادر بیروت
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 49
3۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 50 (2372)، دار الکتب العلمیہ بیروت
4۔ طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 201، دار صادر بیروت
5۔ سنن کبریٰ از بیہقی، جلد 7، صفحہ 69، دار الفکر بیروت

marfat.com
Marfat.com

بات کرنے سے منع کرتے ہیں۔ میں آپ کے بعد ضرور اس سے شادی کروں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا تو اس نے ایک غلام آزاد کیا۔ دس اونٹ اللہ کی راہ میں دیے اور ایک پیدل حج کیا سبب اس کی وہ بات تھی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے مجھے دعوت نکاح دی۔ یہ خبر حضرت فاطمہ کو پہنچی۔ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی اسماء حضرت علی سے شادی کرنے والی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں کہا اسے کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے سنن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی سے کہا اگر تجھے یہ بات اچھی لگے کہ تو جنت میں بھی میری بیوی ہو تو میرے بعد کسی اور سے شادی نہ کرنا کیونکہ عورت جنت میں اس کی بیوی ہوتی ہے جس کی دنیا میں آخری بیوی ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کو حرام کر دیا گیا کہ حضور ﷺ کے بعد کسی اور سے شادی کریں کیونکہ وہ جنت میں بھی حضور ﷺ کی ازواج ہیں۔(1)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے اِنْ تُبْدُوْا شَیْئًا اَوْ تُخْفُوْهُ کی یہ تفسیر کی ہے کہ تم ایسی بات کرو اور تم یہ کہتے رہو۔ ہم نبی کریم ﷺ کی فلاں بیوی سے نکاح کریں گے یا اس بات کو تم اپنے اندر چھپاؤ۔ تم ایسی بات نہ کرو، اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے۔(2)

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہمیں یہ خبر پہنچی کہ عالیہ بنت ظبیان کو نبی کریم ﷺ نے اس وقت طلاق دی جبکہ آپ ﷺ کی بیویاں آپ پر حرام نہ تھیں۔ اس نے اپنے چچازاد بھائی سے شادی کی اور اس سے اس کی اولاد بھی ہوئی۔(3)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مقاتل رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے: تم ایسی بات ظاہر کرو جو نبی کریم ﷺ کو تکلیف دے یا اسے چھپاؤ اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝۵۵

''کوئی حرج نہیں ان پر اگر ان کے ہاں آئیں انکے باپ، ان کے بیٹے، ان کے بھائی ان کے بھتیجے اور ان کے بھانجے اسی طرح مسلمان عورتیں اور لونڈیوں کی آمدورفت پر بھی کوئی پابندی نہیں۔ (اے عورتو!) ڈرا کرو اللہ

1۔ سنن کبریٰ از بیہقی، جلد 7، صفحہ 70، دار الفکر بیروت
2۔ طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 201، دار صادر بیروت
3۔ سنن کبریٰ از بیہقی، جلد 7، صفحہ 73

marfat.com
Marfat.com

(کی نافرمانی) سے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا مشاہدہ فرمارہا ہے"۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے: لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ کہ یہ آیت خاص طور پر نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے حق میں نازل ہوئی۔ نِسَآئِهِنَّ سے مراد مسلمان عورتیں ہیں: وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ سے مراد غلام اور لونڈیاں ہیں۔ انہیں یہ رخصت دی گئی کہ حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد بھی انہیں دیکھ سکتے ہیں۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابوداؤد نے ناسخ میں، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جن رشتہ داروں کا ذکر کیا گیا ہے ان کے لیے جائز ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کو دیکھیں۔

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ان سے کہا گیا کہ کون نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس جا سکتا ہے؟ فرمایا ہر ذی رحم محرم رشتہ دار وہ نسبی ہو یا رضاعی ہو پوچھا باقی لوگ؟ جواب دیا ازواج مطہرات اس سے پردہ کریں گی یہاں تک کہ وہ اس مرد سے پردے کے پیچھے سے بات کریں گی، بعض اوقات ایک ہی پردہ ہوتا تھا مگر غلام اور مکاتب کیونکہ ان سے وہ پردہ نہیں کرتی تھی۔(1)

امام ابن سعد، ابن ابی شیبہ اور ابوداؤد نے ناسخ میں ابوجعفر محمد بن علی سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین دونوں امہات المؤمنین کو نہیں دیکھتے تھے۔ حضرت ابن عباس نے کہا ان دونوں کے لیے ازواج مطہرات کو دیکھنا حلال ہے۔(2)

امام ابن سعد، ابن ابی شیبہ اور ابوداؤد نے ناسخ میں عکرمہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابن عباس کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے حضرت حسن سے حجاب کیا ہے تو حضرت ابن عباس نے کہا حضرت حسن کا حضرت عائشہ کو دیکھنا حلال ہے۔(3)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ آیت میں چچا اور ماموں کا ذکر نہیں کیا کیونکہ ان کا ذکر ان کے بیٹوں کے ضمن میں آجاتا ہے۔(4)

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۵۶

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی مکرم ﷺ پر۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ پر درود بھیجا کرو اور (بڑے ادب و محبت سے) سلام عرض کیا کرو"۔

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس سے يُصَلُّوْنَ کا معنی يَتَبَرَّكُوْنَ کیا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے ابوالعالیہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی صلوۃ سے مراد فرشتوں کے سامنے نبی کریم ﷺ کی تعریف ہے اور فرشتوں کی صلوۃ سے مراد نبی کریم ﷺ کے لیے دعا ہے۔(5)

امام ابن ابی حاتم، ابوالشیخ نے العظمہ میں اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی

1۔ طبقات ابن سعد، باب من کان یصلح لہ الدخول علی ازواج النبی ﷺ، جلد 8، صفحہ 177، دار صادر بیروت 2۔ ایضاً، جلد 8، صفحہ 178 3۔ ایضاً
4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 52، دار احیاء التراث العربی بیروت 5۔ ایضاً، جلد 22، صفحہ 52

marfat.com
Marfat.com

ہے کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کیا تیرا رب بھی درود بھیجتا ہے؟ تو حضرت موسیٰ کو ان کے رب نے ندا کی اگر وہ تجھ سے یہ پوچھیں کیا تیرا رب صلوۃ بھیجتا ہے؟ تو کہنا ہاں۔ میں اور میرے فرشتے انبیاء اور رسولوں پر صلوۃ بھیجتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگ آپ کو اس آیت کے ذریعے مبارکبادیں دینے لگے۔ حضرت ابی بن کعب نے کہا آپ کے بارے میں کوئی خیر نازل نہیں ہوئی مگر ہم اس میں آپ کے ساتھ شریک ہوئے تو یہ آیت وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ (التوبہ) آیت نازل ہوئی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نبی مکرم پر صلوٰۃ سے مراد اللہ تعالیٰ کی مغفرت ہے۔ اللہ تعالیٰ فعل صلوۃ نہیں کرتا بلکہ وہ بخشتا ہے۔ جہاں تک بندوں کی نبی کریم ﷺ پر صلوۃ کا تعلق ہے تو اس سے مراد آپ کے لیے مغفرت کو طلب کرنا ہے۔

حضرت سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ہم نے عرض کی یارسول اللہ! ہم نے آپ کی بارگاہ اقدس میں سلام کہنا تو سیکھ لیا ہے، آپ کی بارگاہ اقدس میں صلوۃ بھیجنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا یہ کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌمَّجِيْدٌ۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت یونس بن خباب سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے ہمیں ایران میں خطبہ دیا اور یہ آیت تلاوت کی۔ فرمایا مجھے اس آدمی نے بتایا جس نے حضرت ابن عباس سے سنا وہ کہتے یہ اس طرح نازل ہوئی۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! ﷺ ہم نے یہ تو جان لیا کہ آپ کی بارگاہ میں سلام کیسے کہنا ہے۔ آپ کی بارگاہ میں درود کیسے پہنچائیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّآلَ مُحَمَّدٍ كَمَا رَحِمْتَ آلَ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌمَّجِيْدٌ۔(1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! ﷺ یہ سلام ہے جسے ہم پہچان چکے ہیں تو آپ کی بارگاہ میں صلوۃ کا طریقہ کیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌمَّجِيْدٌ۔(2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی کثیر بن ابی مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جب یہ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 53، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ تو آپ پر سلام ہوا جسے ہم پہچان چکے ہیں۔تو آپ کی بارگاہ میں صلوٰۃ سے کیا مراد ہے؟ جبکہ آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف کی جا چکی ہیں۔فرمایا یہ کہو''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ''۔(1)

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم رحمہ اللہ سے وہ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں: وہ کہا کرتے تھے''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِهٖ وَعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ''۔(2)

امام عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، امام احمد، عبد بن حمید، امام بخاری، امام مسلم، ابوداؤد، ترمذی، امام نسائی، ابن ماجہ اور ابن مردویہ نے کعب بن عجرہ سے روایت نقل کی ہے: ایک آدمی نے عرض کی یارسول اللہ! ﷺ جہاں تک آپ کی بارگاہ میں سلام پیش کرنے کا تعلق ہے۔ہم اسے پہچان چکے ہیں، آپ کی بارگاہ میں صلوٰۃ پیش کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ تو فرمایا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌمَّجِیْدٌ۔(3)

امام ابوداؤد، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جسے یہ بات اچھی لگے کہ وہ مکمل مکیال (کیل کا برتن) سے کیل کرے۔جب وہ ہم اہل بیت پر درود پڑھے تو وہ یوں کہے''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّیَّتِهٖ وَ اَھْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ''(4)

امام دارقطنی نے افراد میں اور ابن نجار رحمہما اللہ نے تاریخ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا ایک آدمی حاضر ہوا، اس نے سلام کیا۔نبی کریم ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیا، خندہ پیشانی کا اظہار فرمایا اور اپنے پہلو میں بٹھایا۔جب اس آدمی کا کام ہو گیا تو وہ اٹھا۔نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابوبکر! یہ وہ آدمی ہے جس کے ہر روز اتنے اعمال بلند کیے جاتے ہیں جتنے تمام زمین والوں کے اعمال بلند کیے جاتے ہیں۔میں نے پوچھا یہ کیوں؟ فرمایا جب بھی یہ صبح کرتا ہے تو یہ مجھ پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے تمام مخلوقات کی طرح۔میں نے عرض کی وہ کیسے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ کَمَا یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْهِ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْهِ۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، امام نسائی، ابن ابی عاصم، ہیثم بن کلیب شاشی اور ابن مردویہ نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت نقل کی ہے میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ کی بارگاہ میں درود کیسے پیش کیا جائے؟ فرمایا''اَللّٰھُمَّ صَلِّ

1۔تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 53
2۔مصنف عبدالرزاق، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ، جلد 2، صفحہ 138 (3108)، دارالکتب العلمیہ بیروت
3۔ایضاً، جلد 2، صفحہ 139 (3112)
4۔سنن ابوداؤد، جلد 4، صفحہ 268 (954)، مکتبۃ الرشد

marfat.com
Marfat.com

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ''

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کی میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا ہے آپ کی بارگاہ اقدس میں درود کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا کہو ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ''(1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی میں آپ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا عرض کی آپ کی بارگاہ اقدس میں سلام پیش کرنے کا طریقہ تو پہچان لیا ہے، آپ کی بارگاہ اقدس میں درود پیش کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ فرمایا کہو ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌمَّجِیْدٌ ''(2)

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، عبد بن حمید، امام بخاری، امام نسائی، ابن ماجہ اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ یہ آپ پر سلام کا طریقہ ہے، آپ کی بارگاہ میں درود کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا تم یہ کہا کرو ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ''(3)

امام عبد بن حمید، امام نسائی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ صحابہ نے پوچھا ہم آپ کی بارگاہِ اقدس میں کیسے سلام پیش کریں؟ فرمایا کہو ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَ بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی وَ آلِ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌمَّجِیْدٌ ''اور سلام کا طریقہ تو وہی ہے جو تم جانتے ہو۔

امام مالک، عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابو داؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت بشیر بن سعد رحمہ اللہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ آپ کی بارگاہ میں درود پیش کریں۔ ہم آپ کی بارگاہ میں کیسے درود پیش کریں؟ حضور ﷺ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے یہ آرزو کی کہ ہم یہ سوال نہ کرتے پھر فرمایا یہ کہا کرو ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ'' سلام تو اس طرح ہے جیسے تم جانتے ہو۔(4)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 52، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 22، صفحہ 52

3۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ، جلد 1، صفحہ 477 (903)، دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ مصنف عبد الرزاق، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ، جلد 2، صفحہ 139 (3113)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

امام مالک، امام احمد، عبد بن حمید، امام بخاری، امام مسلم، ابوداؤد، امام نسائی، ابن ماجہ اور ابن مردویہ نے حضرت ابوحمید ساعدی سے روایت نقل کی ہے کہ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! ﷺ ہم کیسے آپ کی بارگاہ میں درود پیش کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہو "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ"(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: میں نے عرض کی یارسول اللہ! ﷺ ہم آپ کی بارگاہ میں کیسے درود پڑھیں؟ فرمایا کہو "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ"

امام ابن مردویہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم نے عرض کی یارسول اللہ! ﷺ ہم اس بات کو جان چکے ہیں کہ آپ کی بارگاہ میں کیسے سلام پیش کریں، ہم آپ کی بارگاہ میں درود کیسے پیش کریں؟ فرمایا کہو "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ"

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب کوئی آدمی نماز میں کہے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ تو وہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں درود پیش کرے۔

امام ابن خزیمہ، حاکم (جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ! ﷺ جہاں تک آپ کی بارگاہ اقدس میں سلام پیش کرنے کا تعلق ہے وہ ہم پہچان چکے ہیں، ہم آپ کی بارگاہ میں کیسے درود پیش کریں؟ نبی کریم ﷺ خاموش رہے۔ پھر فرمایا جب تم مجھ پر درود پڑھو تو کہو "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ"(2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ آدمی تشہد پڑھے۔ پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے پھر اپنے لیے دعا کرے۔

امام بخاری رحمہ اللہ الادب المفرد میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں وہ مسلمان جس کے پاس صدقہ کا مال نہ ہو تو وہ اپنی دعاء میں کہے "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ" بے شک یہ عمل اس کی زکوٰۃ بن جائے گا۔(3)

امام بخاری رحمہ اللہ ادب مفرد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں جس

1۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، جلد 4، صفحہ 109 (407)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ مستدرک حاکم، جلد 1، صفحہ 401 (988)، دارالکتب العلمیہ بیروت

3۔ الادب المفرد، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ، جلد 2، صفحہ 97 (643)، مکتبۃ المدنی القاہرہ

marfat.com
Marfat.com

نے یہ کہا ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ آلِ اِبْرَاھِیْمَ'' میں قیامت کے دن اس کے حق میں ایمان کی شہادت دوں گا اور اس کے حق میں سفارش کروں گا۔(1)

امام بخاری رحمہ اللہ نے ادب میں حضرت انس اور مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل امین میرے پاس تشریف لائے اور کہا جس نے آپ پر ایک دفعہ درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمت نازل فرمائے گا اور اس کے لیے دس درجے بلند فرمادے گا۔(2)

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، امام بخاری ادب میں حضرت انس بن مالک سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں، فرمایا جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس سے دس خطائیں معاف فرماتا ہے۔(3)

امام بخاری رحمہ اللہ الادب میں اور امام مسلم رحمہ اللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔(4)

امام بخاری رحمہ اللہ نے ادب میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف لے گئے۔ جب پہلے زینے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ پھر دوسرے زینے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ پھر تیسرے زینے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! ﷺ ہم نے آپ کو تین مرتبہ آمین کہتے ہوئے سنا۔ فرمایا جب میں نے پہلے زینے پر قدم رکھا تو حضرت جبرئیل امین تشریف لائے، فرمایا وہ بندہ بد بخت ہے جس نے رمضان شریف کا مہینہ پایا، وہ گزر گیا اور اسے بخشا نہ گیا تو میں نے آمین کہی۔ پھر فرمایا وہ بندہ بد بخت ہے جس نے اپنے دونوں والدین یا ایک کو پایا تو والدین نے اسے جنت میں داخل نہ کیا۔ میں نے کہا آمین۔ پھر کہا وہ بندہ بد بخت ہے جس کے ہاں آپ کا ذکر ہوا مگر اس نے آپ پر درود نہ پڑھا۔ تو میں نے کہا آمین۔(5)

امام بخاری رحمہ اللہ نے الادب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ منبر پر چڑھے، فرمایا آمین آمین آمین۔ عرض کی گئی یارسول اللہ! ﷺ آپ ایسے تو نہیں کرتے تھے۔ فرمایا جبرئیل امین نے یہ بد دعا کی وہ آدمی ذلیل و رسوا ہو جس نے دونوں والدین یا ایک کو پایا تو اس نے اسے جنت میں داخل نہ کیا۔ میں نے کہا آمین۔ پھر جبرئیل امین نے کہا وہ آدمی خاک آلود ہو جس پر رمضان شریف کا مہینہ داخل ہوا تو اسے بخشا نہ گیا۔ تو میں نے کہا آمین۔ پھر کہا وہ آدمی ذلیل و رسوا ہو جس کے ہاں میرا ذکر ہوا تو مجھ پر اس نے درود نہ پڑھا۔ تو میں نے کہا آمین۔(6)

1۔ الادب المفرد، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ، جلد 2، صفحہ 98 (644)، مکتبۃ المدنی القاہرہ
2۔ ایضاً، (645)
3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 325 (31786)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
4۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، جلد 4، صفحہ 109 (408)، دار الکتب العلمیہ بیروت
5۔ الادب المفرد، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ، جلد 2، صفحہ 101 (647)
6۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 102 (649)

marfat.com
Marfat.com

امام ابن سعد، امام احمد، امام نسائی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت زید بن ابی خارجہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ ہمیں یہ تو معلوم ہو گیا ہے کہ سلام کیسا ہے۔ ہم آپ کی بارگاہ میں درود کیسے پیش کریں؟ فرمایا مجھ پر درود پڑھو اور اس میں کوشش کرو پھر کہو "اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ"۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انصار کے چند افراد نے عرض کی، آپ کی بارگاہ میں درود کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا کہو "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ" تو انصار کے ایک نوجوان نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آل محمد کون ہیں؟ فرمایا ہر مومن۔

امام احمد، عبد بن حمید اور ابن مردویہ نے حضرت بریدہ سے روایت نقل کی ہے ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ ہم نے یہ بات جان لی کہ ہم آپ پر سلام کیسے پڑھیں، ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ فرمایا کہو "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهٗ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ"(1)

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم مجھ پر ناموں اور ذاتوں کے ساتھ پیش کیے جاتے ہو مجھ پر درود اچھی طرح پیش کیا کرو۔(2)

امام عبد الرزاق رحمہ اللہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے وہ حضرت ابو طلحہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو خوش پایا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ میں نے آج سے زیادہ آپ کو خوش اور اچھی طبیعت والا نہیں پایا جب سے میں نے آپ کو دیکھا ہے۔ فرمایا کونسی چیز مجھے خوش ہونے سے روک سکتی ہے جب کہ جبرئیل امین میرے پاس سے ابھی گئے ہیں، آپ نے مجھے خوشخبری دی ہے کہ جس بندے نے بھی مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھا۔ اس کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں، اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں مجھ پر اسی طرح درود پیش کیا جاتا ہے جیسے اس نے کہا اور جیسی دعا اس نے کی اسی طرح اس کی طرف واپس لوٹایا جاتا ہے۔(3)

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے حضرت ابن عیینہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت یعقوب بن زید تیمی رحمہ اللہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے رب کی طرف سے آنے والا میرے پاس آیا، کہا آپ کی بارگاہ میں جو بھی بندہ درود پیش کرتا ہے، اللہ تعالیٰ دس رحمتیں اس پر نازل فرماتا ہے۔ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ کیا میں اپنی دعا کا نصف آپ کے لیے مختص نہ کر دوں؟ فرمایا اگر تو چاہے، عرض کی کیا میں اپنی تمام دعا آپ کے لیے مختص نہ کر دوں۔ فرمایا تو پھر اللہ تعالیٰ تیرے دنیا و آخرت کے غموں کے لیے کافی ہو جائے گا۔(4)

امام طبرانی، ابن مردویہ اور ابن نجار رحمہم اللہ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: صحابہ نے عرض

1۔ مسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 396، دار صادر بیروت

2۔ مصنف عبدالرزاق، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ، جلد 2، صفحہ 140 (3116)، دار الکتب العلمیہ بیروت 3۔ ایضاً (3118) 4۔ ایضاً (3119)

marfat.com
Marfat.com

کی ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کے بارے میں بتایئے؟ فرمایا یہ پوشیدہ راز ہے۔ اگر تم مجھ سے اس بارے میں نہ پوچھتے تو میں تمہیں نہ بتاتا۔ اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے میرے لیے متعین کیے ہیں۔ کسی مسلمان کے ہاں میرا ذکر کیا جاتا ہے وہ مجھ پر درود پڑھتا ہے، تو دونوں فرشتے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تجھے بخش دے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان دونوں فرشتے کے جواب میں کہتے ہیں آمین۔ ایسا بندہ جس کے پاس میرا ذکر کیا جاتا ہے وہ مجھ پر درود نہیں پڑھتا مگر وہ فرشتے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تجھے نہ بخشے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے جواب میں کہتے ہیں آمین۔ (1)

امام مسلم، امام احمد، ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (2)

امام ترمذی جبکہ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور ابن حبان نے حضرت ابن مسعود سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا قیامت کے روز میرے سب سے قریب وہ شخص ہوگا جس نے مجھ پر زیادہ دفعہ درود شریف پڑھا ہوگا۔ (3)

امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔ (4)

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: جس نے مجھ پر درود پڑھنے کو بھلا دیا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (5)

امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جب کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے: لوگ جس مجلس میں بیٹھیں اس میں نہ اللہ کا ذکر کریں اور نہ اپنے نبی پر درود پڑھیں تو ان پر گناہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں عذاب دے چاہے تو انہیں بخش دے۔ (6)

امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت جابر سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی قوم جمع نہیں ہوتی پھر وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نبی کریم ﷺ پر درود شریف کے بغیر بکھر جاتی ہے تو وہ بدبودار مردہ سے اٹھے ہیں۔ (7)

امام نسائی، ابن ابی عاصم، ابوبکر نے غیلانیات میں، بغوی نے جعدیات میں، بیہقی نے شعب میں اور ضیاء نے حضرت ابو سعید خدری سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے فرمایا کوئی قوم کسی مجلس میں نہیں بیٹھتی جس میں وہ نبی کریم ﷺ پر درود نہیں پڑھتے مگر ان کے لیے حسرت ہے۔ اگر وہ جنت میں داخل ہو گئے تو وہ ثواب نہ دیکھیں گے۔ (8)

1۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 211 (11283)، دار الفکر بیروت

2۔ سنن ترمذی مع تحفۃ الاحوذی، باب فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ، جلد 2، صفحہ 520 (485)، دار الکتب العلمیہ بیروت 3۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 519 (484)

4۔ ایضاً، مع عارضۃ الاحوذی، جلد 13، صفحہ 56 (3546)، دار الکتب العلمیہ بیروت

5۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، باب فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ، جلد 12، صفحہ 197 (3380)، دار الکتب العلمیہ بیروت

6۔ سنن ترمذی، جلد 1، صفحہ 491 (908)، دار الکتب العلمیہ بیروت

7۔ شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 214 (1570)، دار الکتب العلمیہ بیروت 8۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 215 (1571)

marfat.com
Marfat.com

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت انس سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرئیل امین میرے پاس آئے کہا، وہ آدمی ذلیل ورسوا ہو جس کے ہاں میرا ذکر ہوا تو اس نے آپ پر درود شریف نہ پڑھا۔

امام قاضی اسماعیل رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کے بخل کے لیے یہی کافی ہے کہ قوم میرا ذکر کرے اور مجھ پر درود نہ پڑھیں۔

امام اصفہانی نے ترغیب میں اور دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے قیامت کے روز قیامت کی ہولنا کیوں سے زیادہ محفوظ وہ ہوگا جو دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا۔ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اس عمل کے لیے کافی تھے لیکن مومنوں کو اس کے لیے خاص کیا تا کہ انہیں اس عمل پر بدلہ دے۔

خطیب نے تاریخ میں اور اصفہانی نے حضرت ابوبکر صدیق سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں درود ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ خطاؤں کو مٹانے والا ہے اور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں سلام غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔ اور نبی کریم ﷺ کی ذات سے محبت جان قربان کرنے سے افضل ہے یا فرمایا اللہ کی راہ میں تلوار چلانے سے افضل ہے۔

امام ابن عدی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود پڑھو، اللہ تعالیٰ تم پر رحمت فرمائے گا۔

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، عبد بن حمید، امام ترمذی (امام ترمذی نے اسے صحیح حسن قرار دیا ہے)، بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ مجھے بتایئے اگر میں اپنی تمام دعا آپ کے لیے خاص کر دوں؟ فرمایا تو پھر اللہ تعالیٰ تیرے دنیا وآخرت کے غموں کے لیے کافی ہو جائے گا۔(1)

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، عبد بن حمید اور امام ترمذی رحمہم اللہ نے حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ سے بڑی اچھی صبح کی، خوشی آپ کے چہرہ سے نظر آرہی تھی۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ آپ نے بڑی اچھی صبح کی، خوشی آپ کے چہرہ سے عیاں ہو رہی ہے۔ فرمایا میرے رب کی جانب سے ایک آنے والا آیا، اس نے بتایا آپ کی امت میں سے جو ایک دفعہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے حق میں دس نیکیاں لکھے گا، دس برائیاں مٹائے گا، اس کے دس درجے بلند کرے گا اور اسی جیسا بدلہ عطا فرمائے گا۔ ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں: فرشتہ میرے پاس آیا، اس نے کہا اے محمد! ﷺ کیا آپ کو یہ امر راضی نہیں کریگا کہ تیرا رب یہ کہتا ہے آپ کی امت میں سے کوئی آپ پر درود نہیں پڑھے گا مگر میں اس پر دس رحمتیں نازل فرماؤں گا اور آپ کی امت میں سے کوئی ایک دفعہ سلام نہیں پیش کریگا مگر میں اس پر دس سلام بھیجوں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں۔(2)

امام بیہقی نے شعب الایمان میں، ابن عساکر، ابن منذر رحمہم اللہ نے اپنی تاریخ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو دنیا میں مجھ

1۔ شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 217 (1579)، دار الکتب العلمیہ بیروت 2۔ مسند امام احمد، جلد 4، صفحہ 29، دار صادر بیروت

marfat.com
Marfat.com

پر زیادہ درود پڑھتا تھا۔ جس نے جمعہ کے روز اور جمعہ کی رات مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کام کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا جو اسے میری قبر میں پیش کرے گا جس طرح تم پر تحائف پیش کیے جاتے ہیں، جو مجھ پر درود پڑھنے والے کا نام اور دس پشتوں تک اس کا نسب پیش کرے گا۔ میں اس کے عمل صحیفہ بیضاء میں لکھ لوں گا۔

امام بیہقی نے شعب میں، خطیب اور ابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کے پاس درود شریف پڑھا میں اسے سنتا ہوں اور جو مجھ پر دور سے درود پڑھتا ہے تو وہ اس کے دنیا و آخرت کے امور کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور قیامت کے روز میں اس کا گواہ اور شفاعت کرنے والا ہوں گا۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا کرو کیونکہ درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (2)

امام عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، طبرانی اور حاکم نے کنی میں حضرت عامر بن ربیعہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اب تم زیادہ پڑھو یا کم پڑھو۔ (3)

امام عبدالرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ جب کوئی آدمی نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے تو یہ دعا پڑھے اے اللہ! حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کبریٰ قبول فرما، آپ کا بلند درجہ مزید بلند فرما اور دنیا و آخرت میں آپ کی التجاء قبول فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کو اس شرف سے نوازا۔ (4)

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن ماجہ اور ابن مردویہ نے حضرت ابن مسعود سے روایت نقل کی ہے: جب تم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں درود پیش کرو تو اچھی طرح درود شریف پڑھو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اسے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ہم نے جان لیا۔ فرمایا یہ دعا کیا کرو اے اللہ! اپنی نوازشات، رحمت اور برکات کو سید المرسلین، امام المتقین، خاتم النبیین، حضرت محمد ﷺ، جو تیرے بندے، تیرے رسول، خیر کے امام، خیر کے قائد اور رسول رحمت ہیں، کے لیے بنا دے۔ اے اللہ! انہیں مقام محمود پر فائز فرما جس مقام پر اگلے پچھلے رشک کرتے ہیں۔ اے اللہ! حضور ﷺ اور آپ کی آل پر رحمتیں نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمتیں نازل کیں بیشک تو حمد کیا گیا اور بزرگ ہے۔ (5)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ ہم نے جان لیا کہ آپ کی بارگاہ میں کیسے سلام پیش کرنا ہے تو ہم کیسے درود پیش کریں؟ فرمایا کہو اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر رحمتیں نازل فرما اور جنت میں انہیں وسیلہ کے مقام پر فائز فرما اور چنے ہوؤں میں اس کی محبت رکھ دے اور مقربین

1۔ شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 218 (1583)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 253 (8700)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

3۔ مصنف عبدالرزاق، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ، جلد 2، صفحہ 140 (3120)، دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 138 (3109)

5۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 140 (3117)

marfat.com
Marfat.com

میں اس کی مودت رکھ دے۔ علیین میں اس کا ذکر اور اس کا گھر بنا دے۔ آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں، اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی۔ بے شک تو حمد کیا گیا بزرگ ہے اور حضرت محمد ﷺ اور آل محمد پر برکت نازل فرما۔

امام خطیب رحمہ اللہ نے تاریخ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ اپنی مجالس کو نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں درود سے مزین کرو۔

امام شیرازی نے القاب میں حضرت زید بن وہب سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابن مسعود نے کہا اے زید بن وہب! جب جمعہ کا روز ہو تو نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ہزار بار درود پڑھنا نہ چھوڑ تو کہہ ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ''

امام عبدالرزاق، قاضی اسماعیل، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے ''شعب الایمان'' میں حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے تمام انبیاء اور رسولوں پر درود پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مبعوث کیا ہے جس طرح اس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ، قاضی اسماعیل، ابن مردویہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے: درود نبی کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں، مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے دعائے مغفرت ہوگی۔(2)

امام ابن ابی داؤد نے مصاحف میں حضرت حمیدہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے ہمارے لیے اپنے سامان کی وصیت کی آپ کے مصحف میں تھا اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ وَ الَّذِیْنَ یَصِفُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَلَ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ﴿۵۷﴾

''بے شک جو لوگ ایذا پہنچاتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے محروم کر دیتا ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور اس نے تیار کر رکھا ہے ان کے لیے رسوا کن عذاب''۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ بنت حیی کو اپنے حرم میں لیا تو انہوں نے نبی کریم ﷺ پر طعن کیا۔(3)

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت لگائی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو آدمی مجھے اذیت دیتا ہے اور ان لوگوں کو اپنے گھر میں جمع کرتا ہے جو مجھے اذیت دیتے ہیں اسے میری طرف سے کون عذر پیش کرے گا (میری صفائی دے گا)۔

1۔ مصنف عبدالرزاق، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ، جلد 2، صفحہ 141 (3123)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ، جلد 2، صفحہ 254 (8716)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 54، داراحیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

امام حاکم نے ابن ابی ملیکہ سے روایت نقل کی ہے کہ شام کا ایک آدمی آیا، اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے حضرت علی کے بارے میں نازیبا باتیں کیں تو حضرت ابن عباس نے اسے کنکریاں ماریں۔ فرمایا اے اللہ کے دشمن! تو نے رسول اللہ کو اذیت دی۔ اگر رسول اللہ ﷺ اس دنیا میں تشریف فرما ہوتے تو تب بھی انہیں اذیت دی ہوتی۔ (1)

امام ابن منذر نے حضرت ابن شریح رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی اس طرح کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اوروں کی عبادت کرتے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اذیت دی کہا بے شک وہ ساحر و مجنون ہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے روایت نقل کی ہے کہ اس آیت کا مصداق تصویریں بنانے والے ہیں۔ (2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ نبی کریم ﷺ حدیث قدسی بیان فرماتے ہیں: ابن آدم نے مجھے گالی دی جب کہ اسے زیبا نہ تھا کہ وہ مجھے گالیاں دیتا۔ اس نے مجھے جھٹلایا جب کہ اسے زیب نہیں دیتا تھا کہ مجھے جھٹلاتا اس کی مجھے گالیاں دینے کی تو یہ صورت ہے کہ اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے بیٹا بنالیا ہے جب کہ میں یکتا بے نیاز ہوں۔ اس کا مجھے جھٹلانا یہ ہے وہ کہتا ہے جیسے اس نے مجھے پیدا کیا ہے وہ مجھے دوبارہ پیدا نہیں کرے گا۔ قتادہ نے کہا حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے قیامت کے روز جہنم سے ایک گردن نکلے گی۔ وہ کہے گی اے لوگو! مجھے تم میں سے تین قسم کے لوگوں کو ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ ہر غالب معزز کی، ہر جبار سرکش کی اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی عبادت کی۔ وہ انہیں یوں اچک لے گی جس طرح پرندہ زمین سے دانے کو اچک لیتا ہے۔ وہ انہیں اپنی گرفت میں لے لے گی اور آگ میں داخل ہو جائے گی۔ ایک اور گردن نکلے گی اور کہے گی اے لوگو! مجھے تم میں سے تین قسم کے لوگوں کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلایا، اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا اور اللہ تعالیٰ کو اذیت دی۔ جس نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلایا وہ وہ ہے جو یہ گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ موت کے بعد اسے نہیں اٹھائے گا۔ جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا وہ وہ ہے جس نے گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹا بنالیا ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی وہ وہ ہے جو تصویریں بناتے ہیں اور زندگی عطا نہیں کر سکتے تو وہ گردن انہیں یوں اچک لے گی جس طرح پرندہ زمین سے دانا اٹھا لیتا ہے، انہیں لپیٹ لے گی اور جہنم میں داخل ہو جائے گی۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾

''اور جو لوگ دل دکھاتے ہیں مومن مردوں اور مومن عورتوں کا بغیر اس کے کہ انہوں نے کوئی (معیوب) کام کیا ہو، تو انہوں نے اٹھالیا (اپنے سر پر) بہتان باندھنے اور کھلے گناہ کا بوجھ''۔

امام فریابی، ابن سعد نے طبقات میں، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے

1۔ مستدرک حاکم، جلد 3، صفحہ 131 (4618)، دار الکتب العلمیہ بیروت 2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 54

marfat.com
Marfat.com

حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہاں یُؤْذُوْنَ سے مراد ہے جو لوگ مومن مردوں اور مومن عوتوں میں تہمت لگاتے ہیں۔ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا جس کا انہیں علم نہیں ہوتا اور بُهْتَانًا سے مراد گناہ ہے۔(1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جہنمیوں پر خارش مسلط کر دی جائے گی۔ وہ اپنے جسم کو رگڑیں گے یہاں تک کہ ہڈیاں ظاہر ہو جائیں گی۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب! کس وجہ سے یہ مصیبت ہمیں پہنچی؟ تو انہیں کہا جائے گا کہ جو تم مسلمانوں کو اذیتیں دیا کرتے تھے۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے آیت کی تفسیر میں حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: مومنوں کو اذیت دینے سے بچو۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کی نگہبانی کرتا ہے اور مومنوں کے لیے غضب ناک ہوتا ہے۔ لوگوں کا خیال ہے: ایک روز حضرت عمر بن خطاب نے اس آیت کو پڑھا تو سخت پریشان ہوئے اور حضرت ابی بن کعب کے پاس گئے۔ ان سے ملے کہا اے ابو منذر! میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ایک آیت پڑھی ہے تو مجھے سخت خوف لاحق ہوا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی، فرمایا میں تو مومنوں کو سزا دیتا ہوں انہیں مارتا ہوں۔ حضرت ابی بن کعب نے کہا تو ان میں سے نہیں ہے تو تو معلم ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے، وہ حضرت عمر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ کہا میں فلاں آدمی سے ناراض ہوں اس آدمی سے کہا گیا۔ حضرت عمر کو کیا ہو گیا ہے وہ تم سے ناراض ہیں؟ جب لوگوں نے زیادہ باتیں کیں تو وہ آدمی آیا، عرض کی اے عمر! کیا میں نے اسلام کا کوئی حکم توڑا ہے؟ فرمایا نہیں پوچھا کیا میں نے کوئی جرم کیا ہے؟ فرمایا نہیں، کیا میں نے اپنی طرف سے کوئی نیا کام کیا ہے؟ فرمایا نہیں۔ پوچھا پھر آپ مجھ پر کیوں ناراض ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یہ آیت پڑھی۔ آپ نے مجھے اذیت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نہ بخشے۔ حضرت عمر نے فرمایا اللہ کی قسم! اس نے سچی بات کی ہے، اس نے شرع کی کسی حد کو نہیں توڑا، کوئی جنایت نہیں کی اور نہ ہی اپنی طرف سے کوئی نیا فعل کیا ہے، مجھے بخش دے آپ لگاتار اس سے یہ بات کرتے رہے یہاں تک کہ اس نے آپ کو معاف کر دیا۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے اس آیت کی تلاوت کی اور فرمایا جو آدمی مومنوں کے ساتھ حسن سلوک کرے گا اللہ تعالیٰ اسے کئی گنا اجر عطا فرمائے گا۔(2)

امام طبرانی، ابن مردویہ اور ابن عساکر رحمہم اللہ حضرت عبداللہ بن یسر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: وہ آدمی جو حسد کرنے والا ہو، چغل خور ہو، خیانت کرنے والا ہو اور ذلیل کرنے والا ہو وہ ہم میں سے نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی۔(3)

امام ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عائشہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑا سود کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 54، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 22، صفحہ 54-55
3۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 172 (13126)، دار الفکر بیروت

marfat.com
Marfat.com

فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑا سود یہ ہے کہ مسلمان کی عزت کو حلال جانا جائے۔ پھر اس آیت کی تلاوت کی۔(1)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۵۹

''اے نبی مکرم! آپ فرمایئے اپنی ازواج مطہرات کو، اپنی صاحبزادیوں کو اور جملہ اہل ایمان کی عورتوں کو کہ (جب وہ باہر نکلیں تو) ڈال لیا کریں اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو۔ اس طرح وہ بآسانی پہچان لی جائیں گی پھر انہیں ستایا نہیں جائے گا اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا، ہر دم رحم فرمانے والا ہے''۔

امام ابن سعد، امام بخاری، امام مسلم، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد حضرت سودہ رضی اللہ عنہا قضائے حاجت کے لیے گئیں۔ یہ ایک جسیم عورت تھیں جو انہیں جانتا وہ اس پر مخفی نہ رہتیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ لیا فرمایا اے سودہ! اللہ کی قسم! تو ہم پر مخفی نہیں دیکھو تو تم کیسے گھر سے نکلتی ہو۔ وہ واپس آئیں جبکہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تھے جبکہ آپ رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں ہڈی والا گوشت تھا۔ وہ داخل ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ میں اپنے کام کی وجہ سے نکلی تو حضرت عمر نے مجھے یہ یہ باتیں کیں۔ حضور ﷺ پر وحی کی گئی پھر وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا جبکہ گوشت والی ہڈی آپ کے ہاتھ میں تھی۔ فرمایا تمہیں اجازت ہے کہ تم اپنی ضرورت کے لیے گھر سے باہر نکل سکتی ہو۔(2)

امام سعید بن منصور، ابن سعد، عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات اپنی طبعی ضرورت کے لیے رات کو نکلتی تھیں۔ منافق لوگ آپ کے سامنے آجاتے اور اذیت کا باعث بنتے۔ منافقوں سے یہ بات کی گئی تو انہوں نے کہا ہم لونڈیوں سے ایسی باتیں کرتے ہیں۔ تو یہ آیت نازل ہوئی تو عورتوں کو حکم دیا گیا یہاں تک کہ لونڈیوں کو پہچان لیتے۔(3)

امام ابن جریر نے حضرت ابو صالح رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے جبکہ آپ کا کوئی مکان نہ تھا نبی کریم ﷺ اور دوسری عورتیں رات کو طبعی حاجت کے لیے گھروں سے نکلتیں۔ لوگ راستوں پر شعر پڑھنے کے لیے بیٹھتے اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا تو پردہ کا حکم ہوا یہاں تک کہ لونڈی کو آزادی سے پہچان لیا گیا۔(4)

امام ابن سعد نے محمد بن کعب قرظی سے روایت نقل کی ہے کہ منافق لوگ مومنوں کی عورتوں کے سامنے آجاتے۔ انھیں اذیت

1۔ شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس، جلد 5، صفحہ 298 (6711)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، جلد 14، صفحہ 126 (2170)، دار الکتب العلمیہ بیروت 3۔ طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 176، دار صادر بیروت

4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 56، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

دیتے۔ جب انھیں کہا جاتا تو وہ کہتے ہم سمجھے یہ لونڈی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا کہ وہ اپنا لباس لونڈیوں کے لباس سے مختلف رکھیں۔ اپنی چادروں کو نیچا رکھیں وہ اپنے چہروں کو ڈھانپیں مگر ایک آنکھ یہ زیادہ مناسب ہے کہ انھیں پہچان لیا جائے۔(1)

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی عورتوں کو حکم دیا کہ جب وہ کسی کام کے لیے گھر سے نکلیں تو وہ سر کے اوپر سے چادر کے ساتھ اپنے چہروں کو ڈھانپ لیں اور صرف ایک آنکھ ظاہر کریں۔(2)

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابوداؤد، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو انصار کی عورتیں گھروں سے نکلیں، گویا ان کے سروں پر کوے ہیں۔ یہ ان کے سیاہ لباس کی وجہ سے تھا جو وہ پہنتیں۔(3)

امام ابن ابی شیبہ نے ابوقلابہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خلافت کے دور میں کسی لونڈی کو اجازت نہیں دیتے تھے کہ وہ پردہ والی چادر پہنے۔ فرمایا یہ چادر صرف آزاد عورتوں کے لیے ہے تاکہ انھیں اذیت نہ دی جائے۔

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر نے ایک لونڈی کو دیکھا جس نے نقاب اوڑھا ہوا تھا۔ اسے درہ سے مارا۔ فرمایا نقاب اتار دے۔ آزاد عورتوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ انصار کی عورتوں پر رحم فرمائے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو انھوں نے اپنی چادروں کو پھاڑا، سر پر اوڑھنی کی طرح ڈال دیا اور رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، گویا ان کے سروں پر کوے ہیں۔

امام عبد بن حمید نے حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ان سے کہا گیا کہ ایک لونڈی شادی کرے تو وہ نقاب ڈال لے۔ تو آپ نے یہ آیت پڑھی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لونڈیوں کو آزاد عورتوں کی مشابہت سے منع کیا ہے۔

فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے محمد بن سیرین سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے عبیدہ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے چادر اٹھائی جو ان کے جسم پر تھی، اس سے نقاب بنایا، اپنے تمام سر کو ڈھانپا یہاں تک کہ چادر بھنوؤں تک پہنچ گئی۔ اپنے چہرے کو ڈھانپا اور اپنی بائیں آنکھ کو چہرے کے بائیں حصہ سے جو آنکھ کے ساتھ تھا باہر نکالا۔(4)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ لیا کہ جب وہ اپنے گھروں سے نکلیں تو وہ اپنی آبروؤں پر چادر لٹکائے ہوئے ہوں۔ لونڈی کو وہ راستہ میں روک لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آزاد عورتوں کو منع کیا کہ وہ لونڈیوں کے ساتھ مشابہت اختیار کریں۔(5)

1۔ طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 176، دار صادر بیروت
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 55، دار احیاء التراث العربی بیروت
3۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 51 (2377)، دار الکتب العلمیہ بیروت
4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 56
5۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت کلبی رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ عورتیں طبعی حاجت کے لیے کھلی جگہوں کی طرف نکلتیں تو فاسق راستے میں ان سے تعرض کرتے اور انھیں اذیتیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا کہ وہ اپنی چادروں کو نیچا رکھیں تا کہ لونڈی سے آزاد کی پہچان ہو سکے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اہل مدینہ کے خبیث لوگ رات کو گھروں سے باہر جاتے، عورتوں کو دیکھتے، انہیں آنکھوں سے اشارہ کرتے۔ یہ طرز عمل وہ لونڈیوں کے ساتھ کرتے، آزاد عورتوں کے ساتھ نہیں کرتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ آزاد عورت بھی لونڈیوں جیسا لباس پہنتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مومن عورتوں کو حکم دیا کہ وہ اپنی چادریں نیچی رکھیں، کم سے کم چادر کو نیچے کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ نقاب اوڑھے اور چادر کو اپنی پیشانی پر باندھے۔(1)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ فرمایا مدینہ طیبہ میں تمہاری لونڈیوں سے احمق لوگ چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں اور انہیں اذیت پہنچاتے ہیں۔ آزاد عورت گھر سے نکلتی، اسے بھی وہ لونڈی گمان کرتے، تو اسے بھی اذیت دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنی چادریں نیچی رکھیں۔(2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے آیت کی تفسیر میں حضرت سدی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ مدینہ کے فاسق لوگ جب رات کو تاریکی ہو جاتی تو مدینہ طیبہ کے راستوں پر آ جاتے، عورتوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے۔ مدینہ طیبہ کے مکانات تنگ تھے۔ جب رات ہوتی تو عورتیں راستوں پر نکل آتیں اور قضائے حاجت کرتیں۔ فاسق لوگ ان کا پیچھا کرتے۔ جب وہ کوئی ایسی عورت جس پر پردہ والی چادر ہوتی تو یہ کہتے یہ آزاد ہے، اس سے ہٹ جاؤ۔ جب وہ ایسی عورت دیکھتے جس پر حجاب نہ ہوتا تو کہتے یہ لونڈی ہے تو اس پر جھپٹ پڑتے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ اپنی چادر کو لٹکا تیں۔ جَلَابِيْبِهِنَّ سے مراد اوڑھنی کے اوپر نقاب والی چادر ہے۔ کسی مسلمان عورت کے لیے یہ حلال نہیں کہ کوئی اجنبی آدمی اسے اس حال میں دیکھے کہ اس پر اوڑھنی کے علاوہ چادر نہ ہو جس کے ساتھ اس نے اپنے سر اور گردن کو باندھ رکھا ہو۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ اپنی چادر کو اتنا نیچا رکھیں کہ ان کی گردن کا سرا نظر نہ آئے۔(3)

امام ابن منذر نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جَلَابِيْبِهِنَّ سے مراد چادر ہے۔

امام فریابی، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 56، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 176، دار صادر بیروت
3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 3، صفحہ 547 (17021)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

marfat.com
Marfat.com

چادر اوڑھتیں تا کہ یہ پتہ چلے کہ یہ آزاد ہیں تو کوئی فاسق انہیں اذیت نہ دے، نہ بات سے اور نہ شک سے۔(1)

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے محمد بن سیرین سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے عبید سلیمانی سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے بڑی چادر سے نقاب بنایا، اپنے سر اور چہرے کو ڈھانپا اور اپنی ایک آنکھ باہر رکھی۔

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٦٠﴾ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿٦١﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٦٢﴾

''اگر (اپنی حرکتوں سے) باز نہ آئے منافق اور جن کے دلوں میں بیماری ہے اور شہر میں جھوٹی افواہیں اڑانے والے، تو ہم آپ کو مسلط کر دیں گے ان پر پھر وہ نہ ٹھہر سکیں گے آپ کے پاس مدینہ طیبہ میں مگر چند روز۔ وہ بھی اس حال میں کہ ان پر لعنت برس رہی ہوگی۔ جہاں پائے جائیں گے پکڑ لیے جائیں گے اور جان سے مار ڈالے جائیں گے۔ اللہ کی سنت ان (بدقماشوں) کے متعلق بھی یہی تھی جو پہلے گزر چکے اور آپ سنت الٰہی میں ہرگز کوئی تغیر و تبدل نہ پائیں گے''۔

امام عبدالرزاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ منافقوں میں سے کچھ لوگ ایسے تھے جنہوں نے اپنے نفاق کو ظاہر کرنے کا ارادہ کیا تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ہم تجھے ان کے خلاف ضرور برانگیختہ کریں گے۔(2)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ارجاف سے مراد وہ جھوٹ ہے جسے منافق لوگ پھیلاتے تھے اور کہتے تھے تمہارے پاس سامان اور وعدہ آچکا ہے۔ ہمارے لیے یہ بات بھی ذکر کی گئی ہے کہ منافقوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اپنے دلوں میں موجود نفاق کو ظاہر کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ساتھ انہیں دھمکایا لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ یعنی ہم آپ کو ان کے خلاف برانگیختہ کریں گے اور بھڑکائیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ساتھ انہیں دھمکی دی تو انہوں نے اپنے نفاق کو چھپایا۔ فیھا میں ضمیر سے مراد مدینہ طیبہ ہے۔ وہ ہر حال میں لعنت کیے گئے ہیں۔ جب وہ اپنے نفاق کو ظاہر کریں تو جہاں بھی وہ ملیں تو انہیں پکڑ لیا جائے اور انہیں قتل کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا پہلے بھی یہی طریقہ رہا ہے جب وہ اپنے نفاق کو ظاہر کریں۔(3)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 56، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 52 (2378)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 57,59

marfat.com
Marfat.com

ابن سعد نے محمد بن کعب سے یہ قول نقل کیا ہے: منافقوں سے مراد بذات خود جو منافق ہیں اور مَّرَضٌ سے مراد شک ہے۔(1)

امام ابن سعد نے عبید بن حنین سے یہ قول نقل کیا ہے کہ منافقوں سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی ذاتیں پہچانی ہوئی تھیں۔آیت میں مذکور الْمُنٰفِقُوْنَ، وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اور الْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ سے مراد سب منافق ہیں۔(2)

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے آیت کی تفسیر میں حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت عورتوں کے بعض معاملات کے بارے میں نازل ہوئی۔(3)

امام عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت مالک بن دینار سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے عکرمہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا تو فرمایا اس سے مراد بدکردار لوگ ہیں۔(4)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ سے مراد بدکار لوگ ہیں۔

ابن ابی حاتم نے عطاء سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس سے مراد مومن ہیں جو اپنے دلوں میں یہ خواہش رکھتے تھے کہ بدکاری کریں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ نفاق کی تین قسمیں تھیں۔عبداللہ بن ابی بن سلول کا نفاق، عبداللہ بن نبتل اور مالک بن داعس کا نفاق۔یہ انصار کے سردار تھے۔وہ زنا کو پسند کرتے تھے اور اپنے آپ کو اس کے ساتھ بچاتے تھے۔مَّرَضٌ سے مراد بدکاری ہے۔یہ اگر بدکاری کا موقع پائیں تو کر گزریں۔اگر نہ پائیں تو اس کی خواہش نہ کریں۔ایک نفاق وہ ہے کہ وہ عورتوں پر غلبہ پانے کی کوشش کرتے۔یہ وہی لوگ تھے جو عورتوں پر غلبہ پانے کی کوشش کرتے۔لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم ضرور تمہیں ان کے بارے میں آگاہ کریں گے۔اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا یعنی جہاں بھی وہ عورتوں پر غلبہ پاتے ہوئے پائے جائیں تو انہیں پکڑ لیا جائے اور انھیں قتل کر دیا جائے۔سدی نے کہا یہ قرآن حکیم میں ایسا حکم ہے جس پر عمل نہیں کیا گیا۔اگر ایک آدمی یا زیادہ ایک عورت کا پیچھا کریں اور اس پر غالب آجائیں۔اس کے ساتھ بدکاری کریں تو ان کو نہ کوڑے مارے جائیں گے اور نہ ہی ان کو رجم کیا جائے گا۔بلکہ انھیں پکڑا جائے گا اور ان کی گردنیں اڑا دی جائیں گی۔سابقہ امتوں میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا۔جس آدمی نے کسی عورت پر زبردستی کی اور اس پر غالب آگیا تو اس مرد کو قتل کر دیا گیا۔تو قاتل پر کوئی دیت نہیں ہوگی کیونکہ وہ مکابرہ کرنے والا ہے۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ کا یہ معنی ہے کہ ہم تجھے ان پر ضرور مسلط کریں گے۔(5)

1۔طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 177، دار صادر بیروت
2۔ایضاً
3۔تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 52 (2379)، دار الکتب العلمیہ بیروت
4۔تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 57، دار احیاء التراث العربی بیروت
5۔ایضاً، جلد 22، صفحہ 58

marfat.com
Marfat.com

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور خطیب رحمہم اللہ نے تالی التلخیص میں حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے منافقوں کو سزا دینے پر برانگیختہ کیا ہو یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ پردہ فرما گئے۔

امام ابن انباری نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ نافع بن ازرق نے حضرت ابن عباس سے عرض کی: مجھے اللہ تعالیٰ کے فرمان لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ کے بارے میں بتایئے۔ فرمایا ہم ضرور تجھے ان کے بارے میں مخلص بنا دیں گے۔

حارث بن حلزہ نے کہا:

لَاتخلنا عَلٰى غَرَائِكَ اِنَّا قَلَّمَا قَدْرَشٰى بِنَا الْاَعْدَاءُ

''ہمیں تجھ سے جو حد درجہ اشتیاق ہے اسی پر انحصار نہ کر۔ ہم وہ ہیں کہ بہت کم ایسا ہوا کہ دشمنوں نے ہمیں رشوت دی ہو''۔

يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾

''لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں۔ فرمایئے اس کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور (اے سائل!) تو کیا جانے شاید وہ گھڑی قریب ہی ہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے محروم کر دیا کفار کو اور تیار کر رکھی ہے اس نے ان کے لیے بھڑکتی آگ۔ وہ ہمیشہ رہیں گے اس میں تا ابد۔ نہ پائیں گے کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔ جس روز وہ منہ کے بل آگ میں پھینکے جائیں گے تو (بصد یاس) کہیں گے اے کاش! ہم نے اطاعت کی ہوتی اللہ تعالیٰ کی اور ہم نے اطاعت کی ہوتی رسول اکرم کی۔''

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ قرآن حکیم میں جہاں بھی وَمَا يُدْرِيْكَ کے ضمن میں بات ذکر کی گئی ہے اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں سے نبی کریم ﷺ کو آگاہ نہیں فرمایا اور جہاں ما ادراك کے ضمن میں بات ذکر کی اس سے نبی کریم ﷺ کو آگاہ کیا۔

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾

''اور عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہم نے پیروی کی اپنے سرداروں کی اور اپنے بڑے لوگوں کی۔ پس ان

marfat.com
Marfat.com

(ظالموں نے) ہمیں بہکا دیا سیدھی راہ سے۔ اے ہمارے رب! ان کو دوگنا عذاب دے اور لعنت بھیج ان پر بہت بڑی لعنت''۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے سَادَتَنَاوَ كُبَرَآءَنَا کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ برائی اور شرک میں ہمارے سردار (1)۔ اور الْعَذَابِ سے مراد جہنم ہے۔

امام ابن منذر نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ انھیں سرداروں میں ایک ابوجہل بن ہشام تھا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۝۶۹

''اے ایمان والو! نہ بن جانا ان (ان بدبختوں) کی طرح جنہوں نے موسیٰ کو ستایا۔ پس بری کر دیا انہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے جو انہوں نے کہا اور آپ اللہ کے نزدیک بڑے شان والے تھے''۔

امام عبدالرزاق، امام احمد، عبد بن حمید، امام بخاری، امام ترمذی، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے مختلف طرق سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بڑے حیادار اور باپردہ انسان تھے۔ ان کے حیا کی وجہ سے ان کے جسم کا کوئی حصہ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ بنی اسرائیل کے لوگوں نے آپ کو اذیت دی اور کہا یہ پردہ کا اہتمام اس لیے کرتا ہے کہ ان کے جسم میں کوئی عیب ہے۔ انھیں برص کا مرض ہے۔ خصیتین سوجے ہوئے ہیں یا کوئی اور بیماری ہے۔ انھوں نے جو بات کی تھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بری کرنے کا ارادہ کیا۔ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہا تھے۔ آپ نے کپڑے پتھر پر رکھے۔ پھر غسل کیا۔ جب غسل سے فارغ ہوئے تو اپنے کپڑوں کی طرف متوجہ ہوئے تاکہ انھیں لیں۔ پتھر آپ کے کپڑے کو لے کر دوڑ پڑا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا لیا اور پتھر کا پیچھا کیا اور کہنے لگے ثَوْبِیْ حَجَرُ ثَوْبِیْ حَجَرُ۔ اے پتھر! میرے کپڑے، اے پتھر! میرے کپڑے۔ یہاں تک کہ وہ پتھر بنو اسرائیل کی ایک جماعت تک آ پہنچا۔ ان لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بے لباس دیکھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے خوبصورت ترین ہیں اور جو وہ باتیں کرتے ہیں ان سے بری ہیں۔ پتھر ٹھہر گیا۔ آپ نے اپنے کپڑے لیے اور انھیں پہن لیا۔ آپ پتھر کو اپنے عصا سے مارنے لگے۔ اللہ کی قسم! آپ کے مارنے کی وجہ سے پتھر سے تین دفعہ، چار یا پانچ دفعہ رونے کی آواز آئی۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔ (2)

امام بزار، ابن انباری مصاحف میں اور ابن مردویہ رحمہم اللہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بڑے حیا والے تھے۔ وہ پانی کے پاس آئے تاکہ غسل کریں۔ آپ نے اپنے کپڑے چٹان پر رکھے۔ آپ کی شرمگاہ کبھی ظاہر نہیں ہوئی تھی۔ بنو اسرائیل نے کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوئی بیماری ہے، اسی وجہ سے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 60، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ صحیح بخاری، باب حدیث خضر مع موسیٰ علیہ السلام، جلد 3، صفحہ 1249 (3223)، دار ابن کثیر دمشق

marfat.com
Marfat.com

وہ کپڑے نہیں اتارتے۔ چٹان نے آپ کے کپڑے اٹھائے یہاں تک کہ بنواسرائیل کی مجلس کے سامنے آگئی۔ بنواسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام لوگوں سے خوبصورت ترین حالت میں دیکھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ بن عمران جب پانی میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو کپڑے نہ اتارتے یہاں تک کہ پانی میں بھی آپ کی شرمگاہ پوشیدہ رہتی۔(1)

امام ابن ابی شیبہ نے مصنف میں، ابن جریر، ابن منذر، حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہا کہ ان کے خصیتین خراب ہیں۔ ایک روز آپ غسل کرنے کے لیے نکلے۔ آپ نے اپنے کپڑے پتھر پر رکھے۔ پتھر آپ کے کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ننگے ہی اس کے پیچھے دوڑنے لگے یہاں تک کہ وہ پتھر کپڑوں کے ساتھ بنواسرائیل کی مجلس تک جا پہنچا۔ بنواسرائیل نے آپ کو دیکھا کہ آپ کو خصیتین کا کوئی مرض نہیں ہے۔(2)

امام ابن منیع، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، حاکم (حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون پہاڑ پر چڑھے۔ حضرت ہارون علیہ السلام کا وصال ہوگیا۔ بنواسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تو نے اسے قتل کر دیا ہے، بنسبت آپ کے وہ ہم اس سے زیادہ محبت کرتے تھے اور وہ زیادہ نرم تھے۔ اس وجہ سے انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تکلیف دی۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا۔ فرشتوں نے حضرت ہارون علیہ السلام کی میت کو اٹھایا اور بنواسرائیل کی مجالس کے پاس سے گزرے۔ فرشتوں نے حضرت ہارون علیہ السلام کی موت کے بارے میں گفتگو کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس طریقہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس الزام سے بری کر دیا۔ وہ حضرت ہارون علیہ السلام کی میت کو لے گئے اور انھیں دفن کر دیا۔ ان کی قبر کا سوائے گِدھوں کے کسی کو علم نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بہرہ گونگا کر دیا۔(3)

امام حاکم رحمہ اللہ حضرت سدی رحمہ اللہ کی سند سے ابو مالک سے وہ حضرت ابن عباس سے اور مرہ سے اور وہ حضرت ابن مسعود سے اور صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ میں حضرت ہارون کی روح قبض کرنے والا ہوں۔ اسے فلاں پہاڑ پر لے آ۔ دونوں اس پہاڑ کی طرف گئے۔ وہ اچانک ایک درخت اور ایک کمرے کے پاس پہنچے جس میں ایک چارپائی تھی اور عمدہ خوشبو تھی۔ جب حضرت ہارون علیہ السلام نے اس پہاڑ، اس مکان اور اس میں جو چیزیں تھیں انھیں دیکھا تو بڑا اچھا لگا۔ کہنے لگے اے موسیٰ! میں پسند کرتا ہوں کہ اس چارپائی پر سو جاؤں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا سو جاؤ۔ حضرت ہارون نے کہا تم بھی میرے ساتھ سو جاؤ۔ جب دونوں سو گئے تو حضرت ہارون علیہ السلام کو موت آگئی۔ جب حضرت ہارون کی روح قبض کر لی گئی تو وہ گھر، درخت اور چارپائی آسمان کی طرف اٹھا لی گئی۔ جب

1۔ مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ 262، دار صادر بیروت
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 61، دار احیاء التراث العربی بیروت
3۔ ایضاً، جلد 22، صفحہ 63

marfat.com
Marfat.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام بنواسرائیل کی طرف آئے۔تو انہوں نے کہا حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون کوقتل کردیا ہے اور بنو اسرائیل ان سے جومحبت کرتے تھے۔اس وجہ سے حضرت موسیٰ ان سے حسد کرتے تھے۔حضرت ہارون علیہ السلام بنواسرائیل کا زیادہ دفاع کرتے اوران کے لیے نرم تھے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام ان پر کچھ سختی کرتے۔جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ خبر پہنچی تو فرمایا تم پر افسوس! وہ میرا بھائی تھا۔کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ میں اسے قتل کردوں گا۔جب انہوں نے زیادہ باتیں کیں تو آپ دورکعت نماز پڑھنے کے لیے اٹھے۔پھر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی،فرشتے چارپائی لے کراترے یہاں تک کہ بنواسرائیل نے چارپائی کوآسمان اورزمین کے درمیان دیکھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کی۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ تم حضرت محمد ﷺ کو اس طرح اذیت نہ دو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کواذیت دی۔

امام بخاری،امام مسلم اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مال تقسیم کیا تو ایک آدمی نے کہا یہ ایسی تقسیم ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا ارادہ نہیں کیا گیا۔اس کا ذکر نبی کریم ﷺ کے سامنے کیا گیا تو نبی کریم ﷺ کا چہرہ سرخ ہوگیا۔پھر فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کواس سے زیادہ تکلیفیں دی گئیں۔پھر بھی انھوں نے صبر کیا۔(2)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت حسن بصری سے وَجِيْهًا کا معنی مستجاب الدعوۃ نقل کیا ہے،یعنی جن کی دعا قبول ہوتی ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سنان رحمہ اللہ سے انھوں نے اس سے جس نے یہ حدیث انھیں بیان کی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کے حضور جو بھی التجا کی اللہ تعالیٰ نے اسے قبول کیا مگر دیدار کی التجا کی تھی اسے قبول نہ فرمایا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾

”اے ایمان والو!اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور ہمیشہ سچی (اور درست) بات کہا کرو۔تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کودرست کردے گا اورتمہارے گناہوں کوبھی بخش دے گا اور جوشخص حکم مانتا ہے اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کا تووہی حاصل کرتا ہے بہت بڑی کامیابی“۔

امام ابن ابی حاتم،طبرانی اورابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر فرمایا اپنی جگہ ٹھہرو۔پھر آپ لوگوں کے پاس تشریف لائے۔فرمایا اللہ تعالیٰ نے

1۔مستدرک حاکم،باب ذکروفاۃ ہارون علیہ السلام،جلد2،صفحہ 633(4109)،دارالکتب العلمیہ بیروت
2۔صحیح مسلم،باب اعطاء من یخاف علی ایمانہ،جلد8-7،صفحہ 141(1062)،دارالکتب العلمیہ بیروت
3۔مجمع الزوائد،جلد7،صفحہ 212(11285)،دارالفکر بیروت

marfat.com
Marfat.com

مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں حکم دوں کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صحیح بات کرو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں کے پاس آئے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں حکم دوں کہ تم اللہ سے ڈرو اور صحیح صحیح بات کرو۔(3)

امام احمد نے زہد میں اور ابو داؤد رحمہما اللہ نے مراسیل میں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر اکثر یہ ارشاد فرماتے اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا۔

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ کتاب التقوی میں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر کھڑے نہیں ہوئے مگر میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔

امام سمویہ رحمہ اللہ نے فوائد میں حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے یا انھیں کسی چیز کی تعلیم دیتے تو اس آیت کی تلاوت ضرور کرتے۔

امام ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی بھی منبر پر تشریف فرما نہیں ہوتے مگر اس آیت کی تلاوت کی۔

امام طستی رحمہ اللہ نے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے ان سے پوچھا کہ قَوْلًا سَدِيْدًا سے کیا مراد ہے فرمایا انصاف پر مبنی اور حق بات پوچھا کیا عرب اسے پہچانتے ہیں؟ فرمایا ہاں کیا تو نے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کا شعر نہیں سنا۔

اَمِيْن عَلٰى مَا اسْتَوْدَعَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ فَاِنْ قَالَ قَوْلًا كَانَ فِيْهِ مُسَدِّدًا

''اللہ تعالیٰ نے ان کے سینہ میں جو ودیعت کیا ہے اس پر امین ہیں۔ اگر آپ کوئی بات کریں تو اس میں درست اور حق پر ہوتے ہیں''۔

امام فریابی اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ سَدِيْدًا کا معنی سچا ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ سَدِيْدًا کا معنی عدل ہے۔(1)

ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے سَدِيْدًا کا معنی سداد نقل کیا ہے یعنی درست۔(2)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ قَوْلًا سَدِيْدًا سے مراد لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو۔(3)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے ''الاسماء والصفات'' میں حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا کا معنی ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 64، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً 3۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾

"ہم نے پیش کی یہ امانت آسمانوں، زمین اور پہاڑوں کے سامنے (کہ وہ اسکی ذمہ داری اٹھائیں) تو انہوں نے انکار کر دیا، اس کے اٹھانے سے اور وہ ڈر گئے اس سے اور اٹھا لیا اس کو انسان نے، بے شک یہ ظلوم بھی ہے (اور) جہول بھی۔ تا کہ عذاب دے اللہ تعالیٰ نفاق کرنے والوں اور نفاق کرنے والیوں کو شرک کرنے والوں اور شرک کرنے والیوں کو اور نگاہ لطف و کرم فرمائے اللہ تعالیٰ ایمان والوں اور ایمان والیوں پر اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا، ہر دم رحم فرمانے والا ہے"۔

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن الانباری رحمہم اللہ نے "کتاب الاضداد" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت کی تفسیر میں یہ قول نقل کیا ہے کہ امانت سے مراد فرائض ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیے۔ اگر وہ ان فرائض کو ادا کریں تو اللہ تعالیٰ انھیں بدلہ عطا فرمائے گا۔ اگر وہ ان کو ضائع کریں تو انھیں عذاب دے گا۔ انھوں نے اسے ناپسند کیا اور بغیر نافرمانی کے ہی وہ ڈر گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے دین کی تعظیم کی خاطر کہ وہ اسے بجا نہ لا سکیں گے ایسا کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر پیش کیا تو انسان نے ان میں جو کچھ مشقتیں تھیں انہیں قبول کر لیا۔ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کے امر کے بارے میں وہ دھوکے میں مارے گئے۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: امانت سے مراد وہ احکام ہیں جن کا انسان کو حکم دیا گیا اور ان سے روکا گیا۔ اور الْاِنْسَانُ سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان دنیا پر امانت کو پیش کیا تو اس نے اٹھانے سے انکار کر دیا۔ پھر اس آسمان پر امانت کو پیش کیا جو اس کے ساتھ تھا یہاں تک کہ تمام آسمانوں سے فارغ ہو گئے۔ پھر زمین پر اس امانت کو پیش کیا پھر پہاڑوں پر پیش کیا پھر امانت کو حضرت آدم علیہ السلام پر پیش کیا۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے اسے قبول کر لیا۔ عرض کی جی ہاں، میرے کانوں اور کندھوں کے درمیان۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جن کا تجھے حکم دیا گیا۔ یہ تیرے لیے مددگار ہیں۔ میں نے تیری آنکھیں اور ان کے دو پردے بنائے ہیں، جس چیز سے میں نے تجھے منع کیا ہے اس سے ان کو بند رکھنا۔ دو جبڑوں کے درمیان تیری زبان بنائی ہے، جس چیز سے تمہیں منع کیا ہے اس سے اسے روکے رکھنا، میں نے تیری شرمگاہ بنائی ہے اور میں نے اسے چھپا دیا، جس کو میں نے تجھ پر حرام کر دیا ہے اس پر اسے نہ کھولنا۔ (2)

امام ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن انباری رحمہم اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ مجھے یہ خبر

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 65-64، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضا، جلد 22، صفحہ 67

marfat.com
Marfat.com

پہنچی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آسمان، زمین اور پہاڑ بنائے۔ فرمایا میں فرائض لازم کرنے والا ہوں۔ جنت اور دوزخ کو پیدا کرنے والا ہوں۔ جو میری اطاعت کرے گا اس کے لیے ثواب اور جو میری نافرمانی کرے گا۔ اس کے لیے عذاب پیدا کرنے والا ہوں۔ آسمان نے عرض کی تو نے مجھے پیدا کیا اور مجھ میں سورج، چاند، ستاروں، بادلوں، ہوا اور بارش کو مسخر کیا۔ جن چیزوں کو تو نے مجھ میں پیدا کیا میں ان کے لیے مسخر ہوں۔ میں فریضہ کو برداشت نہیں کرسکتا اور نہ ثواب کو چاہتا ہوں اور نہ سزا کا طلبگار ہوں۔ زمین نے کہا تو نے مجھے پیدا کیا۔ مجھے مسخر کیا۔ میرے اندر نہریں جاری کیں۔ میرے اندر سے پھل نکالے اور مجھے جس چیز کے لیے چاہا پیدا کیا۔ میں ان تمام چیزوں کے لیے مسخر ہوں جن کے لیے تو نے مجھے پیدا کیا۔ میں کسی اور فریضہ کی متحمل نہیں ہوسکتی اور نہ ثواب وسزا کی طالب ہوں۔ پہاڑوں نے کہا اے اللہ! تو نے مجھے زمین کی میخیں بنایا۔ میں اس پر قائم ہوں جس پر تو نے مجھے پیدا کیا۔ میں کسی فریضہ کا متحمل نہیں ہوسکتا اور نہ ہی ثواب وعقاب کا خواہشمند ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اس پر فریضہ کو پیش کیا تو انسان نے اسے اٹھالیا۔ ظلوم اس اعتبار سے کہ خطا میں اپنے آپ پر ظلم کرنے والا ہے اور جو فریضہ اپنے ذمہ لیا اس کے انجام سے جاہل ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے آیت کی تفسیر میں یہ قول نقل کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آسمان، زمین اور پہاڑ پیدا فرمائے تو ان پر امانت کو پیش کیا۔ انھوں نے امانت کو قبول نہ کیا۔ جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس پر امانت کو پیش کیا۔ تو حضرت آدم نے کہا اے میرے رب! یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ وہ ہے اگر تو نے اچھا کیا تو میں تمہیں اجر دوں گا، اگر تو نے نافرمانی کی تو میں تجھے عذاب دونگا۔ عرض کی اے میرے رب! میں نے اسے اٹھالیا، فرمایا تو اسے اٹھانے والا نہیں تھا مگر یہ کہ میں نے تجھے اتنے وقت کے لیے پیدا کیا جو ظہر اور عصر کے درمیان ہے۔

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن انباری نے ''اضداد'' میں اور حاکم نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام پر امانت پیش کی گئی۔ ان سے کہا گیا اس میں جو کچھ ہے اس کے ساتھ اٹھالے۔ اگر تو نے اطاعت کی تو تجھے بخش دوں گا، اگر تو نے نافرمانی کی تو تجھے عذاب دوں گا۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی میں نے اسے قبول کیا، ان تمام چیزوں کے ساتھ جو اس امانت میں ہیں۔ تو اتنا ہی عرصہ ہی تھا جتنا کہ اس دن کے ظہر اور رات کے درمیان ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ گناہ کو اپناتے۔(1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے آیت کی تفسیر میں حضرت ابن اشوع سے روایت نقل کی ہے کہ ان کے لیے عمل پیش کیا گیا اور ان کے لیے ثواب بنایا گیا تو وہ تین دن اور تین راتیں اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتی رہیں۔ سب نے عرض کی اے ہمارے رب! ہمیں عمل کرنے کی طاقت نہیں اور ثواب کو نہیں چاہتے۔

امام ابوعبید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت اوزاعی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ کو عامل بنانا چاہا تو انھوں نے انکار کردیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کیا تو نافرمانی کرتا ہے؟ عرض

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 65، داراحیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

کی یا امیر المومنین! مجھے بتایئے جب اللہ تعالیٰ نے امانت کو پیش کیا تو انکار کرنے والوں نے نافرمانی کی تھی؟ فرمایا نہیں۔ تو پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے انھیں عامل بنانے کا ارادہ ترک کر دیا۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا میں نے آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر امانت کو پیش کیا تو وہ اس کے اٹھانے کی تاب نہ لا سکے۔ تو کیا تو اس کو اٹھانے کے لیے تیار ہے؟ عرض کی اے میرے رب! اس میں کیا ہے؟ فرمایا اگر تو نے اسے اٹھایا تو میں اس پر تمہیں اجر دونگا۔ اگر تو اسے ضائع کر دے تو میں عذاب دونگا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی اس میں جو کچھ ہے اس کے ساتھ اسے اٹھالیا۔ اس نے جنت میں عبور نہیں کیا تھا مگر اول دن سے عصر تک کے وقت کو کہ ابلیس نے اسے جنت سے نکال لیا۔ ضحاک سے کہا گیا امانت کیا ہے؟ فرمایا یہ فرائض ہیں، ہر مسلمان پر لازم ہے کہ کسی مومن اور ذمی سے معاملہ کرتے وقت ملاوٹ نہ کرے، خواہ چیز تھوڑی ہو یا زیادہ۔ جس نے ایسا کیا اس نے امانت میں خیانت کی۔ جس نے فرائض میں معمولی سی بھی کمی کی اس نے امانت میں خیانت کی۔(1)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے قتادہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ امانت سے مراد دین، فرائض اور حدود ہیں۔ انھیں کہا گیا کہ انھیں اٹھالے اور ان کے حق کو ادا کرے۔ تو ان سب نے کہا ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ انسان کو کہا گیا کیا تو اسے اٹھاتا ہے۔ عرض کی ہاں۔ پوچھا گیا کیا تو اس کا حق ادا کرے گا؟ عرض کی میں اس کی طاقت رکھتا ہوں۔ وہ اس میں ظلم کرنے والا اور اس کے حق سے جاہل تھا۔ منافقوں اور مشرکوں نے خیانت کی۔ مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اس کے حقوق کو ادا کیا۔(2)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت سعید بن جبیر سے روایت نقل کی ہے کہ امانت سے مراد فرائض ہیں۔(3)

امام فریابی رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ امانت سے مراد دین ہے۔

امام عبدالرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امانتیں تین ہیں نماز، روزے اور جنابت سے غسل۔(4)

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم، حاکم اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ امانت میں سے یہ بھی ہے کہ عورت اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے۔(5)

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے ''الورع'' میں اور حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: اللہ

تعالیٰ نے انسان کی سب سے پہلے شرمگاہ بنائی۔ پھر فرمایا یہ تیرے پاس میری امانت ہے۔ اسے اس کے حق کے سوا ضائع نہ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 65 2۔ ایضاً، جلد 22، صفحہ 70-67 3۔ ایضاً، جلد 22، صفحہ 64

4۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 54 (2386)، دارالکتب العلمیہ بیروت

5۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 458 (3581)، دارالکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

کرنا۔شرمگاہ امانت ہے،کان امانت ہیں اور آنکھ امانت ہے۔

امام ابن ابی الدنیا اور بیہقی رحمہما اللہ نے ''شعب الایمان'' میں حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ امانت کو ضائع کرنے کی صورت یہ ہے کہ کمروں اور گھروں میں دیکھا جائے۔(1)

اعبد بن حمید نے حضرت حسن بصری سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! امانت میں سے یہ ہے اور خیانت میں سے یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی سے کوئی بات کرے۔وہ اسے کہے میری بات پوشیدہ رکھنا تو وہ اسے ظاہر کردے۔

امام احمد،عبد بن حمید اور امام مسلم رحمہما اللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں (پوچھی جانے والی) عظیم امانت میں سے یہ ہے کہ مرد اپنی عورت اور عورت اپنے مرد تک رسائی حاصل کرے پھر وہ اس کے راز کو ظاہر کردے۔(2)

امام طبرانی،امام احمد،عبد بن حمید،ابوداؤد،ترمذی جبکہ ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے،ابویعلی،بیہقی اور ضیاء رحمہم اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب ایک آدمی بات کرے پھر دائیں بائیں متوجہ ہو تو وہ بات امانت ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ دونوں جنھوں نے ظلم کیا اور جنھوں نے خیانت کی وہ منافق اور مشرک ہیں۔(3)

امام ابن جریر نے ضعیف سند سے حکم بن عمیر سے روایت نقل کی ہے جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے تھے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا امانت اور وفا دونوں انبیاء کے ساتھ انسان پر نازل ہوئیں۔انھیں اس کے ساتھ بھیجا گیا۔ان میں سے کچھ اللہ کے رسول ہیں،کچھ نبی اور اللہ کے رسول ہیں۔قرآن نازل ہوا۔وہ اللہ کا کلام ہے۔عربی اور عجمی زبان نازل ہوئی۔ انھوں نے قرآن کے حکم کا علم حاصل کیا اور سنتوں کے امر کو اپنی زبانوں سے جانا۔وہ جو کام کرتے ہیں اور جن سے اجتناب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کسی چیز کو نہیں چھوڑے گا۔یہ ان کے خلاف دلائل ہیں مگر جو میں نے ان کے لیے بیان کیں۔اہل زبان قبیح سے اچھی چیز کو جانتے ہیں۔پھر سب سے پہلے امانت اٹھائی جائیگی اور لوگوں میں اس کا اثر باقی رہے گا۔پھر وفاء،وعدہ اور ذمہ داریاں اٹھالی جائینگی۔عالم اور جاہل کے لیے کتابیں رہ جائینگی۔جنہیں عالم جانیں گے اور جاہل اسے پہچانے گا اور ان کا انکار کرے گا۔وہ اسے نہیں اٹھائے گا یہاں تک کہ معاملہ مجھ تک اور میری امت تک پہنچ جائیگا۔اللہ کے ہاں صرف ہلاک ہونے والا ہلاک ہوگا اور صرف ترک کرنے والا غافل ہوگا۔اے لوگو! بچو وسوسہ پیدا کرنے والے چھپ جانے والے شیطان سے بچو۔بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں آزمائے گا کہ تم میں سے از روئے عمل کے کون اچھا ہے۔(4) واللہ اعلم۔

تمت بالخیر

1۔شعب الایمان،باب فی الامانات،جلد 4،صفحہ 328 (5289)،دارالکتب العلمیہ بیروت
2۔مسند امام احمد،جلد 3،صفحہ 69،دارصادر بیروت
3۔تفسیر طبری،زیر آیت ہذا،جلد 22،صفحہ 69،داراحیاء التراث العربی بیروت
4۔ایضاً،جلد 22،صفحہ 66

marfat.com
Marfat.com